بسلسلۂ تبلیغ جماعتِ نوری

حسام الحرمین

حسب الارشاد
سید محمد معصوم جیلانی
لاہور

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

سلسلۂ اشاعت جماعت نوری

مسلمانو! مسلمانو! اے مصطفٰے پیارے کے نام پر قربان ہونے والو! اسی پیارے محبوب کی عظمت کیلئے ذرا اس مقدمہ کتاب مستطاب

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

مسمّٰی بنامِ تاریخی

تمہید ایمان بآیات قرآن

کو ملاحظہ کرو!

جس میں صرف قرآن عظیم کی آیتوں کا بیان ہے، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے یہ معنی ہیں، پیارے بھائیو اس کے دیکھنے سے سچا حقیقی ایمان نظر آتا ہے، مسلمان کا ایمان ترقی دلور و قوت پاتا ہے، ایک نظر دیکھ تو دیکھو، ذرا اس خلاصہ فوائد فتاوے پر نظر فرماؤ، مبارک فتوے کہ علمائے حرمین شریفین نے لکھے ان سب کی فرصت نہ ہو، تو یہ چند ورقی کا خلاصہ ہی دیکھو کہ حق واضح ہو،

افادات اعلیحضرت مجدد مأتہ حاضرہ حضرت مولٰنا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دیکھو اللہ و رسول تمہیں اپنی طرف بلاتے ہیں جواب بھی نہ مانے تو حجۃ اللہ قائم ہو چکی

ناشر سید محمد حسن جیلانی نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور

(گلزار عالم پریس لاہور)

تمہیدِ ایمان

بآیاتِ قرآن

۱۳۲۶ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِالتَّبْجِیْلِ فَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

مسلمان بھائیوں سے

عاجزانہ دست بستہ عرض!

آیتِ اولیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مدارِ ایمان ہے

پیارے بھائیو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز کثیر السیات کو دینِ حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت دل میں سچی عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۝ اے نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ مسلمانو! دیکھو دینِ اسلام بھیجنے قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک و تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے اول یہ کہ لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائیں۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔ مسلمانو! ان تینوں

جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو سب میں پہلے ایمان کو فرمایا۔ اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو اس لئے کہ بغیر ایمان کے تعظیم بکار آمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضات کافران لئیم میں تصنیفیں کر چکے لکچر دے چکے۔ مگر جب کہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے پھر جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر عبادت الٰہی میں گزارے سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترک دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں۔ بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں۔ مگر ازانجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلاً قابل قبول بارگاہ الٰہی نہیں۔ اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا جو کچھ اعمال انہوں نے کئے تھے ہم نے سب برباد کر دیئے ایسوں ہی کو فرماتا ہے۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ مسلمانو کہو محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں کہو ہوئی اور ضرور ہوئی

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اے نبی تم فرما دو کہ اے لوگو اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں کوئی چیز بھی اگر تم اللہ اور اللہ کے رسول

اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا۔ اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔ تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ اس نے تو بات صاف فرما دی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان و مدار نجات ہوا یا نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے، ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔ بھائیو! خدا ایسا ہی کرے۔ مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

الٓمّٓ ۚ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُّتْرَكُوْا أَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سنتے ہو آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں۔ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے

آیت ۲- کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت کا زبانی دعویٰ کافی نہیں بلکہ امتحان ہوگا۔

کو دو باتیں ضرور ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔ تو اسکی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کتنی ہی عقیدت کتنی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے باپ تمہارے استاد تمہارے پیر تمہاری اولاد تمہارے بھائی تمہارے احباب تمہارے بڑے تمہارے اصحاب تمہارے مولوی تمہارے حافظ تمہارے مفتی تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو۔ نہ اس کی مولویت مشیخت بزرگی فضیلت خطرے میں لاؤ۔ کہ آخر یہ جو کچھ تھا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے عمامے نہیں باندھتے۔ اس کے نام علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں کیا۔ بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے۔ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی۔ یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی۔ تو للہ اب تمہیں انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے۔ قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا۔ اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا۔ اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو۔ کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت مدار ایمان ہے۔

وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں۔ وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا۔ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پیر ہی کیوں نہ ہو لِلّٰہ اپنے حال پر رحم کرو۔ اور اپنے رب کی بات سنو۔ دیکھو وہ کیونکر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔ دیکھو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :-

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔ اس آیت کریمہ میں صاف فرما دیا۔ کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا جس کا صریح مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے بھائی عزیز سب کو گنایا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی ذمت نہیں مان سکتے۔ ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمانوں کے لئے بس تھا۔ مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے۔ کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا۔ کسی سے علاقہ نہ

رکھا۔ تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے (۱) اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کردے گا جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے۔ کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا (۲) اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا (۳) تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں (۴) تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے خدا والے ہو جاؤ گے (۵) منہ مانگی مرادیں پاؤ گے۔ بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے افزوں (۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہو گا (۷) یہ کہ فرماتا ہے۔ میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی۔ بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا کہ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی مسلمانو خدا لگتی کہنا۔ اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کردے۔ تو واللہ کہ مفت پائیں گے۔ پھر زید و عمرو سے علاقہ تعظیم و محبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآن عظیم کی عادت کریمہ ہے۔ کہ جو حکم فرماتا ہے۔ جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے۔ نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے۔ کہ جو پست ہمت نعمتوں کے لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجئے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے رفاقت کریں تو وہی لوگ ستم گار ہیں اور فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (الی قولہ تعالیٰ) تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (الی قولہ تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخ سے اگرچہ اپنا باپ ہو جو یک لخت علاقہ توڑ دے اس کے لئے قرآن مجید نے سات فائدے بتائے

آیت ۵ تا ۵ وجوان کے گستاخ سے اگرچہ اپنا باپ ہو علاقہ رکھے اس پر قرآن مجید کے سات تازیانے :

آیت ۶ جو ان کے گستاخ دل میں خفیہ میل رکھے اس پر تازیانہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا۔ وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔ تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے۔ قیامت کے دن اللہ تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دے گا۔ کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا۔ اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ انہیں میں سے ہے بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنیوالوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا اس آیت کریمہ نے بالکل تصفیہ فرما دیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی انہیں میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔ اور وہ کوڑا بھی یاد رکھئے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں اب وہ رسی بھی سن لیجئے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے والعیاذ باللہ تعالے

آیت ۷ ۔ کہ جو اس سے میل رکھے خود کافر ہے

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے اسے کون ایذا دے سکتا ہے۔ مگر حبیب صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا۔ ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بدگویوں سے محبت کا برتاؤ کرے سات کوڑے ثابت

آیت ۸ ۔ گستاخ پر دونوں جہان میں اللہ کی لعنت اور سخت عذاب ہے۔

ہوئے (۱) ظالم ہے (۲) گمراہ ہے (۳) کافر ہے (۴) اس کے لئے دردناک عذاب ہے (۵) وہ آخرت میں ذلیل وخوار ہوگا (۶) اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی (۷) اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ اے مسلمان اے مسلمان اے امتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدارا ذرا انصاف کر۔ وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترک علاقہ کر دینے پڑتے ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے اللہ مددگار ہو۔ جنت مقام ہو اللہ والوں میں شمار ہو۔ مرادیں ملیں خدا تجھ سے راضی تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑینگے۔ کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو۔ آخرت میں خوار ہو۔ خدا کو ایذا دے۔ خدا دونوں جہان میں لعنت کرے ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں۔ مگر جان برادر خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا۔ ہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے۔ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے۔ امتحان ہوگا۔

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے۔ مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں میں بے خبر نہیں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔ تمہارے اقوال سن رہا ہوں تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں۔ دیکھو بے پروائی نہ کرو۔ پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو۔ اللہ و رسول کے مقابل ضد سے کام نہ لو۔ دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے بے اس کی رحمت کے کہیں پناہ نہیں دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو۔ مگر ایمان نہیں جاتا۔ عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے۔ ان کی عظمت ان کی محبت مدار ایمان ہے قرآن مجید کی
آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے دیکھو جب
ایمان گیا۔ پھر اصلاً ابدالآباد تک کبھی کسی طرح ہرگز اصلاً عذاب شدید سے رہائی نہ ہوگی
گستاخی کرنے والے جن کا تم کچھ پاس لحاظ کرو وہاں وہ اپنی بھگت رہے ہوں گے تمہیں
بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں۔ پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ
ہمیشہ غضب جبار و عذاب نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے للہ للہ ذرا دیر کو اللہ و
رسول کے سوا سب ایں وآں سے نظر اٹھا کر آنکھیں بند کر دو اور گردن جھکا کر اپنے آپ
کو اللہ واحد قہار کے سامنے سمجھو اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بلند عزت رفیع وجاہت جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان
تعظیم ان کی توقیر پر ایمان و اسلام کی بنا رکھی اسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو
کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی
کونسی نص قطعی ہے۔ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی
نہ کی کیا اس نے ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس پر نہ
بڑھایا کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم سے کافر ہو کر شیطان کی وسعت
علم پر ایمان نہ لایا۔ مسلمانو اسی بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر دیکھو
تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا۔ بلکہ شیطان کے برابر
ہی بنایا۔ پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہوگی۔ اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے
اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار مانے گا تو اسے چھوڑیئے اور کسی معظم سے کہہ دیکھئے اور پورا
ہی امتحان مقصود ہو۔ تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو انہیں لفظوں سے تعبیر کر سکتے
ہیں۔ دیکھئے ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی توہین کرنا کفر نہیں ضرور ہے اور بالیقین ہے کیا جس نے شیطان کی وسعت علم

کونص سے ثابت ہان کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وسعت علم ماننے والے کو کہا۔

نادری کی دشنام

تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اس نے ابلیس لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہوگی۔ وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا جب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ وسعت علم ماننی شرک ٹھہرائی جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں۔ تو ضرور ذاتی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرا دیا۔ مسلمانو کیا یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی۔ ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے ابلیس لعین کو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محروم کہ ان کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانوں کیا خدا و رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں ضرور ہے کیا جس نے کہا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمر وبلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالی نہ دی کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا ہی غیب دیا گیا تھا۔ جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے مسلمان مسلمان اے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی تجھے اپنے دین وایمان کا واسطہ۔ کیا اس ناپاک ملعون گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے۔ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو۔ کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار

نانوتی کی دشنام

نہ آئے تو خود انہیں بدگویوں سے پوچھ دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استادوں پیروں کو کہہ سکتے ہیں کہ فلاں تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سور کو ہے تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتے کو ہے تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں اُلو گدھے کتے کے ہمسر دیکھو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے استاد و پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں. قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں. پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسرِ شان ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے بھی گئی گزری ہے کیا اسی کا نام ایمان ہے حاشا لللہ حاشا للہ کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے. جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا. پھر علم الغیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے. جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے انتہی. کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا کیا اس نے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً ابطال نہ کر دیا دیکھو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت

دی اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا وغیرہا آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و الثنا میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے اس بدگو نے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے۔ کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم کہا جائے پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالات نبوت شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے۔ تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے اور اگر تمام علوم مراد ہیں اسی طرح کہ اس کی ایک فرد خارج نہ رہے۔ تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ انتھی۔ بس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں سلما تو دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل وعلا کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا۔ مسلمانو جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و انسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے اس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد کرے باطل بتائے پس پشت ڈالے زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ

کر چکا۔ وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا۔
مگر ہاں اس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری
ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں اور اگر ہے تو کیا جواب۔ ہاں ان بدگویوں سے کہو کیا۔
آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان میں جاری کی۔ خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ
صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملا چنیں چناں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات
و بہائم مثلاً کتے سوئر کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپکے
اتباع و اذناب آپ کی تعظیم تکریم توقیر کیوں کرتے دست و پا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانور
مثلاً الو۔ گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں
کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص ایسا علم تو الو۔ گدھے کتے۔ سوئر سب کو حاصل ہے
تو چاہیے ان سب کو عالم و فاضل و چنیں و چناں کہا جائے۔ پھر اگر آپ اس کا التزام کریں
کہ ہاں ان سب کو علما کہیں گے۔ تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس
امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو گدھے کتے سوئر سب کو حاصل ہو۔ وہ آپکے
کمالات سے کیوں ہوا اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے
کتے سوئر میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے فقط مسلمانو! یوں دریافت کرتے ہی بعونہٖ
تعالیٰ صاف کھل جائے گا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسی صریح
شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جا بجا کیسا رد و باطل کر دیا مسلمانو خاص
اس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو نیز خود لکھے اقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ
لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ وَاُولٰئِكَ

قرآن مجید اور ان کے خود اپنے اقرار سے ثابت کہ بدگو چوپاؤں سے بڑھ کر گمراہ ہیں

آیت ۱۷۹

هُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور بیشک ضرور ہم نے جہنم کے لیے پھیلا رکھے ہیں بہت سے جن اور آدمی ان کے دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے وہ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور فرماتا ہے اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ٥ بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا یا تجھے گمان ہے کہ ان میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں ان بدگویوں نے چوپاؤں کا علم تو انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا اب ان سے پوچھئے کیا تمہارا علم انبیاء یا خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء کے برابر ہے. ظاہراً اس کا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپاؤں سے برابری کر دی آپ تو دوپائے ہیں برابری ماننے کیا مشکل ہے تو یوں پوچھئے کہ تمہارے استادوں پیروں ملانوں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو ان کے وہ استاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپاؤں کے برابر ہوئے اور یہ ان سے علم میں کم ہیں جب تو ان کی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپاؤں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے. اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے. كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٥

مسلمانو! یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حضور پر نور سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے. پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالتاً بالقصد رب العزۃ عز جلالہ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو خدارا انصاف کیا جس

چھٹی وجہ دشنام

نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے اس کی نسبت یہ فتوی دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کا فر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے۔

ساتویں وجہ دشنام

جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے کسی نے نیچے ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا لہٰذا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے۔ یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا معنے گنہگار بھی نہ کہو کیا جس نے یہ سب تو اس مکذب خدا کی نسبت بتایا اور یہیں

آٹھویں وجہ دشنام

خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنی اقرار کے کہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہدیا کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے۔ یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا۔ کہ یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے۔ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے۔ مسلمانو! خدا را انصاف ایمان نام کا ہیکا تھا تصدیق الٰہی کا۔ تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے تکذیب تکذیب کے کیا معنی ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا۔ جب صراحۃً خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے۔ خدا جانے مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود کیوں کافر ہو گئے۔ ان میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا۔ ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا اسکے کلام کو اس کا کلام جانتا اور

[illegible]

پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا۔ اس سے وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ و رسول کو گالیاں دی ہیں اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے واحد قہار جبار عز و جلالہ سے

سے ڈرو اور وہ آئتیں کہ اوپر گزریں پیش نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگوئیوں سے نفرت بھر دے گا۔ ہرگز اللہ و محمد رسول اللہ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں ان کی حمایت نہ کرنے دے گا۔ تم کو ان سے گھن آئے گی نہ کہ ان کی توجیہ کرو۔ اللہ رسول کے مقابل ان کی گالیوں میں مہمل و بیہودہ تاویل گھڑو۔ بخدا انصاف اگر کوئی شخص تمہارے ماں باپ استاد پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے شائع کرے کیا تم اس کا ساتھ دوگے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گھڑو گے۔ یا اس کے بکنے سے بے پروائی کر کے اس سے بدستور صاف رہو گے۔ نہیں نہیں اگر تم میں انسانی غیرت انسانی حمیت ماں باپ کی عزت و حرمت عظمت محبت کا نام و نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے اس کے سایہ سے دور بھاگو گے اس کا نام سن کر غیظ لاؤ گے جو اس کے لئے بناوٹیں گھڑے اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پلے میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان کو دوسرے پلے میں اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے ماں باپ کی محبت و حمایت کو اللہ و رسول کی محبت و خدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو۔ کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے وہ سات نعمتوں کی بشارت ہے مسلمانو تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ امید کرتا ہے کہ واحد قہار کی ان آیات اور اس بیان شافی و اضح البیانات کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ اس عرض کی حاجت نہ ہو۔ تمہارے ایمان خود ہی ان بدگوئیوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اٹھیں گے۔ جو تمہارے رب عزوجل نے قرآن عظیم

دیکھو ایمان کی خبر لو۔ کہ امتحان سے تمہارے نزدیک اللہ و رسول سے ماں باپ استاد بڑھ کر ٹھہرتے ہیں۔

میں تمہارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (الی قولہ تعالی) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ۔ بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے۔ جب وہ اپنی قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سب سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ بیشک ضرور ان میں تمہارے لئے عمدہ ریس تھی۔ اس کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ یعنی وہ جو تم سے یہ فرما رہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا۔ کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور نکا توڑ کر ان سے جدائی کر لی اور کھول کر کہہ دیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں ہم تم سے قطعی بیزار ہیں تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہا ہے۔ مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ کیسے دشمن ہوئے ان کے ساتھ تم بھی سہی ہیں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف جل وعلا و تبارک و تعالیٰ۔

یہ تو قرآن عظیم کے احکام تھے

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا۔ مگر یہاں دو قسم کے لوگ ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں اوّل بے علم نادان ان کے عذر دو قسم کے ہیں۔ عذر

اول۔ فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے اس کا جواب تو قرآن عظیم کی متعدد آیات سے سن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحۃً فرمادیا کہ غضب الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذر دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں۔ بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں یا برا جانیں اسکا جواب

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشَاوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا۔ اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے۔ اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور فرماتا ہے۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا۔ پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں کیا بری مثال ہے ان کی جنہوں نے خدا کی آئتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا اور فرماتا ہے۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَاۗءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

انہیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا۔ وہ ان سے نکل گیا

تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا۔ اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرے سے اٹھا لیتے۔ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا۔ اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے۔ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم یہ ارشاد بیان کرو کہ شاید لوگ سوچیں کیا برا حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے۔ جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے۔ تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔ یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں۔ ان کا تو شمار ہی نہیں۔ یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو۔ جواب ملے گا لَيْسَ مَنْ يَعْلَمُ كَمَنْ لَا يَعْلَمُ جانتے والے اور انجان برابر نہیں[1] بھائیو عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا اس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی اب تو اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو۔ جیسے بد مذہبوں کے علماء پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے۔ نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے۔ کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں ابلیس کتنا بڑا عالم تھا۔ پھر کیا کوئی اس کی تعظیم کرے گا۔ اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھانا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا حضور کا نور کہ پیشانی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکھا گیا اسے سجدہ نہ کیا بلکہ کیا اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا دیکھو جب سے

---

[1] طبرانی نے حلیہ میں تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا [2] صفحہ نمبر ۲۱ پر ہے

اس کے شاگردانِ رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں دھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا۔ اور اس نذری کا بھی۔ بھائیو کروڑ کروڑ افسوس ہے۔ اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو۔ اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آمین۔ فرقہ دوم معاندین و دشمنانِ دین کہ خود انکار ضروریات دین رکھتے ہیں۔ اور صریح کفر کر کے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا اور رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغواء و تلبیس و شیوۂ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے۔ بس کلمہ کا نام لیتا ہو۔ پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ مسلمانوں کے دشمن اسلام کے عدو عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔ مکر اول اسلام کا نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔ پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے مسلمانو۔ ذرا ہوشیار خبردار۔ اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے

حضرت مجدد الف ثانی مکتوبات میں فرماتے ہیں مجرد تفوہ بکلمہ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ما علم بالضرورت مجیء من الدین باید و تبری از کفر و کافر نیز باید تا اسلام صورت بندد ۲ احاشیہ للجبیر ۳۰ ص ۱ زیر قولہ

عبادتوں کا رب کہہ کر

تو دم غلیا اسلام کو بھوکرنا اس طے تھا کہ ان کی پیشانی میں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ۱۲ منہ

دردہ از زمانہ ابن الوقت کے بانی ہو گئے ہیں

کہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے جوتیاں مارے کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا یونہی جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو بڑی بڑی گالیاں دے اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیۂ کریمہ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا۔ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی۔ پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں تھا جسے قرآن عظیم رد فرما رہا ہے۔ نیز

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ۔ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے۔ ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع اسلام ہوئے۔ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ اور فرماتا ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ۔ منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ کا یہ مطلب گھڑنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے ہاں جو کلمہ پڑھتا ہو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت کوئی فعل منافی اسلام صادر نہ ہو بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ۔ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی۔ اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔ ابن جریر وطبرانی والوالشیخ وابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا: عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا۔ وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے الفاظ بولتے ہیں۔ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے۔ اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔ اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والوالشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں۔ انہ قال فی قولہ تعالیٰ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ، قال رجل من المنافقین

یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب، یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴) مسلمانو دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں۔ کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل علم غیب[1] میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غایب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غائب کا علم دے سکے اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلومات الٰہیہ کو علم

ف اس آیت سے [illegible] علم غیب [illegible]

منکر علم غیب [illegible]

---

[1] اس بحث شاقشانے کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسالے ہیں (۱) ازاحۃ العیب (۲) الجلاء الکامل (۳) ابراد المجنون (۴) جل الوراء جن میں پہلا انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہوگا۔ اور باقی تین بھی بعونہٖ تعالیٰ اس کے بعد باللہ التوفیق ۱۲

مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علماء[۱] کے خلاف ہے۔ لیکن روز ازل سے روز آخر تک کا ماکان وما یکون اللہ تعالیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں کروڑویں حصے برابر تری کو کروڑ ہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے ان تمام امور کی تفصیل الدولۃ المکیہ وغیرہا میں ہے خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور ان شاء اللہ العظیم بہت مفید تھا۔ اب بحث سابق کی طرف عود کیجئے اس فرقہ باطلہ کا مکر دوم یہ ہے۔ کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ لا نکفر احدا من اھل القبلۃ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث میں ہے جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔

مسلمانو اس مکر خبیث میں ان لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عدول کر کے اب صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے مسلمان ہے اگر چہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دے کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا چون وضوئے محکم بی بی تمیز اولاً اس مکر کا جواب :۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ اصل نیکی یہ نہیں ہے۔ کہ اپنا منہ نماز میں پورب یا پچھاں کو کرو۔ بلکہ اصل نیکی یہ ہے۔ کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔ دیکھو صاف فرما دیا کہ ضروریات دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں اور فرماتا ہے وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى

[illegible] آیت ۲۵

---

[۱] کثرہم اللہ تعالیٰ علماء کا قائلہ العیوض للکیہ بلصب الدولۃ المکیہ بھی لا اعظم رکھا ان شاء اللہ تعالیٰ ۱۲ کاتب عفی عنہ

وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَھُمْ کٰرِھُوْنَ. الآیۃ وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے۔ دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا۔ اور پھر انہیں کافر فرمایا۔ کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے؟ فقط قبلہ کیسا قبلہ دل و جان کعبہ دین و ایمان سرور عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے اور فرماتا ہے۔ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ۔ وَاِنْ نَّکَثُوْۤا اَیْمَانَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَھْدِھِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَاۤ اَیْمَانَ لَھُمْ لَعَلَّھُمْ یَنْتَھُوْنَ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ اور ہم پتہ کی باتیں صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے اور اگر قول و قرار کرکے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو ان کی قسمیں کچھ نہیں شاید وہ باز آئیں دیکھو نماز و زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا کافروں کا سرغنہ فرمایا کیا خدا و رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں اس کا بیان بھی سنئیے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِھِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ وَلَوْ اَنَّھُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰکِنْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِھِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا (الآیۃ) کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئیے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین پر طعنہ کرنے کو۔ اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور سنئیے اور ہمیں مہلت دیجئے

توان کے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ کچھ یہودی جب دربار نبوت میں حاضر آتے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنئے آپ سنائے نہ جائیں جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کوئی ناگوار بات نہ سنیے اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو راعنا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمایئے اور مراد مخفی رکھتے رعونت والا۔ اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر راعینا کہتے یعنی ہمارا چرواہا جب پہلودار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح صاف کتنا سخت طعنہ ہوگی۔ بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہ پہنچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپاؤں سے علم میں ہمسر اور خدا کی نسبت وہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سنی صالح ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ثانیاً اس وہم شنیع کو مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرت امام پر سخت افترا ہے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقاید کریمہ کی کتاب مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ صفاتہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ و لا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ نو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔ نیز امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں۔ من قال بان کلام اللہ تعالیٰ مخلوق فہو کافر باللہ العظیم۔ جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔ شرح فقہ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادنیٰ تنقیص کرنے والے کلمہ گو اہل قبلہ کے باب میں ہمارے امام مذہب کا فتویٰ کہ وہ کافر ہو گیا اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔

اکبر میں ہے۔ قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انہ قال ناظرت ابا حنیفۃ فی مسئلۃ خلق القرآن فاتفق رائی ورأیہ علی ان من قال بخلق القرآن فہو کافر وصح ھذا القول ایضا عن محمد رحمہم اللہ تعالیٰ امام فخر الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا۔ میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا یعنی ہمارے ائمہ ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع واتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ و کرامیہ و روافض کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے۔ نفس مسئلہ کا جزئیہ لیجئے۔ امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں۔ ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی دیکھو کیسی صاف تصریح ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے اس کی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا۔ یا اہل کلمہ نہیں ہوتا سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول والعیاذ باللہ رب العٰلمین ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں

اہل قبلہ کے صحیح معنی

اہل قبلہ وہ ہے کہ ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا

کہ جو اسے کافر نہ کہے. خود کافر ہے. شفا شریف وبزازیہ ودرر وغرر وفتاوی خیریہ وغیرہا میں ہے اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر. تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے. مجمع الانہر ودر مختار میں ہے واللفظ لہ الکافر بسب نبی من الانبیاء لاتقبل توبتہ مطلقا ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر. جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا. اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے. الحمد للہ یہ نفس مسئلہ کا وہ گرانبہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے شرح فقہ اکبر میں ہے فی المواقف لایکفر اہل القبلۃ الا فیما فیہ انکار ما علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات اھ ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لایجوز تکفیر اہل القبلۃ بذنب لیس مجرد التوجہ الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام غلط فی الوحی فان اللہ تعالیٰ ارسلہ الی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبعضہم قالوا انہ الہ وان صلوا الی القبلۃ لیسوا بمؤمنین وھذا ھو المراد بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم اھ مختصرا یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے گا مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں. کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں. اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں. کہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ

ائمہ دین کی تصریح کی تمام امت کا اجماع ہے. کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگو کو جو کافر نہ کہے خود کافر ہے

تعالیٰ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولائی علی کو خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ
قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے۔ جس میں
فرمایا کہ ہماری سی نماز پڑھے اور قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان
ہے۔ یعنی جب کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان
نہ کرے اسی میں ہے۔ اعلم ان المراد باهل القبلة الذين اتفقوا على ما هو من ضروريات
الدين كحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله تعالى بالكليات والجزئيات
وما اشبه ذلك من المسائل المهمات فمن واظب طول عمره على الطاعات و
العبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفى الحشر او نفى علمه سبحنه بالجزئيات
لا يكون من اهل القبلة وان المراد بعدم تكفير احد من اهل القبلة عند
اهل السنة انه لا يكفر ما لم يوجد شئ من امارات الكفر و
علاماته ولم يصدر عنه شئ من موجباته یعنی جان لو کہ اہل قبلہ سے
مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا
اجسام کا حشر ہونا اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات و جزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم
مسئلے ان کی مانند ہیں تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اور اس کے ساتھ
یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا۔ یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا
وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے کسی
کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی
علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو امام
اجل سیدی عبد العزیز بن احمد بن محمد بخاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول
حسامی میں فرماتے ہیں۔ ان غلا فيه (اى فى هواه) حتى وجب اكفاره به
لا يعتبر خلافه ووفاقه ايضا لعدم دخوله فى مسمى الامة المشهود

لهابالعصمة وان صلى الى القبلة واعتقد نفسه مسلما لان الامة ليست عبارة عن المصلين الى القبلة بل عن المؤمنين وهو كافر وان كان لايدری انه کافر،

یعنی بد مذہب اگر ایسی بد مذہبی میں غالی ہو جسکے سبب اُسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اسکی مخالفت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کیلئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اسلئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے۔ اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے۔

ردالمحتار میں ہے۔ لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اهل القبلة المواظب طول عمره على الطاعات كما فی شرح التحرير۔ یعنی ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالا مال ہیں۔ رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے وذلک ان الکفر بعضه اخبث من بعض وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت تکذیب خدا ہے اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدے میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت و مجرا مقصود ہو نہ

عبادت جیسے تفسیر میں ہے سجوده لها يدل ظاهرا انه ليس بمصدق ونحن نحكم بالظاهر فلهذا حكمنا بعدم ايمانه لا لان عدم السجود لغير الله داخل فى حقيقة الايمان حتى لو علم انه لم يسجد لها على سبيل التعظيم واعتقاد الالهية بل سجد لها وقلبه مطمئن بالتصديق لم يحكم بكفره فيما بينه وبين الله تعالى وان اجرى عليه حكم الكفر فى الظاهر اه ۱۲ منہ

[illegible]

عبادت اور محض تحیت فی نفسہٖ کفر نہیں ولہٰذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا۔ امثال بت میں شرع مطلقاً حکم بربنائے شعار خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہٖ کفر ہے جس میں کوئی احتمال اسلام نہیں اور میں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھتا کہ ساجد صنم کی توبہ باجماع امت مقبول ہے۔ مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزارہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولیٰ خسرو صاحب درر وغرر و علامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق و اشباہ والنظائر و علامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ غزی صاحب تنویر الابصار و علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاوٰی خیریہ و علامہ شیخ زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب درمختار وغیرہم عمائد کبار علیہم رحمۃ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا جیسے ان تحقیق المسئلۃ فی الفتاوی الرضویۃ۔ اس لئے کہ عدم قبول توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدق دل سے ہے تو عند اللہ مقبول ہے۔ کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنالیں کہ آخر توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا۔ مسلمان ہو جاؤ گے جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے۔ اس قدر پر اجماع ہے کما فی ردالمحتار وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اس فرقہ بیدین کا مکر سوم یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے۔ جس میں ننانوے ۹۹ باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیے۔ اولاً یہ مکر خبیث سب مکروں سے بدتر و ضعیف جس کا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے سنکھ پھونکے گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں

کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے۔ یہی کافی ہے۔ حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ ثانیاً اس کی رو سے سواد ہریے کے سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو تمام کافر مشرک مجوس ہنود۔ نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجود خدا کے قائل ہیں ایک یہی بات سب سے بڑھکر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت و حشر و حساب و ثواب وعذاب و جنت و نار وغیرہا بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں ثالثاً اس کے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ اوپر گذریں کافی و وافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی و نماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرما دیا۔ کہیں ارشاد ہوا۔ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وہ مسلمان ہو کر اس کلمے کے سبب کافر ہو گئے کہیں فرمایا لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد حالانکہ اس مکر خبیث کی بنا پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جائیں صرف ایک کلمہ پر حکم کفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرہ اسلام تنگ کر دیا کلمہ گویوں اہل قبلہ کو دھکے دے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا۔ اور پھر زبردستی یہ کہ لَا تَعْتَذِرُوا عذر بھی نہ کرنے دیا نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پیر نیچر یا ندوہ یا لیکچر یا ان کے ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا۔ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

رابعاً اس مکر کا جواب۔ تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

ان لوگوں کے نزدیک خدا کی بھاری کہ اس نے دائرہ اسلام تنگ کر دیا۔

آیت ۲۸

إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ إِلٰٓى أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ
حصے سے منکر ہو۔ تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے۔ اس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی
میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے
جائیں گے۔ اور اللہ تمہارے کوتکوں سے غافل نہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبیٰ
بیچ کر دنیا خریدی تو ان پر سے کبھی عذاب ہلکا ہو۔ نہ ان کو مدد پہنچے۔ کلام الٰہی میں فرض
کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ
ہے۔ اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآن عظیم فرما رہا ہے
کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے
کافر ہے دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابد
الآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنی ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا۔ نہ کہ ۹۹ کا انکار
کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے یہ مسلمان کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآن
عظیم خود صریح کفر ہے خاماً اصل بات یہ ہے۔ کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں
نے محض افترا اٹھایا انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہ فرمایا بلکہ انہوں نے تخصلت یہود
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ الخ بیہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے
ہیں۔ تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنایا فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے ۹۹
باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے حاشا اللہ بلکہ تمام امت کا اجماع
ہے۔ کہ جس شخص میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر
ہے۔ ننانوے ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب پڑ جائے سب پیشاب ہو جائیگا
مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے ۹۹ قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب ڈال دو سب

ف فقہائے کرام نے فرمایا کیا تھا اور ان معترضوں نے کیا بنا لیا۔ ملاحظہ کسی کے لئے علم غیب ماننے میں کتنے پہلو ہیں اور ان کے کیا کیا احکام ہیں۔

طیب ظاہر ہو جائے گا۔ حاشا کہ فقہا تو فقہا کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں ان میں ننانوے ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے۔ تو ہماری تاویل سے اُسے فائدہ نہ ہوگا۔ وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں (۱) عمرو اپنی ذات سے عالم الغیب ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (۲) عمرو آپ تو غیب داں نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں ان کے بتانے سے اسے غیب کا علم یقینی ہو جاتا ہے یہ بھی کفر ہے تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ (۳) عمرو نجومی ہے (۴) رمال ہے (۵) سامُدرک جانتا ہاتھ دیکھتا ہے (۶) کوے وغیرہ کی آواز (۷) حشرات الارض کے بدن پر گرنے (۸) کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے (۹) آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے (۱۰) پانسہ پھینکتا ہے (۱۱) فال دیکھتا ہے (۱۲) حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے (۱۳) مسمریزم جانتا ہے (۱۴) جادو کی میز (۱۵) روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے (۱۶) قیافہ داں ہے (۱۷) علم زائرچہ سے واقف ہے۔ ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے۔ یہ سب بھی کفر ہے[لہ]۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اتی عرافا او کاھنا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی

لہ یعنی جب کہ ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعا کیا جائے۔ جیسا کہ نفسِ کلام میں مذکور ہے۔ ۱۲ منہ

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولاحمد وابی داؤد عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقد بری مما انزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۸) عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا ہے یہ اشد کفر ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (۱۹) وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہو گئے ہیں اس کا علم تمام معلومات الٰہی کو محیط ہو گیا۔ یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلومات الٰہی کو محیط نہیں۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ فحکمہ حکم الساب (نسیم الریاض) (۲۰) جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علوم غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رسول انس و ملک کی وساطت و تبعیت نہیں اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا یہ بھی کفر ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ الآیۃ (۲۱) عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے سماعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے۔ یہ احتمال خالص اسلام ہے۔ تو محققین فقہاء اس قائل کو کافر نہ کہیں گے۔ کہ اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں۔ مگر ایک اسلام کا بھی ہے۔ احتیاط و تحسین ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلو کفر ہی مراد لیا۔ نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیب خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا میں صاف صریح ناقابل تاویل و توجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو۔ اب تو اسے کفر نہ

کنا کفر کو اسلام ماننا ہوگا۔ اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ ابھی شفا و بزازیہ و درر و بحر و نہر و فتاوی و خیریہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا کتب معتمدہ۔ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ مگر یہودی منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف کرتے ہیں وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ شرح فقہ اکبر میں ہے قد ذکروا ان المسئلة المتعلقة بالکفر اذا کان لها تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیه فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی فتاوی خلاصہ و جامع الفصولین و محیط و فتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے۔ اذا کانت فی المسألة وجوه توجب التکفیر و وجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی والقاضی ان یمیل الی ذلک الوجه ولا یفتی بکفره تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیة القائل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم وان لم یکن لا ینفعه حمل المفتی کلامه علی وجه لا یوجب التکفیر اسی طرح فتاوی بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے تاتارخانیہ و بحر و سل الحسام و تنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نهایة فی العقوبة فیستدعی نهایة فی الجنایة ومع الاحتمال لا نهایة بحر الرائق و تنویر الابصار و حدیقہ ندیہ و تنبیہ الولاۃ و سل الحسام وغیرہ میں ہے والذی تحرر انه لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن الخ دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال ہیں مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔ فائدہ جلیلہ اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتوی مثل فتوی قاضی خاں وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے حکم کفر دیا اس سے مراد وہی صورت کفر مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ہے۔ نہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر بھی شائع و

واقع ہے تو علم ظنی کی شق بھی پیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہو جائیں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعا کفر نہیں بحر الرائق و در المختار میں ہے۔ علم من مسائلھم ھنا ان من استحل ما حرمہ اللہ تعالیٰ علی وجہ الظن لا یکفر وانما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالا ونظیرہ ما ذکرہ القرطبی فی شرح مسلم ان ظن الغیب جائز کظن المنجم والرمال بوقوع شیء فی المستقبل بتجربۃ امر عادی فھو ظن صادق والممنوع ادعاء علم الغیب والظاھر ان ادعاء ظن الغیب حرام لا کفر بخلاف ادعاء العلم اھ زاد فی البحر الا تری انھم قالوا فی نکاح المحرم لو ظن الحل لا یحد بالاجماع ویعزر کما فی الظھیریۃ وغیرھا ولم یقل احد انہ یکفر وکذا فی نظائرہ اھ تو کیونکر ممکن کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمال اسلام بھی نافی کفر ہے۔ جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں حکم کفر لگائیں۔ لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمال کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہو کر خود ذاہب و زائل ہوں گے۔ اس کی تحقیق جامع الفصولین و رد المحتار و حاشیہ علامہ نوح و ملتقط و فتاویٰ حجہ و تاتارخانیہ و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ و سل الحسام وغیرہا کتب میں ہے نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنون وغیرہا میں ملاحظہ ہوں وباللہ التوفیق یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں۔ جمیع ما وقع فی کتب الفتاوی من کلمات صرح المصنفون فیہا بالجزم بالکفر یکون الکفر فیہا محمولا علی ارادۃ قائلہا معنی علّلوا بہ الکفر واذا لم تکن ارادۃ قائلہا ذلک فلا کفر اھ یعنی کتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائلین ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔ ضروری تنبیہ۔ احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں

اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضاء یا
مبرم و معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اَتٰۤی اَمْرُ اللّٰهِ - ای اتیٰ امر الله الخ عمرو
کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گھڑ لی جائے۔ کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا
ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفا شریف میں ہے
ادعاءہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔ صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا
شرح شفا قاری میں ہے۔ ھو مردود عند قواعد الشرعیۃ ایسا دعویٰ شریعت
میں مردود ہے نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا ایسی تاویل
کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔ فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ و
جامع الفصولین وفتاوی ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ
او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر یعنی اگر کوئی
شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کر میں پیغام لے جاتا ہوں
قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا۔ یہ تاویل نہ سنی جائے گی مکر چہارم انکار
یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں۔
کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھا دیتا ہے
اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دیئے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال
بے حیائی صاف کہدیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا۔ اور بے چارہ
بے علم ہوا۔ تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں اور آخر ہے کیا۔ یہ در بطن
قائل۔ اس کے جواب کو وہی آیت کریمہ کافی ہے یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ
قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ خدا کی قسم کھاتے ہیں۔ کہ انہوں نے نہ
کہا۔ حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوتے پیچھے کافر ہوگئے
ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی وہ کتابیں جن میں یہ کلمات

[illegible]

کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض
دو دو بار[۱] چھپیں مدت ہا مدت سے علمائے اہل سنت نے ان کے رد چھاپے مواخذے
کئے وہ فتوے[۲] جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل
مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ رہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک
فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا بسرکار
مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر
۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے
شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا پھر ۱۳۲۰ھ
میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ
۱۳۲۳ھ میں مرا اور مرتے دم تک ساکت رہا نہیں کہا کہ وہ فتویٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی
ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل تھا۔ نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے
اہل سنت بتاتے ہیں۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات
تھی جس پر التفات نہ کیا۔ زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی
میں اعلانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو۔ اور سالہا سال اس کی اشاعت
ہوتی رہے لوگ اس کا رد چھاپا کریں زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں۔ زید اس کے بعد
پندرہ برس جئے۔ اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتوی کی اپنی طرف نسبت سے انکار
اصلاً شائع نہ کرے۔ بلکہ دم سادھے رہے۔ یہاں تک کہ دم نکل جائے۔ کیا کوئی عقل گمان
کرسکتی ہے۔ کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا اور یہاں میں کہ جو زندہ

---

۱ ص۲۹ یعنی براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس وکتب قادیانی وغیرہ ۱۲

۲ جیسے براہین قاطعہ وحفظ الایمان ۱۲

۳ فتوائے گنگوہی صاحب ۱۲

ہیں۔ آج کے دم تک ساکت ہیں نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشنامیوں کا اور مطلب گھڑ سکتے ہیں۔ سنہ ۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموعہ یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشنامیوں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں[1] کے سرغنہ کے پاس لے گئے۔ سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بے حد پیدا ہوئی۔ دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھئے مگر اس وقت بھی نہ ان تحریرات سے انکار ہو سکا۔ نہ کوئی مطلب گھڑنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں۔ اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کر دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔ وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا ہے اسے بھی چوتھا سال ہے۔ صدائے نجاست ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے۔ کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ و رسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے۔ یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حیا دے۔ مگر نہیں جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ عزوجل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں لکھیں جو گالیاں دیں ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانیة بالعلانیة جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ رواہ الامام احمد فی الزھد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید اور بمضمون آیہ کریمہ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا راہ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان

[1] یعنی تھانوی صاحب ۱۲

پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار
یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہدیتے ہیں۔ ان کی مشین میں ہمیشہ کفری کے فتوے
چھپا کرتے ہیں اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا۔ مولوی اسحاق صاحب کو کہدیا۔ مولوی
عبدالحی صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں۔ کہ
معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا
حاجی امداد اللہ صاحب کو کہدیا۔ مولانا شاہ فضل الرحمٰن کو کہہ دیا۔ یا پھر جو پورے
ہی حد حیا سے اونچے گذر گئے۔ وہ یہاں تک بڑھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ عیاذاً بعد حضرت شیخ
مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالے علیہ کو کہہ دیا۔ غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اُس
کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا۔ یہاں تک کہ ان میں کے بعض
بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم و مغفور سے جا
کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس
سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے۔ انہوں نے آیہ کریمہ
اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا۔ پر عمل فرمایا خط لکھ کر دریافت کیا جس
پر یہاں سے رسالہ سبحٰن السبوح عن وسواس المفتری لکھا ارسال ہوا۔ اور مولانا نے
مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تازیانہ بھیجا۔ غرض ہم پر ایسے ہی افترا و بہتان کرتے ہیں
اس کا جواب وہ ہے جو

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ الخ جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو
ایمان نہیں رکھتے اور فرماتا ہے فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۝ ہم اللہ کی
لعنت ڈالیں جھوٹوں پر مسلمانو اس مکر سخیف اور ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں ان
صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہدیا فرماتے ہو کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو کہاں کہدیا کس

کتاب کس رسالے کس پرچے میں کہہ دیا ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے مسلمانو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

آیۃ ۲۰ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّھَدَاءِ فَاُولٰئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْکَاذِبُوْنَ جب ثبوت نہ لا سکیں۔ تو اللہ کے نزدیک ہی جھوٹے ہیں مسلمانو آزمانے کو کیا آزمانا بارہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے دعوے کئے اور کسی مسلمان نے ثبوت مانگا فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر مونہہ نہ دکھا سکے۔ گرحیا اتنی ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے اور چھوڑیں کیونکر کرنا کیا نہ کرتا اب خدا اور رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیا بھی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنت یوں ہی بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں۔ ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔ مسلمانو ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا۔ کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا

آیۃ ۲۱ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ ۝ ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہو گیا:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ ۝ لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو۔ اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی۔ مگر بفضلہ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری وہ بھی چھپا ہوا۔ وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنت پر رکھا۔ ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسماعیل دہلوی کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت

گئے اور شائع فرمائے باینہمہ اولاً سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھئے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی، مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے ص۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔ وھو الجواب وبہ یفتی و علیہ الفتوی وھو المذھب و علیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد یہی جواب ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہو۔ اور اسی پر فتوی ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ثانیاً الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھئے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا۔ اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا جس میں نصوص جلیلہ قرآن مجید واحادیث صحیحہ وتصریحات ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتمدہ اس پر ستر وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا صفحہ ۶۲ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے) سے کف لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ ومختار ومناسب واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم ثالثاً سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد چھپا اس میں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دیکر ص۲۱، ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیرے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں۔ باینہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے اور مختصراً

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھئے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ میں عظیم آباد چھپا اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے ۰ اسے کافر نہیں کہتے خاصتاً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے۔ یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاشا اللہ حاشا اللہ ہزار بار حاشا اللہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں۔ اور امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔ فان الاسلام یعلو ولا یعلی مسلمانو مسلمانو! تمہیں اپنا دین وایمان اور روز قیامت وحضور بارگاہ رحمٰن یاد دلا کر استفسار ہے کہ جس بندہ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افترا کتنی بے حیائی کیسا ظلم کتنی گھنونی ناپاک بات۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں اذا لم تستحی فاصنع ما شئت جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔ ع بے حیا باش وآنچہ خواہی کن۔

مسلمانو! یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیش نظر ہیں جنہیں چھپے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال ہوئے اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی ان عبارات

کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں۔ کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا۔ جب تک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہو لیا جس میں اصلاً اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندہ خدا وہی تو ہے۔ جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے۔ کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے۔ اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔ یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت اجب تک ان کی دشنامیوں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی۔ اسّتر وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا۔ کہ ہزار ہزار بار حاش اللہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا۔ اب رنجش ہو گئی۔ جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی۔ اب پیدا ہوئی حاش للہ مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوت خدا و رسول ہے۔ جب تک ان دشنامیوں سے دشنام صادر نہ ہوئی۔ یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی۔ اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا۔ غایت احتیاط سے

لہ جیسے تھانوی صاحب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں انکی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت تھا کہ مجلس میلاد مبارک و قیام میں شریک اہل سلام ہوتے ۱۲۰ منہ عفی عنہ۔

۲ جیسے گنگوہی صاحب و انبیٹھی صاحب کہ ان کے اتنے قول کی نسبت میرٹھ سے سوال آیا تھا۔ کہ خدا جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اسکے بعد معلوم ہوا کہ شیطان کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں۔ پھر گنگوہی صاحب کا فتویٰ کہ خدا جھوٹا ہے تو سے جو کہے مسلمان سنی صالح ہے جب چھپا ہوا نظر سے گزرا کمال احتیاط یہ کہ دو برس کھچ پایا ہوا تھا

کام لیا حتی کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام نبی رب العالمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا۔ کہ اکابر آئمہ دین کی تصریحیں سن چکے تھے۔ کہ من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر۔ جو ایسے معذب کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اپنا اور اپنے ہی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضرور تھا۔ لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا۔ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ کہہ دو کہ آیا حق اور مٹا باطل۔ باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا۔ اور فرماتا ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ دین میں کچھ خبر نہیں حق راہ صاف جدا ہو گئی ہے۔ گمراہی سے یہاں چار مرحلے تھے (۱) جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا چھاپا ضرور وہ اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و دشنام تھا (۲) اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے (۳) جو انہیں کافر نہ کہے

☆ حاشیہ صفحہ ۔ اس پر وہ یقین نہ کیا جس کی بنا پر تکفیر ہو جب وہ اصلی فتوی گنگوہی صاحب کا مہری دستخطی خود آنکھ سے دیکھا۔ اور بار بار چھپنے پر بھی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا۔ تو اس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا یوں ہی قادیانی دجال کی کتابیں جب تک آپ نہ دیکھیں۔ اس کی تکفیر پر جزم نہ کیا جب تک صرف مہدی یا مثیل مسیح بننے کی خبر سنی تو جس نے دریافت کیا۔ تنا ہی کہا کہ کوئی مجنون معلوم ہوتا ہے پھر جب امرتسر سے ایک فتویٰ اس کی تکفیر کا آیا جس میں اس کی کفریہ عبارتیں بحوالہ صفحات منقول تھیں۔ اس پر بھی اتنا لکھا کہ اگر یہ اقوال اس کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو وہ یقیناً کافر دیکھو رسالہ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب مشاہدہ جب اس کی کتابیں بچشم خود دیکھیں۔ اس کے کافر مرتد ہونے کا قطعی حکم دیا۔ ۱۲ مصحح عفی عنہ

جوان کے پاس لحاظ رکھے۔ جوان کی استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی انہیں میں سے ہے۔ انہیں کی طرح کافر ہے۔ قیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا رہ؟ جو عذر و مکر جہال و ضلال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و نا روا و ہباء در ہوا ہیں یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ واضح و روشن ہوگئے جن کے ثبوت قرآن عظیم ہی کی آیات کریمہ نے دیئے۔ اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سرمدی دوسری طرف شقاوت و جہنم ابدی ہے جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا باقی ہدایت رب العزۃ کے اختیار رہے بات بحمد اللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے مہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے فائدہ کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین آغاز ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا لہذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام کے حضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی و خوش اسلوبی و جوش دینی سے ان عمائد اسلام نے تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اردو میں اس کا ترجمہ مبین احکام و تصدیقات اعلام جلوہ گر۔ الٰہی! اسلامی بھائیوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمرو کی حمایت سے بچا۔ صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا آمین آمین آمین

والحمد للہ رب العالمین وافضل الصلاۃ واکمل

السلام علی سیدنا محمد والہ وصحبہ

وحزبہ اجمعین۔ امین۔ امین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُلَاصَہ

فوائدِ فتویٰ ۱۳۲۴ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی لَاسِیَّمَا سَیِّدُنَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اُولِی الصِّدْقِ وَالصَّفَا۔ مسامانو کتاب مستطاب حسام الحرمین علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ ہے جس نے اللہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو انکا سچا ایمان دکھایا ہے۔ اس مبارک فتوے نے اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بدگویوں پر حجت الٰہیہ تمام کر دی فیض رحمٰن و فضل قرآن سے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کی سچی خبر دی تمہارے معبود عظیم جل جلالہ کے پاک گھر سے آیا پیارے رسول کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے شہر اطہر سے آیا دیکھو تمہارا رب عزوجل کیا فرماتا اور کیونکر بات سننے اور حق تسلیم کرنے کی طرف بلاتا ہے۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِکَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ خوشخبری سنا میرے بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس میں سب سے بہتر کی پیروی کریں۔ انہیں کو اللہ نے ہدایت کی اور وہی عقل والے ہیں۔ بھائیو

اس آیت کریمہ میں تمہارا رب اچھی بات سننے اور ماننے والوں کو بشارت دیتا ان کے مہدی وعاقل ہونے کی شہادت دیتا بکمال لطف انہیں میرے بندے فرماتا۔ اپنی طرف اضافت کرکے ان کا اعزاز بڑھاتا ہے یہیں سے نہ سننے یا سن کر نہ ماننے والوں کا حال ظاہر کہ تکسیر اس کے برعکس ومنابر حرم محترم مکہ معظمہ وحرم اکرم مدینہ منورہ زادھما اللہ شرفا و تکریما وزاد اھلھما عزا و تعظیما منشا وملجا دین متین ہیں ان کے حق میں شہادات علیہ سید المرسلین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وشرف ومجد وعظم وکرم کہ وہ دین کے مرجع وماوٰی ہیں عبادت شیطان سے منزہ و عبد ہیں ان دونوں شہر کریم کے علمائے اعلام عظمائے کرام کبرائے عظام متفق یک زبان بجزم والقان کچھ کلمات ایمان تمہیں سناتے اور تمہاری بھلائی تمہاری خیر خواہی کو حق وباطل کا فرق دکھاتے ہیں۔ خوشی وشادمانی اسے کہ سنے اور مانے اور حسرت وپشیمانی اسے کہ نہ سے یا سن کر حق نہ پہچانے۔ بھائیو!! مہمل بات۔ فضول حکایات۔ ناول ودیوان یا دنیوی این وآن کے سننے دیکھنے میں وقت گزرتے ہیں۔ ایک ذرا دیر ادھر بھی نظر کہ حرمین کے علما کیا ارشاد کرتے ہیں۔ ان قلیل اجزا کا دیکھنا بھی اگر گراں ہو تو یہ خلاصہ لیجئے کہ چند ورق ہی میں مطلب عیاں ہو۔ الحمدللہ ماہ فاخر ربیع الآخر ادھر بین الحرمین کی منزلیں طاہر کبھی شمالی نسیم مدینہ طیبہ کی شمیم لاتی۔ کبھی جنوبی ہوا کعبہ معظمہ پر سے گزر کر آتی کچھ غرباء اپنے مولائے اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت سے مشرف ہو کر آرہے ہیں۔ حرم محترم مکہ معظمہ کا نفیس گلدستہ ایمان فتوے گلہائے مدینہ طیبہ یعنی یہاں کی پیاری مہروں سے مزین کیا لا رہے ہیں منزلوں پر قیام میں ہر شخص اپنے اپنے کلام میں مگر ایک بندہ خدا یہاں بھی اپنے دینی بھائیوں کی خدمت میں مشغوف مبارک مقدس تصدیقات فتویٰ کی تلخیص وترتیب میں مصروف بین الحرمین کی مبارک ہوائیں کہ ان حرفوں کو مشرف کر رہی ہیں کرم کریم سے امید واثق کہ اس گلدستہ کی ہمیشہ بہار رکھنے کو کافی ہیں۔ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

حسرت لائیں اہل ایمان پر باران ہدایت و استقامت برسائیں آتش کفر و فتنہ بجھائیں حق کے باغ لہکیں لہلہائیں یہ گلشن ایمان افروز گیارہ گلبنوں سے زیب اندوز وباللہ العصمۃ واتمام النعمۃ۔

گلبن اول حضرات علمائے حرمین شریفین نے اس فتوی کے صلہ میں مصنف کو کن کن مدائح جلیلہ سے یاد فرمایا

اس فصل سے مقصود یہ ہے کہ وہ بندہ خدا جو ان دشنامیوں اور ان کے حامیوں کے نزدیک عظمت کبریا و عزت مصطفےٰ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت و خدمت کے جرم میں سخت سخت گالیوں کے لائق ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں حرمین طیبین کے معظم عالموں مقدس مفتیوں کے نزدیک اسی فتوے کے باعث ان جلیل مناقب و مدائح کا مستحق ہے ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے اس بندے کو یہ ہدایت دی یہ استقامت دی کہ وہ نہ ان اعاظم اکابر کی ان عظیم مدحوں پر اتراتا ہے بلکہ اپنے رب کے حسن نعمت کو دیکھتا ہے کہ پاکی تیرے لئے کیا تو نے اس ناچیز کو ان علمائے عزیز کی آنکھوں میں معزز فرمایا نہ ان دشنامیوں اور اُن کے حامیوں کی گالیوں سے جو وہ زبانی دیتے اور اخباروں میں چھاپتے ہیں پریشان ہوتا بلکہ شکر بجا لاتا ہے کہ تو نے محض اپنے کرم سے اس ناقابل کو اس قابل کیا کہ یہ تیری عظمت اور تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی حمایت کرکے گالیاں کھائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار کے پہرہ دینے والے کتوں میں اس کا چہرہ لکھا جائے واللہ العظیم وہ بندہ خدا بخوشی راضی ہے اگر یہ دشنامی حضرات بھی اس بدلے پر راضی ہوں کہ وہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی سے باز آئیں اور یہ شرط لگائیں کہ روزانہ اس بندہ خدا کو پچاس ہزار مغلظہ گالیاں سنائیں اور لکھ لکھ کر شائع

فرمائیں اور اگر اس قدر پر پیٹ نہ بھرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی سے باز رہنا اس شرط پر مشروط رہے کہ اس بندہ خدا کے ساتھ اس کے باپ دادا اکابر علما قدست اسرارہم کو بھی گالیاں دیں تو انہیں بر علم۔ اے خوش نصیب اس کا کہ اس کی آبرو اس کے آباؤ اجداد کی آبرو بدگویوں کی زبانی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آبرو کے لئے سپر ہو جائے۔ سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدگویان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں ؎

فان ابی ووالدتی وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء

یعنی اے بدزبانو! میں اس لئے تمہارے مقابل کھڑا ہوں کہ تم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی سے غافل ہو کر مجھے اور میرے باپ دادا کو گالیاں دینے میں مشغول ہو جاؤ۔ میری اور میرے باپ دادا کی آبرو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کو سپر ہو جائے الٰہی ایسا ہی کر آمین۔ یہی وجہ ہے کہ بدگو حضرات اس بندہ خدا پر کیا کیا طوفان بتلن اس کے ذاتی معاملات میں اٹھاتے ہیں۔ اخباروں اشتہاروں میں طرح طرح کی گڑھتوں سے کیا کیا خاکے اڑاتے ہیں۔ مگر وہ اصلاً قطعاً نہ اس طرف التفات کرتا نہ جواب دیتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ جو وقت مجھے اس لئے عطا فرمایا کہ بعونہ تعالیٰ عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کروں حاشا کہ اسے اپنی ذاتی حمایت میں ضائع ہونے دوں اچھا ہے کہ جتنی دیر مجھے برا کہتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی سے غافل رہتے ہیں ؎

فان ابی ووالدتی وعرضی
لعرض محمد منکم وقاء

اب ارشادات علمائے حرمین طیبین سنئے:۔

مکہ معظمہ: علامہ کامل استاذ ماہر جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد و جدال کرتا ہے میرے بھائی میرے معزز حضرت احمد رضا خاں علامہ مد ظلہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی

له تقریظ اول حضرت شیخ العلماء مفتی شافعیہ ص ۱۷۱ ؛ ؏ تقریظ دوم حضرت کبیر الائمہ شیخ احمد ابوالخیر مرداد ص ۱۷۱

روشنی سے مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے احمد رضا خاں جو اسم بامسمی ہے اس کے کلام کا موتی اس کے معنی کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے باریکیوں کا خزانہ محفوظ گفتگو سے چھپا ہوا۔ معرفت کا آفتاب جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اس کے فضل پر آگاہ ہو کہے کہ اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے ؎

زمانے میں ہیں گرچہ آخر ہوا　　وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان　　کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

اللہ تعالیٰ اس کی ذات اور تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور اس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے۔ عالم علامہ۔ فضائل کا دریا۔ علمائے ہمارے کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولانا محقق۔ زمانے کی برکت۔ احمد رضا خان بریلوی۔ امام پیشوا روشن ستارہ وہابیہ کی گردن پر تیغ براں۔ استاد معظم۔ نامور مشہور۔ ہمارا سردار۔ ہمارا پیشوا۔ احمد رضا خان بریلوی علامہ عالم جلیل۔ دریائے ذخائر پرگو۔ بسیار فضل۔ کثیر احسان دلیر۔ دریائے بلند ہمت۔ ذہین۔ دانشمند بحر ناپید اکنار۔ شرف وعزت وسبقت والا صاحب ذکا۔ ستھرا۔ نہایت کرم والا۔ ہمارا مولا۔ کثیر الفہم حاجی احمد رضا خان عالم باعمل۔ فاضل کامل منقبتوں اور فخروں والا۔ اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔ یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ۔ مولانا حضرت احمد رضا خاں وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اس کے لئے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا۔ تو علمائے مکہ اس کی نسبت یہ گواہیاں نہ دیتے۔ بلکہ میں کہتا ہوں اگر اس کے حق میں کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق وصحیح ہے ؎

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان　　کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

---

۱ تقریظ سوم حضرت مولانا شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ صـ ۱۲۳ ۲ تقریظ چہارم حضرت مولانا علی بن صدیق کمال صـ ۱۲۷ ۳ تقریظ حضرت مولینا شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر شیخ الدلائل صـ ۱۲۹ ۴ تقریظ ششم حضرت مولانا سید اسمٰعیل حافظ کتب حرم محترم صـ ۱۳۲

بیشک[1] مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ کہ میں حضرت عالم علامہ سے ملا۔ زبردست۔ دریائے عظیم الفہم جنکی فضیلتیں وافر۔ بڑائیاں ظاہر۔ دین کے اصول و فروغ میں تصانیف تمکا ثرجن کا ان کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا۔ اور ان کی تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا تھا جن کے نور سے حق روشن ہوا۔ تو ان کی محبت میرے دل میں جم گئی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا۔ میں نے وہ کمال اُن میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد بند کیئے گئے۔ تقریر علوم دین میں طاقتور زبان والا جو علم کلام و فقہ و فرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے۔ توفیق الٰہی سے مستحبات و سنن و واجبات و فرائض پر محافظت والا۔ عربیت و حساب کا ماہر منطق کا دریا جس سے اسکے موتی حاصل کیئے جاتے ہیں علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اعلیٰ حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا مجھے انہیں دیکھ کر یہ قول یاد آیا ؎

قافلے جانب احمد سے جو آتے تھے یہاں ۔۔۔ حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے تو خدا کی قسم ان کانوں نے ۔۔۔ اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

میں نے اپنے آپ کو اس کی مدح میں مراد کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز دیکھا۔ فاضل علامہ جس کی طرف اطراف سے استفادے کے لئے سفر کیا جائے۔ عظیم فہم والا حضرت احمد رضا بڑے فضل والا۔ اس فتنوں کے زمانے میں دین متین کو زندہ کرنے والا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا وارث علمائے مشاہیر کا سردار۔ معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار دین اسلام کی سعادت

[1] تقریظ معظم حضرت مولانا سید ابوالحسین مرزوقی امین الفتوی ص۱۲۷ تا ص۱۲۹

نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ۔ صاحب عدل۔ عالم باعمل۔ صاحب احسان حضرت مولیٰ احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ نے نیک تر وقت مبارک تر ساعت مجھ پر احسان کیا۔ کیا مشار الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ آسمان صفا سے آفتاب معرفت کا نور مجھے نظر پڑا وہ جس کے افعال حمیدہ اس کی آیات فضیلت کے ظاہر کرنے والے ہیں۔ دائرہ علوم کا مرکز۔ قوم اسلام کے گھر میں ستارہ ہائے آسمان علوم کا مطلع مسلمانوں کا یادر۔ راہ یابوں کا نگہبان مجتہدوں کی تیغ براں سے بیدینوں کی زبانیں کاٹنے والا۔ ایمان کے ستون روشن کا بلند کرنے والا۔ حضرت مولیٰ احمد رضا خاں عالی ہمم۔ بڑی فضیلتوں والا۔ اللہ ہی کو حمد ہے۔ کہ اس کو ایسی نعمتیں دیں۔ نظم باصفت سد

وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت — جس کی سبقت پہ ہے اجماع جہاں کی حجت
رب بلاغت کا معارف کا ہدی کا مولے — صاحب علم کہ دنیا کا ہے نازو نزہت
عفت اور مجمع و مشہد ہیں وہ عزت والا — جس سے علموں کے رزداں ہیں الیبی فطنت
اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین — ذہن سے کشف کئے موقف دین و ملت
وہ ہدایت کا عضد۔ فخر۔ وہ محمود فعال — وہ جو حق فی قرآں میں ہے محکم آیت
مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع — جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت
اس سے اعجاز و دلائل کا منور ایضاح — اس سے اسرار بلاغت کی جلا ہے رہبت!
دین کے علموں کا وہ زندہ کن احمد سیرت — وہ رضا حاکم ہر حادثہ نوصورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال — خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
طیب طیب طیب خلف اہل ہدے — جس کے آیات بلندی ہیں سمای رفعت
وہ حجج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد — ابن حجر کے حجج جن سے ہوئے حرف غلط
شرح کا حاکم بالا کر خفاجی کا کمال — اس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت

یاد پر علم لکھائے کوئی اس کا سنا　　　صاحب فضل اور اس کی تو ہے مشہود آیت[1]

حضرت صاحب احسان مولیٰ احمد رضا خاں شریعت روشن کا حامی۔ نادر روزگار[2] علامہ دلیل و نہار۔ وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں جلیس فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقل بزبان کر چھوڑا۔ میرا سردار میری سند حضرت احمد رضا خان بریلوی۔ اللہ کا خاص بندہ۔ مخالفان دین کا دفع کرنے والا۔ عالمان باعمل کا معتمد۔ رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ۔ علامہ زمان۔ یکتائی روزگار جس کے لئے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار۔ میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اس کی روش نصیب کرے کہ اس کی روشن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے فاضل علامہ[3]۔ دریائے فہام جو اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی تھامے ہے۔ دین و شریعت کے ستون روشنی کا نگہبان وہ کہ زبان بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اس کے حقوق اور احسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے مولانا حضرت احمد رضا خان دریائے[4] زخار حق و دین کی مدد کرنے اور بدینیوں کی گردنیں قطع کرنے پر قائم۔ ستودہ۔ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل پچھلوں کا معتمد۔ اگلوں کا قائم بقدم۔ فخر اکابر۔ مولٰنا مولوی حضرت محمد احمد رضا خان اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اس درازی عمر سے نفع بخشے۔

---

[1] تقریظ یازدہم مولانا جمال بن محمد بن حسین ص۱۵۹　[2] تقریظ دوازدہم حضرت مولانا احمد دہان مدرس حرم شریف ص۱۶۱　[3] تقریظ سیزدہم مولانا عبد الرحمٰن دہان احمد المدرسین ص۱۶۳، ۱۶۵

[4] تقریظ چہاردہم مولانا محمد یوسف افغانی مدرس مدرسہ مولانا رحمت اللہ مرحوم ص۱۶۵، ۱۶۷

[5] تقریظ پانزدہم مولانا شیخ احمد مکی مدرس مدرسہ احمدیہ مکہ معظمہ خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب ص۱۶۹

اے اللہ ایسا ہی کر۔ حضرت فاضل مولف احمد رضا خاں[1] کا اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک بڑا اقتدار ہے۔ اللہ کا پسندیدہ بندہ[2] جسے اسے خدمت شریعت کی توفیق بخشی۔ دقیقہ رس عقل دے کر اس کی مدد کی جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ وہ عالم فاضل۔ ماہر کامل باریک فہم والا بلند منوں والا حضرت امام احمد رضا خاں حضرت امام و دریا[3]۔ بلند ہمت۔ تمام عالم کے لئے برکت اگلے کریموں کا بقیہ و یادگار۔ دنیا سے بے رغبتی والا امام۔ کامل۔ عابد۔ احمد رضا خاں معتمد[4] پیشوا۔ عالم۔ فاضل متبحر۔ دریائے وسیع شیریں۔ کامل سمندر۔ محبوب مقبول پسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولٰنا حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور اسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے ؛؛

مدینۂ طیبہ عالم ماہر۔ علامہ مشہور جناب مولیٰ فاضل[5] حضرت احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس جیسے بکثرت پیدا کرے۔ ہمارا مولا علامہ[6] دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خاں حضرت جناب احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے عالم علامہ[7] فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں جسے پسند کیا ہے[8]

۱؎ تقریظ شانزدہم مولانا محمد بن یوسف خیاط ص۱۷۳، ص۱۷۵ ۲؎ تقریظ ہفدہم حضرت مولانا محمد صالح بافضل ص۱۷۵، ص۱۷۸ ۳؎ تقریظ نوزدہم حضرت مولانا سید بن محمد یمانی ص۱۷۹ ۴؎ تقریظ بستم حضرت مولانا شیخ محمد احمد جدادی ص۱۵۳ ۵؎ تقریظ بست یکم حضرت مولانا تاج الدین الیاس مفتی حنفیہ ص۱۸۳ ۶؎ تقریظ بست دوم حضرت مولانا عثمان بن عبدالسلام داغستانی مفتی حنفیہ ص۱۸۹ ۷؎ تقریظ بست سوم حضرت مولانا سید احمد جزائری مفتی و شیخ مالک ۸؎ تقریظ بست و چہارم حضرت مولانا شیخ خلیل بن ابراہیم خربوتی ص۱۹۵

خدمت شریعت کی توفیق بخشی۔ اور نہایت تیز فہم عطا کرکے مدد دی۔ تو جب شب کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ ان حافظان شریعت اعلیٰ درجے کے کامل علما پرکھنے والوں میں سب سے زیادہ عظمت والوں سے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہے۔ عالم علامہ[۱] مرشد۔ محقق۔ کثیر الفہم بعرفان معرفت والا۔ اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا۔ ہمارا سردار استاذ۔ دین کا نشان وستون[۲] فائدہ لینے والے کا معتمد و پشت پناہ۔ فاضل حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان روشن رکھے۔ علامہ[۳] امام۔ تیز ذہن۔ بالا ہمت۔ خبردار۔ صاحب عقل۔ صاحب وجاہت وجلالت یکتائے دہر و زمانہ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی۔ عالم علامہ[۴]۔ کمال۔ ادراک عظیم فہم والا۔ ایسی تحقیق والا۔ جو عقول کو حیران کردے۔ جناب حضرت احمد رضا خاں عالم علامہ[۵]۔ مشکلات علوم کا کشادہ کرنے والا۔ اپنی توضیح شافی و تقریر کافی سے ان کے منطوق ومفہوم کا ظاہر کردینے والا حضرت احمد رضا خاں بریلوی علامہ[۶] استاذ ماہر نہایت ذہن رسا والا مشہور حضرت احمد رضا خاں عالم فاضل[۷]۔ انسان کامل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس کا نفع ہمیشہ رکھے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ علامہ[۸] کمال ماہر بشہود و مشتہر صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزئین عالم اہل سنت وجماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی

۱؎ تقریظ بست پنجم حضرت جناب مولنا سید محمد سعید مغربی شیخ الدلائل صفحہ ۱۹۶ ، ۱۹۹ ۲؎ تقریظ بست ششم جناب مولانا محمد بن احمد عمری صفحہ ۱۹۹ ۳؎ تقریظ بست ہفتم حضرت سید عباس رضوان شیخ الدلائل صفحہ ۲۰۲ ۴؎ تقریظ بست ہشتم مولنا عمر مرسی صفحہ ۲۰۶ ۵؎ تقریظ بست ونہم فاضل ممدوح صفحہ ۲۰۷ ۶؎ تقریظ سیم مولنا سید دیداوی صفحہ ۲۰۸ ۷؎ تقریظ سی ویکم حضرت مولنا محمد خیاری صفحہ ۲۰۹ ، ۲۱۱ ۸؎ تقریظ سی ودوم مفتی شافعیہ حضرت مولانا سید احمد برزنجی صفحہ ۲۱۵

گلبن دوم

علمائے کرام حرمین شریفین نے اس فتوے کے صلے میں کن کن دعاؤں سے شاد فرمایا

مکہ معظمہ[1] اللہ اسے اس کے بیان پر عمدہ جزا عطا فرمائے۔ اس کی کوشش قبول کرے اہل کمال کے دلوں میں اس کی عظیم وقعت پیدا کرے[2] اللہ تعالیٰ مصنف کو سب مسلمانوں کی طرف سے جزائے کثیر دے وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد دیتا رہے۔ ہمیشہ مدد و عنایات الٰہی کی نگاہ اس پر رہے۔ قرآن عظیم ہر دشمن و حاسد و بدخواہ کے مکر سے اس کی حفاظت کرے صدقہ ان کی وجاہت کا جو انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں[3] الٰہی درود و سلام نازل فرما ان پر اور ان کی آل و صحابہ اور نیک پیروؤں پر بالخصوص احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے سلامت رکھے ہر بری اور ناگوار بات سے اسے بچائے۔ اس پر ہمیشہ سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اللہ تعالیٰ اس کو مسلمانوں کے لئے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے۔ اپنی بارگاہ میں اس کو بڑا اجر اور بلند مقام دے ہمارا پیشوا احمد رضا خان اللہ اسے سلامت رکھے۔ دین کے دشمنوں پر اس کو فتح دے۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ اور اس پر سلام ہو۔ مولانا احمد رضا خاں[6] وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو۔ ہر جگہ اس کے

---

[1] تقریظ اول شیخ العلماء ص۱۱۷ [2] تقریظ دوم حضرت شیخ ابوالخیر صفحہ ۱۲۱ [3] تقریظ سوم حضرت صالح کمال صفحہ ۱۲۳ [4] تقریظ چہارم حضرت مولانا علی کمال ص۱۲۷ [5] تقریظ پنجم حضرت مولانا شاہ عبدالحق۔ مہاجر ص۱۲۹ حاشیہ صفحہ ۶۰ [6] تقریظ ششم حضرت سید جلیل حافظ کتب حرم ص۱۳۲ [7] ہفتم حضرت سید مرزوقی صفحہ ۱۲۷، ۱۲۹ باقی بر صفحہ ۶۰

ساتھ لطف فرمائے۔ اسے پوری جزا بخشے۔ اس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر و وافر کرے۔ ابدالآباد تک اس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے۔ سردار مرسلینؑ کا صدقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت احمد رضا خاں اللہ بڑے احسان والا اسے سلامت رکھے۔ اللہ اسے دین اور اہل دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے حضرتؒ احمد رضا۔ اللہ اس کی عمر دراز کرے دونوں، جہان میں اسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل باطل کی گردنیں۔ آمین اللہم آمین۔ اللہ اس کا نگہبان ہو۔ اللہ اس کے ثواب مضاعف کرے۔ اس کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے۔ اس پر اللہ کا سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ اس کی سعادت کا ماہ تمام آسمان شریعت روشن میں چمکتا رہے اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اس کی تمنا کی انتہا تک اسے خیر عطا فرمائے آمین اللہم آمین۔ اس پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی رضا اللہ اُس کو اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی اسے اس شریعت روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صالح کرے۔ اور اسے سعادت و تایید بخشے۔ ان بدبختوں پر اس کی مدد کرے ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمان کمال میں چمکتا رہے۔ آمین اللہم آمین ؎

دائما بدر کمال اس کا سمائے عزّ پر
ہادئ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت

اللہ تعالیٰ مولیٰ احمد رضا خاں کو اسلام و مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا

فرمائے۔ اسے اپنی محبوب وپسندیدہ باتوں کی توفیق دے۔ اس کے حسب مراد اسے خیر عطا فرمائے آمین اللہم آمین حضرت[3] احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں پر اس کی تلوار کو قابو دے۔ اس کے سر عزت پر اس کے نشان کشادہ کرے اسلام ومسلمین کی طرف سے اس کو جزائے خیر دے۔ ہمیشہ اس کے دنوں کی روشنی چمکتی رہے ہمیشہ اس کا دروازہ کعبہ مرادات ومقاصد رہے جب تک مدح کرنے والے اس کی مدح میں نغمہ سرائی کریں۔ الٰہی اپنے خاص بندوں حامیان دین کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے۔ بالخصوص حضرت احمد رضا خاں بریلوی۔ اللہ تعالیٰ حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کوشش جہت سے اس کی حفاظت کرے حضرت احمد رضا خاں وہ ہمیشہ راہ ہدایت پر چلتا رہے۔ بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے۔ شریعت کی حمایت کے لئے اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ رکھے۔ اس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے اس کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اس کو حسن وخوبی دیدار الٰہی کی نعمت دے آمین یا رب العلمین اللہ مولف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیر نشان سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے حضرت[5] احمد رضا خاں اللہ[6] اس کی کوشش قبول کرے بے دینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لئے یقینی جتنوں سے اس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی وجاہت کا۔ اس پر اللہ کی رحمت وبرکت اللہ تعالیٰ[8] اس مصنف کا نوشہ پر سایہ گاری کرے۔ مجھے اور اسے بہشت اور اس سے زیادہ نعمت

---

[3] تقریظ ۱۴ مولانا یوسف ص۱۵۱ [4] تقریظ ۱۵ مولانا شیخ احمد مکی ص۱۵۹ [5] تقریظ ۱۶ مولانا محمد بن یوسف ص۱۶۳، ص۱۶۴ [6] تقریظ ۱۷ مولانا محمد صالح بافضل ص۱۶۷ [7] تقریظ ۱۸ مولانا ناجی وغستانی ص۱۶۹ [8] تقریظ ۱۹ مولانا محمد سعید یمانی ص۱۷۰، ص۱۷۱

عطا کرے جب مراد اسے بھلائیاں دے۔ امین صدقہ ان کی وجاہت کا جو امین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اسے اور سب مسلمانوں کو دونوں جہاں میں اس کے علوم و تصنیفات سے نفع بخشے۔

مدینہ طیبہ۔ حضرت احمد رضا خاں کہ علمائے ہند سے ہے اللہ عزوجل اس کے ثواب کو بھاری دے۔ اس کا انجام خیر کرے اللہ اسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے۔ اس کی عمر میں برکت دے یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب سبھے مٹا دے۔ اللہ تعالیٰ حضرت احمد رضا خاں کو جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے اپنے فتوے سے شفا دی۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر دے۔ اس میں اور اس کی اولاد میں برکت رکھے اسے ان میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے۔ اسلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اس کی تائید اس کی مدد اس کی رضا حضرت جناب احمد رضا خاں پر اللہ تعالیٰ اسے درازی عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ اسے اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانہ سے اس کا ثواب پورا کرے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین ۔۔۔ جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں

حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی حنفی وہ ہمیشہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ

۱ تقریظ ۲ مولانا حامد جدادی ص ۱۸۳ ۲ تقریظ ۱ حضرت مفتی حنفیہ ص ۱۸۷ ۳ تقریظ ۲ حضرت مفتی داغستانی ص ۱۸۹ و ص ۱۹۱ ۴ تقریظ ۳ حضرت سید احمد مفتی مالکیہ ص ۱۹۳ ۵ تقریظ ۴ حضرت سید محمد سعید شیخ الدلائل ص ۱۹۹ ۶ تقریظ ۲۶ مولانا محمد عمر عمری ص ۲۰۱ ۷ تقریظ ۲۷ حضرت سید عباس رضوان شیخ الدلائل ص ۲۰۳

رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہ تمام۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور ثواب عظیم عطا فرمائے۔ مجھے اور اسے حسن عاقبت نصیب کرے۔ ہم سب کو حسن خاتمہ روزی کرے ان کے ہمسائے میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضرت[1] احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی جان کی نگہبانی فرمائے۔ اور اس کی شادمانی ہمیشہ رکھے۔ حضرت جناب احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اس کا حال اور کام اچھا کرے آمین۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس بہترین امت سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اسے اور جتنے لوگ اس کی پناہ میں ہیں انہیں اپنا قرب بخشے۔ اس سے سنت کو قوت دے اور بدعت کو ڈھائے جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔

گلبن سوم علمائے عظام حرمین محترمین نے اس فتوی مصنف اور اسکی اصل المعتمد المستند کی کیا کیا ستائش و قدر افزائی فرمائی

مکہ معظمہ علامہ کامل[1] نے اسے نہایت پاکیزگی سے لکھا اپنی کتاب معتمد المستند میں جس میں بےدینی کے خبیث سرداروں کا رد کیا ان کی خیانتوں اور فسادوں کا پردہ فاش[2] کر دیا جو اس کے نفس پر آگاہ ہو سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے خصوصاً[3] ان دلیلوں اور حق واضح باتوں کے باعث جو اس نے اس رسالہ سزاوار قبول و تعظیم[4] اجلال بمسمی معتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہل کفر و الحاد کی جڑ کھود ڈالی اسے[5] امام بے شک

---

[1] تقریظ ۲۸ مولانا عمر محرسی ص ۲۰۳ [2] تقریظ ۲۹ حضرت محمد خیاری ص ۲۰۹ ص ۲۱۳ [3] تقریظ ۲ حضرت مفتی شافعیہ ص ۲۱۳ [4] تقریظ اول حضرت شیخ العلماء ص ۱۱۷ [5] تقریظ ۲ حضرت شیخ الائمہ ص ۱۱۹

آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا تحریر میں داد تحقیق دی۔ مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں۔ اللہ عزوجل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کر لیا۔ میں[1] اپنے رب عزوجل کا شکر کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پورا نفع دینے والی دوا اس درد کے زمانے میں پیدا ہوئی ملنے اور گرویدگی کے لائق ہے جس کو یہ روشن ستارہ لایا۔ شرف[2] والا رسالہ خوشنما تحریر۔ زیبا تقریر کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے۔ وہی ہے جسے کان جی لگا کر سنیں۔ کہ اس کی خوبی اس کا فیض ظاہر ہے اس کے مولف نے اس تفصیل و تحقیق و ربط و ضبط و تدقیق میں راہ صواب پائی۔ انصاف کیا۔ عدل کیا۔ ہدایت کی واجب ہے۔ کہ شبہ کے وقت اسی تحقیق کی طرف رجوع کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو۔ میں[3] اللہ عزوجل کی حمد بجا لاتا ہوں کہ اس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا ان کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لئے حضرت[4] فاضل مذکور نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ تالیف جلیل و تصنیف پر دانش میرے دیکھنے میں آئی حضرت مولف ایسے مقام پر قائم ہوئے جن کا شکر سب مسلمان کریں۔ ان مفتریوں کے رد اور ان کی برائیوں کے بیان میں حضرت[5] مولی احمد رضا خاں نے اس باب میں فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اپنی قطعی حجتوں سے اہل بطلان کی گمراہی کا قلع قمع کر دیا۔ اللہ تعالی نے مجھ پر احسان کر دیا کہ مشار[6] الیہ کے اس رسالے پر واقف ہوا۔ جسے اس نے اپنے ان رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا۔ جنہیں حجتیں قائم کیں۔ اس رسالے سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کر دیا۔ تو اس وقت مجھے یہ حدیث یاد آئی۔ کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ انہیں نقصان نہ دیگا جو ان کا خلاف کرے گا۔ مولف نے فرض ادا کیا۔ اور اپنے آقاؤں سے دین کے

ل تقریظ ۴ حضرت علی کمال ص۱۲۵، ص۱۲۷ ٢ تقریظ ۵ حضرت مولانا شاہ عبدالحق مہاجر ص۱۲۷، ص۱۲۹ ۳ تقریظ ۶ حضرت محافظ کتب حرم ص۱۳۳ ۷ تقریظ ۷ مولانا سید مرزوقی ص۱۳۹ ۸ تقریظ ۹ حضرت مفتی مالکیہ ص۱۴۵، ص۱۴۷

چہرے سے تاریکیاں دور کیں۔ اہل باطل کی گمراہیوں کا قلع قمع کر دیا۔ مصنفؒ نے ان کا رد ایک نو طرز بلند قدر رسالے میں لکھا جس کی حجتیں روشن ہیں۔ اس عالی ہمم نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے رد کئے اس زمانے میں جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجا آوری کی۔ ان فاجروں کی بناوٹوں سے مسلمانوں کو باز رکھا۔ مولٰی احمد رضا خاں نے فرض کفایہ ادا کیا۔ اور المعتمد المستند میں ان کا رد لکھا۔ شریعت روشن کی حمایت کرتا ہوا عظمت[۱] والا رسالہ نورانی شریعت کا محکم قلعہ جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ ان کے آگے راہ ہے نہ پیچھے بے دینوں کے شبہے اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے۔ وہ اس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں۔ اور اپنے روشن ستاروں سے شیطانوں پر تیر اندازی کی۔ اس تیغ برہنہ سے ان کے سر نیچے کئے گئے اور عقلاء میں ان کی رسوائی مشہور ہوئی۔ مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے جس پر علماء ناز کریں۔ عمل کرنے والوں کو ایسا ہی عمل کرنا چاہئے۔ مولف نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں اور دین کو نصرت دی۔ اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو پامال کرنے کی حاکم ہوئی۔ اس[۲] رسالے نے مزدوروں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دیئے بیشک اس میں حکمت اور دو ٹوک بات امانت رکھی گئی اہل عقل کے نزدیک مقبول ہے اور جسے اللہ نے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے اس رسالے پر انکار کرے اس کا کیا اعتبار کرائے کون راہ دکھائے خدا کے بعد۔

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی!

۱؎ تقریظ ۱۰ مولانا علی بن حسین ص۱۴۹، ص۱۵۱ ۲؎ تقریظ ۱۱ مولانا جمال بن محمد ص۱۵۲ ۳؎ تقریظ ۱۲ حضرت شیخ اسعد دہان ص۱۶۱ ۴؎ تقریظ ۱۳ مولانا محمد یوسف ص۱۶۷

رسالہ[1] قطعی دلیلوں اور ایسی حجتوں سے موید ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بے دینوں کے دلوں میں بھالے ہیں تیز تلوار ہے کافر وہابیوں کی گردنوں پر صحیح دلیلیں جن میں کوئی علت نہیں المعتمد[2] المستند میں بدمذہبوں کا فرقوں کا ایسا رد کیا جو انہیں کافی ہے۔ جن کو دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں بیشک مولف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی۔ بیشک[3] ان عظیم نعمتوں سے جن کا شکر نہیں ہو سکتا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں کا رد کرے۔ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ المعتمد المستند کا نمونہ ہے۔ مطالعہ کیا تو اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا۔ موتیوں یاقوت زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے کی لڑی میں گوندھا۔ یہ نمونہ دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجت کاملہ ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے اقوال باطلہ کا سرکوب اور شبہات اہل کجی کی اندھیریوں کا مٹانے والا۔ وہ اس کی روشنی سے خدا کی قسم بالکل نیست نابود ہو گئیں اور وہ اس مبحث میں عطر ہے اور جواب میں راہ حق پانے والی مدینہ طیبہ۔ ہمیں[4] مطلع ہوا اس پر جو حضرت احمد رضا خاں نے ان گمراہوں کے رد میں لکھا۔ جو دین سے نکل گئے۔ اور اس پر جو ان کے حق میں اپنی کتاب المعتمد المستند میں فتویٰ دیا۔ تو میں نے اسے پایا کہ اس باب میں یکتا ہے۔ اور حقانیت میں کھرا ہیں[5] اس روشن رسالے ظاہر واضح کلام پر مطلع ہوا تو میں نے پایا حضرت احمد رضا خاں نے بے شک اس گروہ کافر کے رد کے لئے فریادرسی کی المعتمد المستند میں اس کی بھی

---

[1] تقریظ ۱۵ مولانا شیخ احمد مکی ص ۱۶۹ [2] تقریظ ۱۶ مولانا محمد صالح بافضل ص ۱۷۷ [3] تقریظ ۱۷ حضرت مولانا محمد سعید یمانی ص ۱۷۹ [4] تقریظ ۱۸ مولانا حامد جدادی ص ۱۸۳

[5] تقریظ ۱۹ حضرت مفتی حنفیہ ص ۱۸۷

[6] تقریظ ۲۰ حضرت مفتی داغستانی ص ۱۸۶

رسوائیاں ظاہر کیں۔ ان کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر نالوچ و لچر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اس روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزدی لکھ دیا۔ تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و دشمن و سرکوب دلیل پائے گا خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے حضرت جناب احمد رضا خاں نے شفا دی اور کفایت کی اپنے فتوے سے جو المعتمد المستند میں لکھا جس پر علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں۔ وہی[1] حق واضح ہے جس کا اعتقاد باجماع علمائے مسلمین واجب ہے، جس طرح مولوی احمد رضا خاں نے المعتمد المستند میں تحقیق کیا۔ حضرت[2] مولوی احمد رضا خاں نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں کجی والوں کا خوب کھرا رد کیا۔ میں[3] نے اس رسالے کو پایا مطلبوں کا پورا کرنے والا مقاصد کی تکمیل کرنے والا۔ ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا رد کنے والا۔ جس میں ہر صادر[4] و وارد کے لئے آب شیریں ہے جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ برکندہ کر دیا زندیقوں کی رسیوں کو کاٹ دیا۔ دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے ظہور اور روشنوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ میں[5] نے اس رسالے کے کمالات حیران کن کے میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اسے صواب وہدایت کی پوشاک جمال و جلال میں نازکرتا پایا۔ کہ بد مذہبوں گمراہوں کے رد کا ذمہ لئے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ و سند ہے۔ اس رسالے نے وہ باتیں ظاہر کر دیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بھٹک رہی تھیں۔ وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدم موانع لغزش سے ہیں میں[6] مطلع ہوا ۔ امر پر

---

[1] تقریظ ۲۲ حضرت خلیل خرپوتی ۱۹۹ ۔ [2] تقریظ ۲۲ حضرت سید محمد سعید شیخ الدلائل ۱۹۹ ۔ [3] تقریظ ۶ ۔ مولانا محمد عمر ی ۱۹۹ ص ۲۰۰ ۔ [4] تقریظ ۷ حضرت سید رضوان ص ۲۰۱ ۔ [5] تقریظ ۸ مولانا عمر ی ص ۲۰۱

جو تحریر کیا عالم علامہ نے اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا۔ تو میں نے اسے اعلیٰ درجہ تحقیق پر پایا اللہ کے لئے ہے خوبی اس مصنف کی بے شک اس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا کو دور کر دیا۔ اور اللہ و رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی میں[ع] نے اپنی نظر کو جولان دیا عالم علامہ کے رسالہ میں جس کا نام المعتمد المستند ہے تو اس میں جن لوگوں کا ذکر ہے۔ ان کی رد میں میں نے اسے شافی وکافی پایا۔ میں[ع] نے اسے پایا عقلمندوں کے لئے سحر حلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دئیے ہوئے کے لئے تریاق بے شک اس کی بات سچی ہے اور اس کی دلیلیں حق۔ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ انہیں دلائل پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اس کی طبیعت ثانیہ ہو جائے تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہنچ جائے میں[ع] اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کافروں کے رد میں حضرت جناب احمد رضا خاں نے تالیف کیا تو میں نے اسے پایا۔ کہ بے دینوں کے رد میں شافی وکافی ہے۔ صریح و مشہور و صحیح نصوص کے موافق ہے۔ میں[ع] آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر واقف ہوا تو میں نے اسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اس کے سبب آپ نے مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف ہٹا دی۔ اس میں آپ نے اللہ و رسول و ائمہ دین کی خیر خواہی کی۔ اس میں آپ نے حق کی ٹھیک دلیلوں سے ثبوت دیا۔ اس میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل کی۔ کہ دین خیر خواہی ہے۔ آپ کی تحریر مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے مجھے پسند آیا۔ کہ اس کے بیان روشن کے میدان میں بعض اور وجوہ ظاہر کروں تاکہ میں مصنف رسالہ کا شریک ہو جاؤں۔ اس اچھے حصے میں جو

سلہ تقریظ ۲۹ مولانا موصوف ص۲۰۶ تقریظ ۳۰ سید دمیاطی ص۲۰۷ ص۲۰۸ سلہ تقریظ ۳۱ حضرت محمد خیاری ص۲۰۹، ص۲۱۱ سلہ تقریظ ۳۲ حضرت مفتی شافعیہ ص۲۱۰ ہ تقریظ ۳۳ مولانا عزیز وزیر ص۲۲۰

س نے اپنے لئے واجب کر لیا۔ اور اس اجر اور عمدہ ثواب میں جو اللہ عزوجل کے پاس ذخیرہ ہے یہ نورانی رسالہ ہے

ان گلبنوں کے غنچے خطبوں کے اشارے

ظاہر ہے کہ خطبوں میں براعت استہلال کے طور پر انہیں مقاصد کی طرف ایما ہوتا ہے جن کا بیان تذکرہ ہے تو جوان میں مدح حامیان دین ہے صاف طور پر اس فتوے اور اس کے مصنف کی طرف مشیر اور جو کچھ قدح و مذمت مفسدین ہو۔ وہ ان مخالفوں کی طرف راجع جن کے اقوال پر دار و گیر۔ قسم اول کا انتخاب یہاں ہو۔

مکہ معظمہ:۔ خدا تعالیٰ نے علمائے شریعت کو عالم کی تازگی بنایا ان کی ہدایت سے عالم کو مصر دیا۔ ان کی حمایت سے ملت پاکیزہ کی چار دیواری کو دست درازی سے محفوظ فرمایا ان کی روشن دلیلوں سے بے دینوں کی گمراہی کو باطل کر دکھایا۔ خدا تعالیٰ نے حسین حیلہ فیض و ہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اس کے دل میں آئے سب حق و تحقیق ہے۔ اس نے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا۔ انہیں دلیل و حجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا۔ علماء دین جنہوں نے تائید حق کی۔ اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے۔ ان کے مخالف کو پست کیا۔ انہوں نے مشرق و مغرب میں شہرہ پایا۔ خدا تعالیٰ نے آسمان علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا۔ ان کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت کے راستوں کو روشن کر دکھایا۔ خدا تعالیٰ نے دین کو علمائے باعمل سے عزت دی جو علم نافع کا اکرام پائے پائے ہیں وہ تارے کہ سخت تاریک زمانوں میں ان سے روشنی لی جائے۔ وہ شہاب کہ ان سے

۱؎ تقریظ اول شیخ العلما صـ ۱۱۵ ۲؎ تقریظ ۲ شیخ الائمہ صـ ۱۱۹ ۳؎ تقریظ ۳ مفتی حنفیہ۔ صـ ۱۲۱، ہـ صـ ۱۲۳ ۴؎ تقریظ ۴ حضرت علی کمال صـ ۲۵

بد مذہب ایسے جلیں کر خاک سیاہ ہو جائیں۔ خدا[۱] نے اپنا جو بندہ پسند کیا۔ اسے حمایت شریعت کی توفیق[۲] بخشی۔ اسے علم و حکمت میں پیغمبروں کا وارث کیا۔ اور یہ کیسا بلند و بالا مرتبہ ہے۔ جو حضور[۳] کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیرے میں روشنی ہو جاتی ہے۔ اللہ عزوجل زمانے کی بقا تک ان کا وجود رکھے۔ بلندیوں کے آسمان میں ان کے سعد ستارے سب جگہ ظاہر کرے۔ آمین خدا[۴] نے علما کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے۔ تو انہوں نے ان کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں مٹا دیں خدا[۵] نے علما کو انبیا علیہم السلام کا وارث بنایا جو حق سے بدبختوں کی اندھیریاں دور کرتے ہیں۔ اس[۶] نے مشاہیر علما کے نیزہائے قلم سے ملت اسلام کی تائید کی۔ ہر زمانے میں اس کے حامی مقرر فرمائے جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں کہ اس کی حرم کی حمایت کرتے ہیں اس کے حملے کو قوت دیتے ہیں اس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں۔ اس کی راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی ہر زمانے میں مدد تازگی پاتی رہے گی۔ دشمن پر قہر ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ حکم الٰہی پورا ہو درود و سلام ان پر جنہوں نے دین میں راہ جہاد نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں کے جھٹکنے کو برہنہ کی جائیں۔ خدا نے ہر زمانے میں کچھ لوگ قائم کیے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی۔ بیدینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے ان کی تائید کی۔ اے[۷] اللہ عمدہ علما پر تیری رضا ہو جو خدمت شریعت پر بے خلل قیام کئے ہوئے ہیں۔ الٰہی تیرے دوستوں نے جن کو تو نے اپنے حسب مراد عمل کی توفیق دی۔ دین کے جو بار دوش ہمت پر اٹھاتے تھے ادا کر دیئے۔

---

[۱] تقریظ ۵ حضرت شیخ الدلائل مہاجر ص ۱۲۳ [۲] تقریظ ۷ سید مرزوقی ص ۱۳۵، ص ۱۳۷ [۳] تقریظ ۹ مفتی مالکیہ ص ۱۲۵ [۴] تقریظ ۱۱ شیخ جمال ص ۱۵۷ [۵] تقریظ ۱۲ شیخ اسعد دہان ص ۱۵۹ ص ۱۶۰ [۶] تقریظ ۱۳ شیخ عبدالرحمٰن دہان ص ۱۶۲ [۷] تقریظ ۱۷ مولانا محمد صالح بافضل ص ۱۶۵

حالانکہ وہ اپنی عاجزی دیکھ رہے تھے۔ اگر تو مدد نہ فرماتا الٰہی ان موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرو دے اور فضل میں ان کے ساتھ حصہ دے یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشنیوں نیز ان زبانوں قلموں کو بے دینوں کے سینوں میں بھالیں کرے۔

حدیقۂ طیبہ:۔ الٰہی ہر زمانے میں شریعت کے ہادیوں اور ہر شہر میں دین کے حامیوں کو ان سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکوکاروں کو ملیں اور ان سب ثوابوں سے زیادہ جو متقیوں کو عطا ہوں۔ خدا اہل سنت کو قیامت تک معزز کیا۔ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کچھ بد مذہب ظاہر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے۔ ان پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے۔ اسی ذریعہ سے کی محافظت ہوئی جس طرح حدیث ہے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا۔ ہمارے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت سے ایک گروہ قیامت تک حق کے ساتھ غالب دین الٰہی پر بشدت قائم رہے گا۔ انہیں نقصان نہ دے گا۔ جو ان کا خلاف کرے گا (والحمد للہ رب العالمین)

گلشن ایمان افروز و کفران سوز کا دوسرا رنگ دافع زنگ

مسلمانوں یہ مبارک گلشن، تمہارے رب عزوجل و علا تمہارے پیارے نبی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور ان کے بدگویوں پر حکم شرعی کے بیان و ہدایت میں لکھا گیا۔ ان بدگویوں کی دشنامیں جن پر فتوے ہیں رد بے پانچ قسم ہیں (۱) انجاس قادیانی کا اپنی نبوت و رسالت و وحی کا ادعا انبیاء کی تکذیب اس پر سے استہزا وغیرہ وغیرہ۔ جن

له تقریظ ۲۰ مولانا حامد جدادی ص۱۸۳ ۲ه تقریظ ۲۱ حضرت مفتی حنفیہ ص۱۸۷ ۳ه تقریظ ۲۳ شیخ المالکیہ ص۱۹۱ ۴ه تقریظ ۲۵ سید شیخ الدلائل ص۱۹۷ ۵ه تقریظ ۲۸ مولانا عمر محرسی ص۲۰۳

بیان اصل میں صفحہ ۹۷ و صفحہ ۹۹ پر ہے (۲) ارحاس شیطانی سلسلہ کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے بدگوں) کے علم سے زیادہ وسیع ہے۔ وسعت علم شیطان کے لیے نص سے ثابت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ماننے۔ تو خدا سے برابری۔ اس کا بیان صـ۱۰۳ سے صـ۱۰۹ تک ہے (۳) تکذیب رحمانی کہ خدا کو جھوٹا کہے اسے کوئی سخت بات نہ کہو۔ اگلے بہت امام بھی خدا کو جھوٹا مانتے تھے۔ یہ حنفی شافعی کا سا اختلاف ہے کہ کسی نے ہاتھ ناف کے نیچے باندھے کسی نے اوپر یوہیں کسی نے خدا کو سچا کہا۔ کسی نے جھوٹا۔ وقوع کذب کے معنی درست ہیں اس کا مجمل بیان صفحہ ۱۰۱ و صفحہ ۱۰۳ پر ہے (۴) نبوت ستانی کہ محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی جدید ہونا کچھ منع نہیں خاتم النبیین کے معنی پچھلے نبی سمجھنا جہالت ہے اس کا اجمالی بیان صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔ (۵) جنون سگانی کہ جیسا علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے بدگویوں) کو ہے ایسا تو ہر پاگل اور جانور اور چوپائے کو ہے۔ نبی میں اور ان میں کیا فرق ہے۔ اس کا بیان صفحہ ۱۰۹ سے ۱۱۲ تک ہے۔ اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ۔ کیا یہ پانچوں قسم کے الفاظ ایسے نہ تھے۔ کہ اللہ جل جلالہٗ اور حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان کے صریح گالی سخت دشنام ہیں کسی کلمہ گو مسلمان کو ادنیٰ شک ہو سکے خدارا و را صداق دل سے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، پڑھ کر آنکھیں بند کر کے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو کیا یہ کلمات (کہ انبیاء جھوٹے تھے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت باطل ہے۔ معجزے مسمریزم تھے۔ شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ شیطان ایسی خدائی صفت رکھتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مانو۔ تو انہیں خدا کا شریک جانو۔ خدا جھوٹا ہے جو اسے جھوٹا کہے مسلمان سنی صالح ہے خدا کے جھوٹے یا سچے ہونے میں اختلاف ایسا ہی

[illegible]

بلکہ ہے۔ جیسا باہم حنفی شافعی کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی نہیں۔ ان کے بعد اور نبی ہو جائے۔ تو حرج نہیں۔ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا۔ ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے، کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں۔ کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہو سکتا ہے۔ کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے۔ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا۔ کہ یہ سب کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل قطعاً کافر مگر صد ہزار افسوس کہ اب وہ اندھیر کا زمانہ آگیا کہ ان باتوں پر حکم کفر لگانے میں دلائل قائم کیے فتاوے طیار کرنے کی حاجت ہے۔ پھر ان پر بھی حرمین شریفین کی مہریں ہوں اس اہتمام عظیم کی ضرورت ہے اور اس پر بھی اندیشہ لگا ہوا ہے کہ محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بننے والے دیکھئے اب بھی مانتے ہیں یا یونہیں سہل و سہل جاتے ہیں۔ آہ آہ آہ اے اسلام کیا ہوئی تیری عزت۔ تیرے نام لیوؤں کی نگاہ سے کدھر گر گئی۔ کیا ہوئی تیرے حلاوت۔ تیرے کلمہ پڑھنے والوں سے کدھر اتر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آہ ایک دن وہ تھا۔ کہ باپ[1] نے کلمہ گستاخی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں بکا حقیقی بیٹا[2] مدینہ طیبہ کے دروازے پر تلوار لے کر کھڑا ہو گیا کہ او ملعون کیا بکا تھا۔ دروازے میں قدم نہ رکھنے دوں گا۔ جب تک ظاہر نہ کر دوں کون عزیز کون ذلیل ہے۔ اگر حکم آڑے نہ آجائے۔ تو وہ ہونہار بیٹا ناشدنی باپ کو فی النار کر ہی چکا تھا۔ یا اب یہ وقت ہے کہ اسلام کے لباس میں اسلام کے دشمن یوں منہ بھر بھر کر اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں سناتے لکھ لکھ کر چھاپتے ہیں اور کلمہ گو امتی کہلانے والے انہیں مولوی مفتی۔ واعظ پیر

---

[1] یعنی عبداللہ بن ابی منافق ۱۲ ✣ ۱۲ ✣

[2] یعنی حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عبداللہ بن ابی ۱۲ ✣ ۱۲ ✣

جی سمجھے جلتے ہیں۔ جو غریب مسلمان ہوشیار کریں کہ ارے اے مصطفائی گلے کی نادان بھیڑو۔ دیکھو یہ بھیڑیا ہے۔ ارے یہ تمہارے معبود تمہارے رسول کو گالیاں دیتا ہے ان کی بات نہیں سنتے اور سنیں تو کان نہیں دھرتے اور کان بھی دھریں تو پرواہ نہیں کرتے نہ ان دشنامیوں سے میل جول چھوڑیں نہ ان سے رشتہ علاقہ توڑیں بلکہ الٹے ان غریب مسلمانوں پر طعنہ زنی کو طیار ہو جائیں۔ کہ میاں یہ ایسے ہی کافر کیا کرتے ہیں۔ ان کی مشین سے کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ فلاں ہمارا سگا بھائی یا ایسا معظم اتنا دوست ہے اسے کیسے چھوڑ دیں۔ فلانا ہمارا استاد یا ایسا محدث اتنا مولوی ہے کہ اس سے کیونکر علاقہ توڑ دیں اے ولئے ناانصافی ان کی محبت ان کی عظمت تو یاد رہی اور اللہ رب العرش العظیم اور پیارے حبیب روف الرحیم جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت عظمت سب دل سے بہی۔ ارے یہ بھی تو دیکھا ہوتا کہ ان کی محبت کاکس محبوب کی محبت سے مقابلہ ہے ان کی عظمت کاکس عظیم جلیل کی عظمت سے معاوضہ ہے۔ مرہبین کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی بئس للظالمین بدلا

اُف اُف ظالموں نے کیا برا بدلہ لیا کہ خدا و مصطفیٰ کو چھوڑ کر استاد و برادر یا ایں واں کو پکڑا۔ اے اپنی جان پر ظالمو اے بھولے نادان مجرمو کچھ خبر بھی ہے ارے وہ اللہ قہار ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا جس نے تمہیں آنکھ کان۔ دل ہاتھ پاؤں لاکھوں نعمتیں دیں جس کی طرف تمہیں پھر کر جانا۔ اور ایک اکیلے تنہا بے یار و یاور بے وکیل اس کے دربار میں کھڑے ہو کر رد بکاری ہونا ہے اس کی عظمت اس کی محبت ایسی ہلکی ٹھہری کہ فلاں فلاں کو اس پر ترجیح دے لی۔ ارے اس کی عظمت تو اس کی عظمت اس کے احسان اس کے پیارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے احسانات اگر یاد کرو تو واللہ العظیم۔ باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا۔ حاکم۔ بادشاہ وغیرہ وغیرہ تمام جہان کے احسانات جمع ہو کر ان کے احسانوں کے کروڑویں حصے کو نہ پہنچ سکیں۔ ارے وہ وہ ہیں۔ کہ پیدا

ہوتے ہی اپنے رب کی وحدانیت اپنی رسالت کی شہادت ادا فرما کر سب میں پہلی جو یاد آئی وہ تمہاری ہی یاد تھی۔ دیکھو وہ آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور۔ نہیں نہیں وہ اللہ رب العرش کے عرش کا تارا۔ اللہ نور السموات والارض کا نور مجسم پاک مادر سے جدا ہوتے ہی سجدے میں گرا ہے۔ اور نرم دنازک حزیں آواز سے کہہ رہا ہے رب امتی امتی اے میرے رب میری امت۔ میری امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کیا کبھی کسی کے باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا۔ حاکم۔ بادشاہ نے بیٹے۔ شاگرد۔ مرید۔ غلام۔ نوکر۔ رعیت کا ایسا خیال کیا۔ ایسا درد رکھا ہے۔ حاش للہ ارے وہ وہ ہیں کہ اس پیارے حبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو جب قبر انور میں اتارا ہے۔ لبہائے مبارک جنبش میں ہیں فضل یا قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کان لگا کر سنا ہے آہستہ آہستہ عرض کر رہے ہیں رب امتی امتی اے میرے رب میری امت میری امت۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سبحان اللہ پیدا ہوتے تو تمہاری یاد دنیا سے تشریف لے گئے تو تمہاری یاد۔ کیا کبھی کسی باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا۔ حاکم۔ بادشاہ نے بیٹے۔ شاگرد۔ مرید۔ غلام۔ نوکر۔ رعیت کا ایسا خیال کیا۔ ایسا درد رکھا ہے۔ استغفر اللہ۔ ارے وہ وہ ہیں۔ کہ تم چادر تان کر شام سے خراٹے لیتے صبح کی خبر لاتے ہو۔ تمہارے درد ہو کرب ہو بے چینی ہو۔ کروٹیں بدل رہے ہو۔ ماں۔ باپ بھائی۔ بیٹا۔ بی بی۔ اقربا دوست آشنا دو چار راتیں کچھ جاگے سوئے آخر تھک تھک کر جا پڑے اور جو نہ اٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں۔ نیند کے جھونکے آ رہے ہیں اور وہ پیارا بے گناہ بے خطا ہے۔ کہ تمہارے لئے راتوں جاگا کیا۔ تم سوتے اور وہ زار زار رو رہا ہے روتے روتے صبح کر دی ہے کہ رب امتی امتی اے میرے رب میری امت کیا کبھی کسی کے باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا۔ حاکم۔ بادشاہ نے بیٹے۔ شاگرد۔ مرید۔ غلام۔ نوکر۔ رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے۔ حاش للہ ارے ہاں ہاں درد۔ بیماری مرض یا مصیبت میں ماں باپ

کی محبت کیا جانچنا کہ ان میں نہ تمہاری خطا نہ ماں باپ پر جفا۔ یوں آزماؤ کہ ماں
باپ بے شمار نعمتوں سے تمہیں نوازیں اور تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو نافرمانی
ٹھانو۔ دس کہیں اور ایک نہ مانو ماں سے برے باپ سے برے رات دن بے
ہر وقت برے۔ دیکھو تو ماں باپ کہاں تک تمہیں کلیجے سے لگاتے ہیں۔ مگر وہ پیارا
وہ مجسم رحمت وہ نعمتوں والا۔ وہ ہمہ تن رافت ہے۔ کہ تمہاری لاکھ لاکھ
نافرمانیاں دیکھے۔ کروڑ کروڑ گنہگاریاں پائے۔ اس پر بھی تمہاری محبت سے باز
نہ آئے۔ دل تنگ نہ ہو۔ ترک نہ فرمائے۔ سنو تو وہ کیا فرما رہا ہے۔ دیکھو تم خود
ہمیں سے نکلے پڑتے ہو۔ اور وہ فرماتا ہے۔ هَلُمَّ اِلَیَّ۔ هَلُمَّ اِلَیَّ۔ ارے
میری طرف آؤ۔ ارے میری طرف آؤ مجھے چھوڑ کر کہاں جاتے ہو۔ دیکھو وہ
فرماتا ہے تم پروانے کی طرح آگ پر گرے پڑتے ہو اور میں تمہارا بند کمر پکڑے
روکے رہا ہوں۔ کیا کبھی کسی کے باپ۔ استاد۔ پیر۔ آقا۔ حاکم۔ بادشاہ نے بیٹے
شاگرد۔ مرید۔ غلام۔ نوکر۔ رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے استغفر اللہ ارے
دنیا کی ساعت تیر ہے۔ آنکھ بند کئے سویرا ہے قیامت بہت جلد آنے والی ہے
جانتا ہے قیامت کیا ہے۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ
وَبَنِیْهِ۔ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ جس دن بھاگے گا آدمی
اپنے بھائی ماں باپ۔ جورو بیٹوں سب سے ہر ایک اس دن اپنے ہی حال
میں غلطاں پیچاں ہوگا۔ کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لاسکے گا۔ اس دن جانیں کہ فلاں یا فلاں
تیرے کام آسکیں۔ حاش للہ واللہ العظیم اس دن وہی پیارا حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کام آئے گا۔ اس کے سوا باقی انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کو تو مجال عرض ہوگی نہیں
سب نفسی نفسی فرمائیں گے پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ ہاں وہ پیارا۔ وہ بیکسوں کا سہارا
وہ بے یاروں کا یارا۔ وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا۔ وہ محبوب محشر آرا۔ وہ رؤف

رحیم ہمارا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائے گا۔ اَنَا لَہَا۔ اَنَا لَہَا میں ہوں شفاعت کے لئے میں ہوں شفاعت کے لئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر یہ بھی نظر کرنا ہے۔ کہ سنکھوں کی گنتی میں اژدحام ہزاروں منزل کے فاصلوں میں مقام۔ لاکھوں حساب کے لئے حاضر کئے گئے۔ میزانِ عدل لائی گئی۔ نامہ اعمال پیش ہوئے۔ لاکھوں کو صراط پر چلنے لے گئے۔ جو بالائے جہنم نصب ہے۔ تلوار سے زیادہ تیز۔ بال سے زیادہ باریک اور ہزاروں برس کی راہ نیچے نظر کریں تو کروڑوں منزل تک گہراؤ۔ اور اس میں وہ قہر آگ شعلہ زن جس میں سے برابر پھول اڑ اڑ کر آ رہے ہیں۔ جانتا ہے وہ پھول کیسے۔ اونچے اونچے محلوں کے برابر۔ گویا آگ کے قلعے ہیں کہ پے درپے چلے آتے ہیں لاکھوں پیاس سے بے تاب ہیں پچاس ہزار برس کا دن تلنے کی زمین۔ سروں پر رکھا ہوا آفتاب۔ زبانیں پیاس سے باہر ہیں۔ دل ابل ابل کر گلے پر آ گئے ہیں۔ اتنا اژدحام اور اتنے مختلف کام۔ اور اتنے فاصلوں پر مقام اور خبر گیراں صرف ایک وہ محبوب ذی الجلال والاکرام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام۔ ابھی میزان پر آئے اعمال تلوائے حسنات کے پلے گراں کرائے۔ ابھی صراط پر کھڑے ہیں۔ غلام گزر رہے ہیں۔ وہ دردناک آواز سے کہہ رہے ہیں رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ الٰہی بچائے بچائے۔ ابھی حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں۔ پیاسوں کو وہ شربت جاں فزا پلا رہے ہیں۔ گویا تنِ مردہ میں جانِ رفتہ واپس لا رہے ہیں۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور میری شفاعت فرمائیں۔ فرمایا میں کرنے والا ہوں عرض کی یا رسول اللہ اس روز میں حضور کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا سب میں پہلے صراط پر عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا میزان پر۔ عرض کی وہاں نہ پاؤں۔ فرمایا حوضِ کوثر پر کہ ان تینوں جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ صحبہ و بارک وسلم ابداً۔

لہ یہ حدیث جامع ترمذی شریف میں ان سے مروی ہے۔ ۱۲ ⁂ ۱۲ ⁂ ۱۲

آمینؐ بلد انصاف ان کے احسانوں سے جہان میں کسی کے احسان کو کچھ نسبت ہو سکتی ہے پھر کیسا سخت کفران ہے کہ جو ان کی شان میں بدگوئی کرے تمہارے دل میں اس کی وقعت اس کی محبت اس کا لحاظ اس کا پاس نام کو بھی باقی رہے ۲؎ بس کہ از بریدی وبا کہ پیوستی ؛ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا آمین کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ غرض ان اقسام خمسہ دشنام پر فتوے میں جو احکام لکھے علمائے کرام حرمین محترمین نے جس تحسین و تعظیم و مدح و تکریم سے لئے وہ تو لگے گلبنوں میں سن چکے تو وہ سب براہ تسلیم ان کے اقوال کر رکھتے ہی ان پر خود ان حضرات نے بہت تصریحات کا اضافہ فرمایا کچھ تمام اقسام کو عام کچھ بعض بعض سے خاص۔ آئندہ کے گلبنوں میں ان تمام احکام علمائے کرام کا اختصاراً شمار ہے وباللہ التوفیق

گلبن چہارم۔ ان تمام دشنامیوں کی نسبت
علمائے حرمین شریفین نے عالم احکام کیا کیا فرمائے

حرمین شریفین۔ ان اقوال کے قائلین بدبخت[1] کفریہ والے ہیں۔ اشقیا۔ ان کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے اسلام کے نام کو پردہ بنائے ہیں یہ سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں مکہ معظمہ:۔ بیدینی و بدمذہبی کے خبیث سردار یہ خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر۔ فاجر۔ جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافر ہوں سے یوں اہل کفر[2] ہیں ملحد ہیں۔ جو ان اقوال کا معتقد ہو کافر ہے۔ گمراہ ہے، دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ دین سے نکل گیا جیسے تیر نشانے سے مسلمانوں کے کلام

---

[1] اصل صفحہ ۹۵ [2] اصل صفحہ ۱۱۳ [3] تقریظ اول شیخ العلماء صـ ۱۱۷
[4] تقریظ ۲ شیخ اللہ صـ ۱۱۹ ، صـ ۱۲۱ ـ

علماء کے نزدیک[1] امام تم پر سلام[2] بے شک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر دین سے باہر ہیں کذاب بد دین زباں کار گمراہ ستمگار کفار ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی ہیں دوزخ کے کتے یہ شیطان کے گروہ کافر ہیں[3] ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک۔ کس کی مجال ان میں کوئی دین متین کو پہنچے کوئی ضروریات دین کا انکار کرے۔ اسلام میں ان کا نام و نشان کچھ نہ رہا۔ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج۔ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں۔ دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ جاہلوں کو دھوکے دیتے ہیں۔ کافروں کے راز دار ہیں۔ دین کے دشمن ہیں۔ ان باتوں سے ان کا یہ مطلب ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ گمراہ کافر ہیں۔[4] کافران گمراہ گر ہیں۔ بطلان والے سخت جھوٹے مفتری ظالم ہیں۔ ان سے بڑھ کر ظالم کون۔ اللہ کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔ اپنی خواہش کو خدا بنا لیا۔ ان کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ تو بہ سے محروم ہیں جب تک اپنی بد مذہبی نہ چھوڑیں۔ ان کا نہ روزہ قبول نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ کوئی فرض نہ نفل۔ اسلام سے نکل گئے۔ جیسے بال آٹے سے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں یہ باطل والے کافر ہیں۔ کجرو[5] گمراہ۔ گمراہ گر۔ دین سے باہر ہیں۔ اپنے سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ اہل بطلان[6] اہل فساد۔ کھلے کافران گمراہ گر ہیں مضل ہیں[7] ملحد گمراہ گر ہیں گمراہی اور کھلے کفر والے۔ ان میں کوئی وہ ہے جس نے خود رب العالمین کی شان میں کلام کیا۔ کوئی وہ جس نے رسولوں کو عیب لگایا۔ ان کے اقوال ان

---

[1] تقریظ مفتی حنفیہ ص۱۲۳، ص۱۲۵ [2] تقریظ ۵ مولینا علی کمال ص۱۲۷ [3] تقریظ ۶ حضرت محافظ کتب الحرم ص۱۳۱ ص۱۳۳ [4] تقریظ ۷ حضرت سید مرزوقی ابو حسین مفتوی ص۱۳۹ ص۱۴۱ [5] تقریظ ۸ مولانا عمر با جنید امین الفتوی ص۱۴۳ [6] تقریظ ۹ حضرت مفتی مالکیہ ص۱۴۷ [7] تقریظ ۱۰ مولانا علی بن حسین مدرس حرم شریف ص۱۴۹ ص۱۵۱

کا کفر واجب کر رہے ہیں وہ سزاوار عذاب ہیں۔ بلکہ وہ کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ کمینے فاجر۔ بدبخت۔ مضل[۱]۔ مرتد سخت رسوائی کے مستحق۔ کھلے کفر والے ہیں۔ بیدین کافر۔ بطلان والے خبطان۔ عقلا رہیں رسوا۔ ان کا مرتد ہونا بھر دن چڑھے کے آفتاب سا روشن وہ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔ انہیں بہرا کر دیا۔ ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ وہ دین سے بالکل نکل گئے۔ ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے کوئی شک نہیں کہ وہ کفر صریح کی پچ والے ہیں دین سے نکل گئے۔ جیسے تیر نشانے سے۔ حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار ہیں۔ سرکش۔ کافر۔ دین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخالف ہیں۔ مفسد۔ مرتد انہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں۔ انہیں اللہ نے گمراہ کیا۔ ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دی۔ ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا انہیں کون راہ دکھائے خدا کے بعد۔ خدا کی قسم وہ بے شک کافر ہو گئے۔ دین سے نکل گئے۔ وہ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی۔ اور کان بہرے کر دیئے۔ اور آنکھیں اندھی بے دین۔ کافر فاجر وہابی۔ ملحد۔ متمرد۔ دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں۔ ان پر کفر کا حکم ہے۔ سرکش۔ بدمذہب مفسد۔ گمراہ۔ طاعت سے نکلے ہوئے۔ دہریئے۔ دین سے خارج۔ تنو کافروں سے دین میں ان کی مضرت سخت تر۔ عالموں فقیروں نیکوں کی وضع بنتے ہیں۔ اور باطن ان خباثتوں سے بھرا ہوا۔ انہیں اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ بدمذہب۔ کافر گو۔ گمراہ سرداران کفر و بدمذہبی و گمراہی۔ وہ نیاں کاری ہیں پڑے۔ قیامت تک ان پر وبال ہے

له تقریظ ۱۱ مولانا جمال بن محمد مدرس حرم شریف ص۱۵۷، ص۱۵۹ ۲ه تقریظ ۱۲ حضرت شیخ اسعد دہان مدرس حرم شریف ص۱۶۱ ۳ه تقریظ ۱۳ مولانا عبدالرحمٰن دہان مدرس حرم شریف ص۱۶۳ ۴ه تقریظ ۱۴ مولانا محمد یوسف مدرس مدرسہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ ص۱۰ ۵ه تقریظ ۱۵ مولانا شیخ احمد مکی مدرس حرم شریف و مدرسہ احمدیہ و خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب ص۱۶۹، ص۱۷۱ ۶ه تقریظ مولانا محمد بن یوسف ص۱۷۵ ۷ه تقریظ ۱۷ مولانا محمد صالح با فضل ص۱۷۷

بے دین ہیں مرتد ہیں دین سے نکل گئے۔ جیسے آٹے سے بال۔ بدکار کافر ملعون ہیں خبیثوں کی ٹولی میں بندھے ہوئے۔ مرتد۔ گمراہ۔ گمراہ گر۔ دین سے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے کوئی عقل والا ان کے مرتد گمراہ خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔ اہل کج کافر گھنونی گندگیوں میں لتھڑے۔ کفری نجاستوں میں بھرے۔ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ۔ ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل۔ خدا نے انہیں ذلیل کیا۔ ان کا ٹھکانا ٹھیک جہنم۔

مدینہ طیبہ:۔ وہ دین سے نکل گئے۔ گمراہ۔ زندیق۔ بیدین۔ بدبخت۔ خارج از دین۔ کافر وہابی۔۔ الوہیت و رسالت کی شان گھٹاتے ہیں انپر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی۔ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں۔ اوندھے جاتے ہیں۔ برے بد مذہبی والے انہوں نے شان آلٰہی کو ہلکا جانا۔ رسالت عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا۔ بندوں اور شہروں اور زمینوں کو تکلیف دینے والے شیطان۔ کجی والے مرتد۔ فساد اور شرارت پھیلانے والے ملحد زندیق۔ بد مذہب۔ گمراہ صواب سے الگ جانے والے۔ زہر دیئے ہوئے کجی والے کافر۔ گمراہ۔ مجرد۔ بیدین ہیں۔ انہوں نے خود اللہ و رسول پر زیادتی کی۔ چاہتے ہیں۔ کہ اللہ کا نور بجھادیں۔ اور اللہ نہ مانے گا۔ مگر اپنے نور کو پورا کرنا پڑے برا مانیں کافر یہ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کردی یہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے ہیں۔ اللہ نے انہیں حق سے بہرہ کردیا۔ ان کی آنکھیں پھوڑدیں۔ شیطان نے ان کی نظروں میں ان کے کام اچھے کر دکھائے۔ تو انہیں راہ حق سے روک دیا۔ کہ ہدایت نہیں پاتے۔ اور اب جانا چاہتے ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے جن کے یہ اقوال ہوں وہ اس آیت کریمہ کے سزاوار

ہیں کہ اے نبی ان سے فرما دے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے آراستہ کیا۔ ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا طرح طرح کے کفر ان کے بڑے گھڑے ہوئے ہیں اندھے ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے اور ان پر حماقت کی جو سب رسولوں کے خاتم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

گلبن پنجم۔ ان میں خاص خاص اشخاص پر علمائے کرام حرمین شریفین کے بعض احکام علاوہ احکام سابقہ عام

ظاہر ہے کہ احکام عامہ کہ گلبن سابق میں گزرے ان تمام طوائف کو شامل ہیں ان کے سوا بعض بعض الفاظ ان میں خاص خاص طائفوں کی نسبت بھی بعض ارشادات میں وارد ہوئے یہ ان کی تلخیص ہے (الف) قادیانی والوں پر احکام حرمین شریفین قادیانی ایک دجال ہے جو اس زمانے میں پیدا ہوا۔ مسیح دجال کذاب کا شیس ہے۔ ایک شیطان ہے جیسے شیطان وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی۔ نبوت کا مدعی اللہ پر مفتری لئیم اشرار سے اپنے آپ کو افضل بتانے والا۔ معجزات کو مکروہ مسمریزم بتانے والا چار سو پیغمبروں کو جھٹلانے والا۔ اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر تنقادت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینے والا اگلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اذیت پہنچانے والے عیسیٰ رسول اللہ و مریم امۃ اللہ کی شان میں سخت گستاخی بکنے والا نبوت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر (مکہ معظمہ) وہ ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے عیسیٰ اور مہدی بنتا ہے (مدینہ طیبہ) وہ

---

۱ اصل ص۷۴ و ص۹۹ ۲ تقریظ حضرت محافظ کتب حرم ص۱۳۱

مدعی نبوت ہے خبیث لعین دجال کذاب آخر زمانے کا مسیلمہ ہے مسیلمہ کذاب کا بھائی اور بلاشبہ دجالوں میں کا ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی قول نہ فرض نہ نفل اس لئے کہ وہ دین اسلام سے نکل گیا جیسے تیر نشانے سے اور اللہ اور اس کے رسول اور اس کی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ جو اس کی باتوں سے کسی بات پر راضی ہو یا اسے اچھا جانے وہ بھی کافر کھلا گمراہ ہے۔ یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ سن تو یہی لوگ گروہ زیاں کار ہیں وہ بے شبہ کافر ہے۔ اس کا حکم قتل مرتد ہے۔ اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔ باجماع امت کافر ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتا ہے اس کے کفر میں اصلا شک نہیں یقین اور اجماع اور قرآن و حدیث کی رو سے ہم یقین کرتے ہیں اس کے کافر ہونے پر اور جاس شیطانی والوں پر احکام حرمین شریفین فرقہ وہابیہ شیطانیہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں۔ ابلیس لعین کے پیرو ہیں تکذیب خدا کرنے والے کے دم چھلے ان کا پیر ابلیس ہے۔ دیکھو یہ کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ اس نے بیشک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا گالی دی۔ اللہ کے مہر کردینے کے اثر کو دیکھو۔ انکھیارا اندھا ہوا۔ اور راہ حق چھوڑ کر چوپٹ ہونا پسند کیا۔ ابلیس لعین کو شریک خدا مان گیا۔ اس کی آنکھوں پر غضب الٰہی کا گھٹا ٹوپ ہے۔ جھوٹا ہے دین میں خائن ہے۔ اس کے سر تکذیب الٰہی و تنقیص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال ہے صلی بغیر طیبہ نز۔ اس نے منصب رسالت کو ہلکا ٹھہرایا۔ اور اپنے استاد ابلیس کی بڑائی کی اور بکانے اور دھوکا دینے میں اس کا

سلہ تقریظ ۲۲ حضرت مفتی داغستانی ص۱۸۹ سلہ تقریظ ۲۴ مولانا عمر مصری ص۲۰۷ ۔

سلہ تقریظ ۲ حضرت مفتی شافعیہ سلہ تقریظ ۳ حضرت مولانا عزیز وزیر اندلسی مدنی ،

ص۲۲۹ ، ص۲۳۱ ، ص۲۳۳ و ص۲۳۶ سلہ اس ص۱۰۳ ص۱۰۵ ، ص۱۰۶ سلہ تقریظ ۲۰

حضرت سید احمد جزائری سردار مالکیہ ص۱۲۳

شریک ہوا۔ وہ جو براہین قاطعہ میں لکھا دو وجہ سے کفر ہے ایک یہ کہ یہ صاف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم ماننے کو شرک ٹھہرایا اور چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحیں فرمائیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس گھٹانے والا کافر ہے اور جو ایمان کی کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے۔ وہ کافر۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینے والا ہے۔ کافر ہے۔ اس پر عذاب الٰہی کی وعید نافذ ہے۔ اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی (تکذیب رحمانی والے پر احکام حرمین شریفین اللہ پر مفتری۔ دغا باز مکار۔ آنکھوں کا اندھا جیسے کی پہلے سے پھوٹ چکیں یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرہ کیا۔ اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ مدینہ طیبہ: انہوں نے شان الٰہی کو ہلکا جانا۔ کافر ہے۔ اس کا کفر دین کی ان بدیہی باتوں سے ہے جو خاص و عام کسی پر مخفی نہیں۔ اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ جو امور شریعت میں انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کذب جائز مانے باجماع امت کافر ہے (پھر خدا سے وقوع کذب کے معنی درست بتانے والا کیونکر باجماع قطعی کافر نہ ہوگا۔ ہم یقین کرتے ہیں اسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے جس سے تمام شریعت باطل کرنے کی راہ پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ تکذیب خدا سے نہ تمام شریعت بلکہ تمام شریعتیں سب باطل ہو جائیں گی۔ یہ خود بارگاہ الٰہی پر حملہ کر بیٹھے (نبوت ثانی والوں پر احکام حرمین شریفین: یہ مسلمان نہیں۔ سرکش ہیں۔ شیطان کے چیلے ہیں مدینہ طیبہ: کچھ شک نہیں کہ وہ باجماع علمائے امت کافر ہیں اور اللہ کے نزدیک زیاں کار۔ توبہ نہ کریں تو ان پر اور جو ان کی اس بات پر راضی ہو اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے قیامت

؎ تقریظ ۲۲ حضرت سید احمد برزنجی مفتی شافعیہ ص۲۱۹، ص۲۲۲ ؎ تقریظ ۲۳ مولانا عزیز وزیر
ص۲۲۱ ص۲۲۳ ؎ اصل ص۱۰۱، ص۱۰۳ ؎ تقریظ ۲ حضرت سید احمد جزائری ص۱۹۳ ؎
تقریظ ۲۲ حضرت مفتی شافعیہ ص۲۱۹، ص۲۲۱ ؎ تقریظ ۲۳ مولانا عزیز وزیر ص۲۲۳، ص۲۲۵، ص۲۲۶
؎ اصل ص۱۰۱ ـ

تک باجماع[۱] امت کافر ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ ان کے کفر میں اصلا شک نہیں یقینا و اجماعا و قرآن و حدیث کی رو سے رجنبون سگانی والے پر احکام حرمین شریفین یہ وہابیہ[۲] شیطانیہ کے بڑوں میں ہے اللہ کی مہر کا اثر دیکھو رابری کررہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جنیں وچنان میں۔ پاگل اور جو پلے پڑے اس تیغی بھگارنے والے کے بڑے ٹھہرے۔ اس شخص نے قرآن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا۔ ایسے ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے۔ ہر مغرور دغا باز کے دل پر۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹاتا ہے۔ ظالموں نے خدا ہی کی قدر نہ پہچانی ہر منکر علم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انکار رکھتا ہے اس کی بدکاری اسے انکار قدرت الٰہی کی طرف کھینچے لے جاتی ہے۔

ان گلبنوں کے غنچے خطبوں کے اشارے

مکہ معظمہ۔ یہ لوگ[۳] گمراہ گر۔ بیدین۔ حق[۴] کے معاند اللہ نے انہیں رسوا کیا۔ کجی والے بدکار۔ سرکشی[۵] کجی۔ بد مذہبی کے گروہ۔ علمائے اہل سنت کے شہابوں سے جل کر خاک سیاہ کافر[۶]۔ سرکش گمراہ۔ ہدایت پر نابینائی پسند کرنے والے۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے مخذول۔ بہتان[۷] والے۔ کافر۔ تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل باجماع[۸] امت مرتد ہیں۔ بدبخت۔ دین[۹] کے دشمن۔ خدا کے[۱۰] مقہور۔ کافر۔ معاند۔ سرکش۔ مفسد گروہ شیطان۔ زیاں کار۔ مردود[۱۱]۔ بیدین[۱۲]۔ کافر۔ سرکش۔ کمینے۔ کجی والے۔ مشرک۔ نجس۔ ملعون جھگڑالو[۱۳]۔ ہٹ دھرم۔ کافر۔ ظالم۔ دین سے نکل گئے۔ جیسا تیر نشانے سے۔ قرآن پڑھتے ہیں

---

[۱] تقریظ ۲۲ مفتی شافعیہ صفحہ ۱۰۲ [۲] تقریظ ۳۳ مولانا عزیز صفحہ ۲۲۳ [۳] اصل صفحہ ۱۰۹، صفحہ ۱۱۱ [۴] تقریظ اول صفحہ ۱۱۵ [۵] تقریظ ۲ صفحہ ۱۱۹ [۶] تقریظ ۳ صفحہ ۱۲۲ [۷] تقریظ ۴ صفحہ ۱۲۵ [۸] تقریظ ۶ صفحہ ۱۲۱ میں ان یتیم الوکالا نعلق تکذیب رحمانی مخصوص ہے اور باقی دو عالم میں [۹] تقریظ ۹ صفحہ ۱۴۵ [۱۰] تقریظ ۱۰ صفحہ ۱۴۹ [۱۱] تقریظ ۱۱ [۱۲] تقریظ ۱۲ صفحہ ۱۵۹، ۱۶۰ [۱۳] تقریظ ۱۳ صفحہ ۱۶۳ [۱۴] تقریظ ۱۵ صفحہ ۱۶۹ اول عام ہے اور باقی کا اس خطبہ میں تکذیب رحمانی والوں سے زیادہ [۱۵] تقریظ ۲۰ صفحہ ۱۸۱، صفحہ ۱۸۲

ان کے گلے سے نیچے نہیں اترتا۔ شیطان کے گروہ۔ زیاں کار

لا یبنہ رطیبہ۔ یہ لوگ بدمذہب۔ بدکار۔ خدا نے انہیں گمراہ کیا چھوڑ دیا۔ بیدین ہیں۔ دنیا میں خواری اور آخرت میں ذلت والے عذاب کے مستحق ہیں

گلگشت ششم۔ علمائے حرمین شریفین نے بدگویوں کے اقوال مذکورہ کو کن کن اوصاف سے موصوف فرمایا

ظاہر ہے کہ قائل کے حکم سے قول کا حال خود ظاہر ہوتا ہے اور اس کا عکس بھی اکثری ہے مگر ہم نے علمائے کرام کے احکام ان کے محل و مقام ہی پر رکھے۔ جو کچھ انہوں نے قائلوں کی نسبت فرمایا۔ وہ گلگشت سابق میں تلخیص کیا۔ اور جو کچھ اقوال کی نسبت ارشاد ہوا یہاں گذارش ہوتا ہے۔ حرمین شریفین۔ وہ اقوال بدعت کفریہ ہیں سخت صدمہ رساں فتنے ظلمتیں مکہ معظمہ گمراہی۔ کفر۔ بدعت بطلان۔ حماقت۔ گمراہی۔ فاسد رائے کھوٹی رائیں۔ بدمذہبی۔ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے۔ جسے سنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں۔ اور عقلیں طبیعتیں دل اس کا انکار کرتے ہیں۔ برے اعتقاد۔ باطل خبیث و کفری بدعتیں سخت جھوٹی باتیں۔ مدینہ کے فاسد و باطل جو نہ معقول ہیں نہ منقول سے مقبول بلکہ نری وہم و خیالی بناوٹیں نہ ان کیلئے کوئی دلیل نہ دلیل کا شبہ جو ان کا عذر ہو سکے۔ نہ کوئی تاویل بلکہ صرف خواہش نفسانی کی پیروی ہیں۔ ہلاکت میں ڈالنے والی۔ کفر و ضلالت کے پھندے میں ہیں۔ بلا گمراہی باطل

۱؎ تقریظ ۱۲ ص ۹۱ ۲؎ ۱۹۳ ۳؎ تقریظ ۲۹ ص ۲۰۵ ۴؎ تقریظ ۲۳ ص ۲۲۵ ۵؎ [illegible] اصل صفحہ ۵
۶؎ تقریظ اول ۷؎ تقریظ ۲ ص ۱۱۹ ص ۱۲۱ ۸؎ تقریظ ۳ ص ۱۲۳ ۹؎ تقریظ
۴ ص ۱۲۵ ۱۰؎ تقریظ ۵ ص ۱۳۱ ، ص ۱۳۳ ۱۱؎ ۷ ص ۱۲۹ ، ص ۱۳۱ ،
ص ۱۴۳
۱۲ ۱۲ ۱۲

عقیدے۔ کفر و ضلالت کی بدعتیں۔ کجروی۔ گمراہی۔ سرکشی۔ اہل بطلان کی گمراہی قسم قسم کی ضلالت۔ فساد۔ کھلا کفر۔ صریح گمراہی۔ تاریکی۔ باطل والوں کی وہ گمراہیاں جو مزدور مسلمانوں کے عقائد بگاڑتی ہیں۔ ضلالتیں۔ صریح کفر۔ موجب ارتداد بے اصل بناوٹیں ان کے اقوال ان کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں۔ اور انہیں کھلی رسوائی کے مستحق کر دینے والے۔ صریح کفر و گمراہی۔ بیدینوں کے شبہے۔ کافروں کے عقیدے مفسدوں مرتدوں کے عقیدے۔ خرافات۔ قباحت والے اقوال۔ راہ ہلاکت۔ شرک اکبر۔ فاسد عقیدے بری بدعتیں۔ قباحتیں۔ خباثتیں۔ بد مذہبیاں۔ چھپے کفر۔ گمراہی۔ فاحشہ شنیع باتیں حد درجہ اپنے چلنے کی جو کسی ایسے سے صادر نہ ہوں۔ جو اللہ و قیامت پر ایمان لاتا ہو۔ فساد دین شب شبہ کی اندھیری۔ بد مذہبی۔ کفر۔ گمراہی۔ فساد سب سے بڑی مصیبتیں۔ باطل باتیں اہل کج کے تاریک شبہے۔ گھنونی گندگیاں۔ کفری عقائد۔ نو پید کی نجاستیں۔

وہابیہ طیبہ۔ ضلالت۔ فسادیوں کی راہ۔ بری رسوائیاں۔ فاسد نتیجے ہولناک باتیں شنیع بدعتیں۔ صریح کفر۔ شب شبہ کی اندھیری۔ فساد۔ شامت۔ ملحدوں کے شبہے۔ نیز لطیف کی رسیاں۔ بدعتیں۔ ضلالت۔ مسلمانوں کی راہ میں تکلیف۔ کجی۔ کفر ضلالت۔ نفسانی خواہشیں۔ بدعت۔ راہ اسلام میں تکلیف دہ۔ شنیع باتیں۔ شیطان کے جھٹکے۔ نفس کے وسوسے۔ اس کے باطل وہم۔ رسوائیاں۔ شیطانی گمراہیاں۔ شیطانی خواہشیں۔ شیطانی گھڑے ہوئے کفر۔ نہایت گندی راہ۔ باطل اقوال۔ اندھیری رات کی تاریکی۔ کفر کا مادہ کفر کی جڑ۔ گمراہی کی روح۔

۱؎ تقریظ ۸ صفحہ ۱۲۱ ۲؎ تقریظ ۹ صفحہ ۱۲۳ ۳؎ تقریظ ۱۰ صفحہ ۱۴۹ ۴؎ تقریظ ۱۱ صفحہ ۱۵۱ ۵؎ تقریظ ۱۲ صفحہ ۱۵۹ ۶؎ تقریظ ۱۳ صفحہ ۱۶۱

۷؎ تقریظ ۱۳ صفحہ ۱۶۲ ۸؎ تقریظ ۱۴ صفحہ ۱۶۷ ۹؎ تقریظ ۱۵ صفحہ ۱۷۰ ۱۰؎ تقریظ ۱۶ صفحہ ۱۷۵ ۱۱؎ تقریظ ۱۸ صفحہ ۱۸۲ ۱۲؎ تقریظ

۲۱ صفحہ ۱۸۶ ۱۳؎ تقریظ ۲۲ صفحہ ۱۸۹ ۱۴؎ تقریظ ۲۳ صفحہ ۱۹۳ ۱۵؎ تقریظ ۲۵ صفحہ ۱۹۸ ۱۶؎ تقریظ ۲۶ صفحہ ۱۹۹ ۱۷؎ تقریظ ۲۷ صفحہ ۲۰۱ ۱۸؎ تقریظ ۲۸ صفحہ ۲۰۶ ۱۹؎ تقریظ

۲۸ صفحہ ۲۰۸ ۲۰؎ صفحہ ۲۱۱ ۲۱؎ تقریظ ۳۰ صفحہ ۲۱۵ ۲۲؎ صفحہ ۲۲۳ ۲۳؎ تقریظ ۳۲ صفحہ ۲۲۵ ۲۴؎ تقریظ ۳۴ صفحہ ۲۲۹ ۲۵؎ صفحہ ۲۳۱

گلبن ھفتم بعض خاص خاص اقوال پر علمائے حرمین شریفین کے کچھ الفاظ علاوہ الفاظ عام

حرمین شریفین۔ انجاس قادیانی۔ شیطان کی فریبی بناوٹیں۔ خفاوتوں کی سیڑھیاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذائیں۔ انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام کو اذیتیں۔ خبیث رسالے۔ قرآن عظیم کی تکذیبیں۔ ملعون کفریات۔ ارجاس شیطانی برا قول۔ بدالفاظ علم ابلیس پر ایمان اور علم محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر۔ اندھا ہین ذلت دینے والا کفر۔ خدا کی قسم براہین قاطعہ قطع نہیں کرتی مگر ان چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا۔ تکذیب رحمانی۔ بذیان۔ ظلم۔ گمراہی۔ تکذیب الٰہی۔ نجوت شیطانی معصیت عظمیٰ۔ شیطانی وحی۔ شیطان کی فریبی بناوٹ۔ جنون سگانی۔ ملعون انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے مطلقاً ہر علم کا سلب خبیث تقریر۔ گندی تحریر۔ عدم قدرت الٰہی سے انکار۔ بدکاری۔

مدینہ طیبہ:۔ انجاس قادیانی۔ باطل باتیں جنہیں سنتے ہی کان پھینک دینے والی طبیعتیں ان سے گھن کریں۔ اللہ و رسول و قرآن کے ساتھ کفر۔ باطل باتیں خبیث مسلک کفر۔ ارجاس شیطانی کفر ہے۔ صاف صاف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانا ہے۔ ایمان کی بات کو شرک بتانا ہے۔ تکذیب رحمانی کا کفر ہے نادین کی ان باتوں سے ہے جو خاص و عام کسی پر مخفی نہیں۔ وہ سب شریعتوں کا ابطال ہے اس سے لازم کردین کی کسی خبر اللہ کی کتاب پر اعتبار نہ ہو۔ اب نہ ایمان معقول نہ تصدیق متصور وہ جمیع ،

رسولوں کی تکذیب ہے۔ اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ نبوت ثانی جو اس قول پر راضی ہو اس پر قیامت تک اللہ کا غضب اور اس کی لعنت جنون سگانِ کھلائے ہوا کفر ہے۔ بالاتفاق۔ اس میں انجاس شیطانی والے اقوال سے بھی زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان ہے بدرجہ اول کفر ہے تاقیامت اللہ تعالیٰ کے غضب و لعنت کا موجب ہے۔

از گلبنوں کے غنچے۔ خطبوں کے اشارے

مکہ معظمہ۔ اسلام پر دست درازی۔ گمراہی۔ کجی و بدکاری والوں کے شبہے۔ سرکشی کجی۔ بدمذہبی۔ کفر گمراہی طغیان۔ ضلال۔ رسوائی۔ ہلاک۔ نابینائی۔ گمراہیوں کی اندھیریاں نقصان والوں کی اندھیریاں۔ شبہات کی تاریکیاں۔ تنقیص شان سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ارتداد۔ بدبختوں کی اندھیریاں۔ کفر عناد۔ سرکشی فساد۔ کفر طغیان جہل کی آگ کمینوں کی عمارت۔ رذیلوں کے پانسے۔ کجی۔ شرک کافروں کی بات جسے اللہ نے پست کیا۔ خدا پر بہتان۔ مدینہ طیبہ بدمذہبیاں۔ الحاد۔ نالائق اعتقاد۔ ناسزا بات۔ تنقیص شان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ شیطانی جھگڑے۔ وہموں کی بناوٹیں

گلبن ہشتم حضرات علمائے کرام حرمین شریفین نے ان بدگویوں کے حق میں کیا کیا دعائیں فرمائیں

حرمین شریفین اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ اس پر جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی۔ اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔

ک تقریظ ۱۰ ص ۱۵۲ ش تقریظ ۱۱ ص ۱۵۵ ع تقریظ ۲ ص ۱۲۱ ن تقریظ ۱۳ ص ۱۴۲ ت تقریظ ۱۵ ص ۱۲۹ ج تقریظ ۲۰
ف ۱۴۳ ق تقریظ ۲۳ ص ۲۰۱ س تقریظ ۲۹ ص ۲۰۶ ط تقریظ ۳۰ ص ۲۲۵ ق تقریظ اصل ص ۹۹

مکہ معظمہ: الٰہی ان پر سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کردے کہ بجھ بجھا گئے ہوئے ہوں۔ بجھ کر دو۔ الٰہی انہیں شہروں کو خالی کر انہیں تمام خلق میں تماشا کر۔ انہیں عاد و ثمود کی طرح ہلاک کر ان کے گھر کھنڈر کر دے۔ ان کی بیخ خاندان پر لعنت کرے۔ ان کو رسوا کرے۔ ان کا ٹھکانا جہنم کرے۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر ایسے کو مسلط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کھود کر پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ بے شک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ انہیں رسوا کرے۔ اللہ ان پر لعنت کرے۔ ان کو رسوائی دے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ کرے۔ ان کی ناک خاک میں رگڑے۔ انہیں ہلاکی ہو۔ خدا ان کے اعمال برباد کرے۔ ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت۔

مدینہ طیبہ: اللہ انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں

گلبن نہم: حضرات علمائے حرمین شریفین نے کس پر حکم فرمایا جو ان بدگویوں کو کافر نہ کہے

علمائے حرمین شریفین: بے شک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاوی خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے۔ مکہ معظمہ: جو ان کے کفر میں شک کرے کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ مدینہ طیبہ: جو اس کے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

---

۱ تقریظ ۱۲۳ ۲ تقریظ ۴ ص ۱۲۷ ۳ تقریظ ۵ ص ۱۳۱ تا ۱۳۳ ۴ تقریظ ۸ ص ۱۵۰ ۵ تقریظ ص ۱۵۹

۶ تقریظ ۱۳ ص ۱۶۳ ۷ تقریظ ۱۴ ص ۱۹۶ ۸ تقریظ ۱۸ ص ۱۲۹ ۹ تقریظ ۲۲ ص ۱۹۱ ۱۰ تقریظ اصل ص ۱۱۳ ۱۱ تقریظ ۶ ص ۱۳۱ ۱۲ تقریظ ۲ ص ۲۲

گلبند دہم علمائے کرام حرمین شریفین نے ان بدگویوں کے ساتھ مسلمانوں کو کس برتاؤ کا حکم دیا۔

حرمین شریفین ، اس کے پیچھے نماز پڑھنے اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اس کے پاس بیٹھنے اس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اس کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتد کا ہے جیسا کہ ہدایہ غرر ملتقیٰ۔ درمختار مجمع الانہر، برجندی۔ فتاوی ظہیریہ طریقہ محمدیہ حدیقہ ندیہ فتاوی عالمگیری وغیرہا میں تصریح ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط کہ بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بے شک گمراہ سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ مکہ معظمہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور نفرت دلائے۔ ان کے ناسدا راستوں کھوٹی راہوں کی مذمت کرے ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب۔ ان کی پردہ دری صواب ہے دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری اللہ عزوجل سے دعا کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی سرایت عقاید سے بچائے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسوں کو فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جس سے بیزار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں ان سے بیزار وہ مجھ سے بیگانے۔ اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہو۔ اور اللہ کی پناہ چاہے۔ ان کے پھندوں میں پڑنے سے وہ تمام علماء کے نزدیک سزاوار تذلیل ہیں۔ کافروں سے ان کی مضرت سخت تر ہے اس لئے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں اور یہ تو عالموں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تو عوام ان کا ظاہری دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے اور ان کا باطن جو ان خباثتوں سے بھرا ہے۔ وہ اسے نہیں جانتے تو دھوکا کھاتے اور جو کفر

---

۱ اصل ص۴۹ ص۱۱۲ ۲ تقریظ ۳ ص۲۳۳ ۴ تقریظ ص۱۳۰ ۵ ص۱۱۵ ۶ تقریظ ص۵۰ ۷ تقریظ ص۱۱۷ ۸ تقریظ ص۱۲

ان سے سنتے ہیں اسے قبول کر لیتے ہیں۔ عوام مسلمان پر ان سے سخت خطرہ کا خوف ہے
خصوصاً ان شہروں میں جہاں حاکم مسلمان نہیں ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے
جیسے آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور جس سے ہو سکے کہ ان کو
مخذول کرے۔ ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے
بجالائے۔ جو ان کی بد اطواریوں کے باعث انہیں چھوڑے اس پر اللہ کی رحمت
و برکت ان سے ہر شخص یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے۔ نفرت دلائی جائے ہر ذی عقل
پر واجب ہے کہ ان کی تعظیم نہ کرے مدینہ طیبہ مشاہیر علماء جن کی زبان کو اللہ نے
وسعت دی ہے۔ ان پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بد مذہبیاں زائل کرنے میں کوشش کریں تاکہ
بندے اور شہر اور دین ان کی تکلیفوں سے راحت پائیں عوام پر فرض ہے کہ ان کے میل جول
سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے
واجب ہے ہر مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت و ثواب کا
امیدوار ہو۔ کہ اس گروہ سے پرہیز کرے اور اس سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے کہ
اس کے پاس بیٹھنا شرائت کر جانے والا مرض ہے اور جلتی ہوئی بلا اور نحوست ہے۔ وہ جو سوال میں
بیان ہوا بے شک ان کے کفر پر حکم کرتا ہے۔ اور یہ کہ مرتدوں کا حکم ان پر جاری کیا جائے اور یہ
حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمان کو ان سے ڈرایا جائے ان سے نفرت دلائی جائے
منبروں پر اور رسالوں اور مجلسوں میں تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے۔ اور ان کے کفر کی جڑ
کٹ جائے کہیں ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔

گلبن یازدہم علمائے کرام حرمین شریفین نے مسئلہ امکان کذب و مسئلہ علم غیب کا ان تحریروں میں کیا تذکرہ فرمایا

یہ دونوں مسئلے اس فتوے میں زیر بحث نہ تھے۔ بلکہ تکذیب رحمانی والوں کے تذکرہ میں

لہ تقریظ ۱ صفحہ ۱۶۹ ۔ ؎ تقریظ ۲۰ صفحہ ۱۷۳ ۔ ؎ تقریظ ۲۴ صفحہ ۱۹۳ ۔ ؎ تقریظ ۳۱ صفحہ ۲۱۰

ضمناً مسئلہ امکان کذب مذکور ہوا۔ کہ لوگ امکان مانتے مانتے بالفعل کاذب جاننے لگے۔ اور ہاں اس شیطانی والوں کے رد میں ضمناً مسئلہ غیب کا ذکر آگیا۔ کہ ایسے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم سے منکر ہوتے اور ابلیس لعین کے علم کو اس کے علم پر ترجیح دیتے ہیں جسے اس کے مولا عزوجل نے یہ بہ علوم عظیمہ عطا فرمائے۔ اذا لجا کہ یہ دونوں مسئلے ضمنی تھے۔ اصل تقریظات کسی میں کوئی خاص بحث ان پر نہ ہوئی۔ پھر بھی بعض کلمات علمائے کرام جو ان کی نسبت بالتبع واقع ہوئے ان کا بیان تلخیص کرنا بعونہ تعالیٰ خالی از فائدہ نہیں وللہ الحمد

مسئلۂ مردودۂ امکان کذب

حرمین شریفین فرقہ وہابیہ کذابیہ نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ اس کا یہ بیہودہ بکنا مستقل کتاب میں رد کیا گیا اور اللہ عزوجل اسلئے نہ تھا۔ کہ دغا بازوں کے مکر کو راہ دکھاتا۔ تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے۔ پھر امکان کذب ماننے کا برا انجام وقوع کذب ماننے کی طرف کھینچ لے گیا۔ مکہ معظمہ۔ پاکی ہے تجھے اے وہ جو ہر نقص وکذب وناسزا باتوں سے منزہ ہے۔ خدا یگانہ وصمد پاک ہے سب عیبوں اور ان بری باتوں سے جو کج والے بکتے ہیں۔ اللہ بلند وبالا ہے ان باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ پاکی اسے جو اب خدا ہے جو ہر جھوٹ اور ہر نقص کے امکان سے بالضرورت منزہ ہے۔ مدینہ طیبہ۔ سب خوبیاں اس خدا کو جس کے لئے ذات وصفات میں کمال مطلق بالذات واجب ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اس کی زمین اور آسمان میں ہے۔ اس کا کلام

سلہ اصل ص۱۰۱ ہ، ص۱۰۳ سلہ تقریظ ۱۴ ص۱۱۹ سلہ تقریظ ۱۵ ص۱۶۹ سلہ تقریظ ۲۰ ص۱۸۱ ۵ تقریظ ۲۲ ص۲۱۳ ص۲۲۱

خالص یقین اور صریح حق ہے۔ اور وہ جو یہ گمراہ فرقہ اللہ عزوجل کا امکان کذب مانتا ہے
ریا کی ہے اللہ کے لئے اور وہ بہت بلند و بالا ہے اس بات سے کہ یہ کہتے ہیں۔ اور اس
پر اس سے سند لاتا ہے کہ بعض ائمہ گنہگاروں کے لئے خلف وعید جائز رکھتے ہیں (یعنی یہ کہ
گنہگار کو بخش دے اور عذاب نہ کرے) تو یہ سند لانا باطل ہے اس لئے کہ ہر وعید حقیقۃً مشیت
الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ بیشک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ
ہے جسے چاہے گا بخش دے۔ تو کیونکر متصور کہ خلف وعید جائز ماننے والوں پر امکان کذب ماننے
کا دھبہ آئے۔ اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے ان لوگوں کی باتوں پر۔ والنسفی علیہ الرحمہ نے کتاب عقائد میں
میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ کذب ممکن نہیں علامہ دوانی نے اس کی شرح میں کہا کہ خلف جائز
ہونے سے لینے کا دفع یہ ہے کہ وعید کی آیتیں ان شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں حدیثوں
سے معلوم ہوتی ہیں از انجملہ کہ توبہ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے تو گویا یوں
فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ
پائی جائیں۔ اسی حالت میں عذاب ہوگا۔ تو ان شروط عذاب سے کسی شرط کے نہ پائے
جانے سے عذاب نہ ہو۔ تو معاذ اللہ کذب لازم نہیں آتا یا یہ کہا جائے کہ آیات سے مراد،
تخویف کا انشا فرمانا ہے نہ حقیقۃً خبر دینا تو کذب کا اصلاً دخل نہیں تنبیہ یہ بیان جو کلام علماء
میں ضمناً آگیا۔ اسی سے صرف مسئلہ امکان کذب ہی پر قطعیت بہشت پارہ پارہ ان لوگوں کے لئے
طیار ہو گیا اللہ عزوجل پر افترا باندھنا۔ بیہودہ بکنا۔ دغا باز۔ مکار۔ بد انجام۔ کجی والے
غلط الہام۔ گمراہ فرقہ۔

مسئلہ مقبولۂ علم غیب

حرمین شریفین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنہیں اللہ عزوجل نے سکھا
دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا فضل ان پر عظیم وہ جنکو ہر چیز روشن ہو گئی

[1] تقریظ ۲۳، ص۲۳۵، ص۲۳۶ [2] اصل ص۱۰۵، ص۱۰۹ و ص۱۱۱

اور انہوں نے پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، جان لیا اور مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا۔ اور تمام اگلے پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا۔ جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی اور غیب پر علم یقینی اصالۃً خاص انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو انبیاء ہی کے بتانے سے علیہم الصلاۃ والسلام۔ کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے۔ اور فرمایا اللہ غیب جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے مگر مصطفےٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کر دینے والے معجزے عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ درود و سلام ان پر جو ان سب میں زیادہ کامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا۔ اس جلال والے کی حمد ہے جس نے تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ ہمارے سردار مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق سے بہترین جن کو اللہ تعالیٰ نے ماکان و مایکون جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا درود و سلام ان پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان سے ان کا علم زیادہ وسیع جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا مع بقیہ طیبہ درود و سلام ان پر جنکو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لئے رحمت بھیجا۔ اور ان پر اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے ہمارے سردار مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو ان سب اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا۔ اور انہیں اتنے غیبوں کے علم دیئے جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں۔

[1] تقریظ ۷ ص ۱۲۵ [2] تقریظ ۹ ص ۱۲۵ [3] تقریظ ۱۰ ص ۱۲۹ [4] تقریظ ۱۵ ص ۱۶۹ [5] تقریظ ۲۰ ص ۲۰۱ [6] تقریظ ۱۹ ص ۲۰۵ [7] تقریظ ۳۲ ص ۲۱۵

ذات ہیں یونہی صفات میں بھی اور عقل و علم میں بلا خلاف تمام جہان سے کامل تر ہیں۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے حضور کا جاننا غیب کو اور جو کچھ ہونے والا ہے۔ سب کو اور یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا نہ اس کا عظیم پانی کھینچا جا سکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا حضور کے ان معجزات سے ہے۔ جو بالیقین معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے اور یہ کچھ ان آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر ہیں غیب جاننا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا کہ ان آیات میں بغیر خدا کے بتائے غیب جاننے کی نفی ہے۔ رہا خدا کے بتائے سے حضور کا غیب نہیں جاننا تو یہ امر یقینی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے

جَلَّ وَعَلَا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی

عَلٰی سَیِّدِهِمْ وَمَوْلَاهُمْ

عَلَیْهِمْ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اٰمِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

تصحیح کردہ فقیر قادری رضوی عفی عنہٗ

(گلزار عالم پریس لاہور)

بسلسلۂ اشاعت جماعت نوری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

رب العزۃ جل جلالہ کی تنزیہ و تکبیر اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر میں پر مبارک منور فتویٰ "کفر شکن" علمائے مکہ معظمہ و علمائے مدینہ منورہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تکریماً کی تصدیقات علیہ و تحقیقات جلیلہ سے نور گستریں

مسمّٰی بنام تاریخی

حُسَامُ الحَرَمین علٰی مَنحرِ الکُفرِ والمَین

مع سلیس ترجمہ اردو مسمّٰی بنام تاریخی

مُبینِ اَحکام و تصدیقاتِ اَعلام

۱۳۲۵ھ

جس میں مسلمانوں کو آفتاب سے زیادہ روشن طور پر دکھایا گیا، کہ طوائف قادیانیہ و گنگوہیہ و نانوتویہ و دیوبندیہ و امثالہم نے خدا اور رسول کی شان کو کیا کچھ گھٹایا، علمائے حرمین شریفین نے باجماع امت ان سب کو زندیق و مرتد فرمایا، ان کو مولوی درکنار مسلمان جاننے یا ان کے پاس بیٹھنے ان سے بات کرنے کو زہر و حرام و تباہ کن اسلام بتایا،

ناشر

ملنے کا پتہ: نوری کتب خانہ، بازار داتا صاحب، لاہور

اللهم الملكية

٢٢ ھ ١٣

والتسجيلات المكية

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

سلام منا ورحمة الله وبركاته على سادتنا علماء البلد الامين - وقاد تنا كبراء بلد سيد المرسلين صلى الله تعالى وسلم وبارك عليه و عليهم اجمعين ولعد فان المعروض على جنابكم بعد لثم اعتابكم عرض محتاج فقير مظلوم امين ذي قلب كسير على عظماء كرماء اسخياء رحماء يدفع الله بهم البلاء والعناء ويرزق بهم الهداء والغناء - ان السنة في الزمن غريبة وظلمات الفتن والمحن مهيبة - فقد استعلى الشر واستولى الضر وتفاقم الامر - فاليوم الصابر على دينه كالقابض على الجمرة فوجب على ذمة همة امثالكم السادة القادة الكرام اعانة الدين واهانة المفسدين - اذ ليس بالسيوف فبالاقلام - فالغياث الغياث يا خيل الله - يا فرسان عساكر رسول الله - امدونا بمدة واعدوا لدفع الاعداء عدة - وشدوا اعضدنا في هذه الشدة - ومن الميسور على قدر المقدور - في ابانة هذه الامر

مہری تصدیقات

مکتوب :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ معظمہ کے عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر اللہ تعالیٰ درود و سلام و برکت نازل کرے ہمارے نبی اور سب انبیاء پر۔ آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجتمند بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ عظمت والے کریموں، سخاوت والے رحیموں سے عرض کرے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بلاد رنج دور فرماتا اور ان کی برکت سے خوشی و سود مندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ مذہب اہل سنت ہندوستان میں غریب ہے۔ اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں بسبب شر بلند ہے۔ اور شر غالب اور کام نہایت دشوار تو کسی اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہے۔ جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمہ ہمت پر مدد دین اور تذلیل مفسدین واجب ہے۔ جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی۔ فریاد فریاد اے خدا کے لشکر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فوج کے سوارو! ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے اور دفع دشمناں کیلئے سامان مہیا کرو اور اس سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو اور ان امور کے ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے

ان رجلا من علماء بلادنا. الملقب على لسان عمائنا واسيادنا. بعالم اهل
السنة والجماعة. وقف نفسه على دفاع تلك الضلالة والشناعة. فصنف
كتبا. والف خطبا. تنوف كتبه[له] على مائتين. بها الدين زين. وجلاء
الرين. منها شرح عقائد على المعتقد المنتقد. سماه المعتمد المستند. و
وقد تكلم فى مبحث شريف منه على اصول البدع الكفرية الشائعة
الآن فى الديار الهندية. نعرض منها ذكر بعض الفرق بلفظه ليتشرف
منكم بنظرة وتصديق. وتقرم السنة. ويفرج عنها كل محنة. بجواب التصويب
منكم والتحقيق. وتذكروا صريحا ان ائمة الضلال. الذين سماهم. هل هم
كما قال فيهم بالقبول حقيق. ام لا يجوز تكفيرهم. ولا تحذير العوام
عنهم وتنفيرهم. وان انكروا ضروريات الدين. وسبوا الله رب العالمين
وسبوا رسوله الامين المكين. وطبعوا واشاعوا كلامهم المهين. لانهم
علماء مولوية. وان كانوا من الوهابية. فتعظيمهم واجب فى الدين
وان شتموا الله وسيد المرسلين. صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه
اجمعين. كما تزعمه بعض الجهلة من المذبذبين. فيا ساداتنا. بينوا
نصر الدين ربكم ان هؤلاء الذين سماهم ونقل كلامهم ردها وهو ذا
نبذ من كتبهم كالاعجاز الاحمدى وازالة الاوهام للقاديانى وصورة
فتيا رشيد احمد الكنكوهى فى فوتوغرافيا والبراهين القاطعة حقيقة[له]
ونسبة لتلميذه خليل احمد الانبهتى وحفظ الايمان لاشرفعلى
التانوى معروضات. مضروب بخطوط ممتازة على عباراتها المردودات
اهل هم كما قدم هذه منكرون لضروريات الدين. فان كانوا وكانوا

[له] نقل عنها اذ ذلك اما الآن فقد تابت ولله الحمد على الالفية ١٣٥١ مصحح فقير رضوى

شہروں کے علماء سے ایک مرد نے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر ملقب بہ عالم اہلسنت وجماعت سے ملقب ہے۔ اپنی جان کو ان گمراہیوں اور خباثتوں کے دفع میں وقف کر دیا کتابیں تصنیف کیں اور بیانات تالیف کیے اس کی تصنیفیں دو سو[1] سے زائد ہوئیں جن سے دین کے لئے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے ان میں سے المعتمد المستند کی شرح المعتمد المستند ہے اس کی ایک مبحث شریف میں ان کفری بدعات کے اصول پر کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں۔ اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبادت میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ تصدیق سے مشرف ہو۔ اور سنت شادماں و مسرور ہو۔ اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہل سنت پر سے ہر شکل دور ہو اور صاف ذکر فرمائیے۔ کہ وہ سرداران گمراہی جن کا ذکر اس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنف نے کیا ہے تو جو حکم اس میں اس نے لگایا سزاوار قبول ہے۔ یا ان لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں۔ نہ عوام کو ان سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے۔ اگرچہ وہ ضروریات دین کا انکار کریں۔ اور اللہ رب العالمین اور اس کے رسول معزز دائمین کو برا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں۔ اور اس لئے کہ وہ عالم و مولوی ہیں۔ اگرچہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم شرعاً واجب ہے۔ اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان مستقر نہ ہوا۔ اور اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا اور وہاں یہ ہے ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائی رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لئے اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کہاں کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لئے خط کھینچ دیئے گئے ہیں آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔

---

[1] یہ شمار اس وقت تھا، اور اب بفضلہ تعالیٰ ایک ہزار سے زائد تصانیف ہیں ۱۲ الرضوی عفی عنہ

كفارا مرتدين. فهل يفترض على المسلمين اكفارهم كسائر منكري الضروريات
الدين قال فيهم العلماء الثقات. من شك في كفره وعذابه فقد كفر
كما في شفاء السقام والبزازية ومجمع الانهر والدر المختار وغيرها
من الكتب الغرر. ومن شك فيهم او وقف في تكفيرهم او عظمهم
او نهى عن تحقيرهم. فما حكمه في الشرع المبين. لا زلتم بفضل الله
مفيضين. على المسلمين احكام الدين. امين. والصلوة والسلام
على سيد المرسلين. محمد واله وصحبه اجمعين.

قَالَ فِي الْمُعْتَمَدِ الْمُسْتَنَدِ

بعد ما حقق ان صاحب البدعة المكفرة اعني به كل مدع للاسلام
منكر لشئ من ضروريات الدين. كافر باليقين. وفي الصلوة خلفه وعليه
والمناكحة والذبيحة والمجالسة والمكالمة وسائر المعاملات حكمه حكم
المرتدين كما نص عليه في كتب المذهب كالهداية والغرر وملتقى
الابحر والدر المختار ومجمع الانهر وشرح النقاية للبرجندي والفتاوى
الظهيرية والطريقة المحمدية والحديقة الندية والفتاوى الهندية
وغيرها متونا وشروحا وفتاوى) ما نصه ولنعد بعض من يوجد
في اعصارنا وامصارنا من هؤلاء الاشقياء فان الفتن داهمة و
الظلم متراكمة. والزمان كما اخبر الصادق المصدوق صلى الله
تعالى عليه وسلم يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا
يصبح كافرا والعياذ بالله تعالى فيجب التنبه على كفر الكافرين
المتسترين باسم الاسلام ولا حول ولا قوة الا بالله. فمنهم

اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے۔ کہ انہیں کافر کہے۔ جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے۔ جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام وبزازیہ ومجمع الانہر ودرمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو ان میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا ان کی تعظیم کرے یا ان کی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے آپ حضرات ہمیشہ فضل خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا افاضہ فرماتے ہیں۔ اور درود وسلام نازل ہو تمام رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب سب پر۔

المعتمد المستند میں

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعت کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ دعوی اسلام کے ساتھ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اس کے پاس بیٹھنے اور اس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اس کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے۔ جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ وغرر وملتقی الابحر ودرمختار ومجمع الانہر وشرح نقایہ برجندی وفتاویٰ ظہیریہ وطریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ وفتاویٰ عالمگیری وغیرہا متون وشروح وفتاویٰ میں تصریح ہے۔ اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی اور چاہیے کہ ہم گنائیں ان اشقیاء میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانے میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور زمانہ کی وہ حالت ہے۔ جیسی صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے۔ اور صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالیٰ تو ان کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ بنائے ہوئے ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

المرزائیۃ ونحن نسمیھم الغلامیۃ نسبۃ الی غلام احمد القادیانی دجال حدث فی ھذا الزمان فادعی اولا مماثلۃ المسیح و قد صدق واللہ فانہ مثیل المسیح الدجال الکذاب ثم ترقی بہ الحال فادعی الوحی وقد صدق واللہ بقولہ تعالی فی شان الشیٰطین یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا۔ اما نسبۃ الا یحاء الی اللہ سبحنہ وتعالی وجعلہ کتابہ البراھین الغلامیۃ کلام اللہ عزوجل فذلک ایضا مما اوحی الیہ ابلیس انہ خذ منی وانسب الی الہ العالمین ثم صرح بادعاء النبوۃ والرسالۃ وقال ھو اللہ الذی ارسلہ فی القادیان وزعم ان مما نزل اللہ تعالی علیہ انا انزلناہ بالقادیان وبالحق نزل وزعم انہ ھو احمد الذی بشر بہ ابن البتول وھو المراد من قولہ تعالی عنہ ومبشرا برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد وزعم ان اللہ تعالی قال لہ انک مصداق ھذہ الایۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ثم اخذ یفضل نفسہ اللئیمۃ علی کثیر من الانبیاء والمرسلین۔ صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہم اجمعین۔ وخص من بینھم کلمۃ اللہ وروح اللہ ورسول اللہ عیسی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال ؎ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ ای اترکوا ذکر ابن مریم فان غلام احمد افضل منہ واذ قد اوخذ بانک تدعی مماثلۃ عیسی رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام فاین تلک الایات الباھرۃ التی اتی بھا عیسی کاحیاء الموتی وابراء الاکمہ والابرص وخلق ھیأۃ الطیر من الطین

ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے غلام احمد قادیانی
کی طرف نسبت۔ وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیل مسیح ہونے کا
دعویٰ کیا، اور واللہ اس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے پھر اسے اور اونچی
چڑھی اور وحی کا ادعا کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ در بارۂ شیاطین،
فرماتا ہے ایک ان کا دوسرے کو وحی کرتا ہے۔ بناوٹ کی بات دھوکے کی۔ رہا اس کا اپنی وحی
کو اللہ سبحٰنہٗ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا
یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العالمین کی طرف۔ پھر
دعویٰ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کر دی اور لکھ دیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا
رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اس پر اتری ہے کہ ہم نے اسے قادیان
میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے۔ جن کی بشارت عیسیٰ علیہ الصلاۃ
والسلام نے دی تھی اور ان کا یہ قول جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ میں بشارت دیتا آیا ہوں
اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے۔
اس سے میں ہی مراد ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا ہے کہ اس
آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے
دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پھر اپنے نفس لئیم کو بہت انبیاء
و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہ انبیاء علیہم
السلام سے کلمۃ خدا و روح خدا و رسول خدا عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تنقیص
شان کے لئے خاص کر کے کہا ع ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے اور
جب کہ اس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسول خدا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے
تو وہ عقل کو حیران کر دینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے تھے جیسے
مردوں کو جلانا اور مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک پرند کی صورت بنانا

فينفخ فيه فيكون طيرا باذن الله تعالى فاجاب بان عيسى انما كان
يفعلها بسمريزم اسم قسم من الشعوذة بلسان الكلترة قال ولولا
انى اكره امثال ذلك لاتيت بها واذ قد تعودالانباء عن الغيوب لاتية كثيرا
ونظيره فيه كذب بركثير بشيوادوى داده هذا بان ظهورا لكذب في
اخبار الغيب لا ينافي النبوة فقد ظهر ذلك في اخبار اربعمائة من
النبيين واكثر من كذبت اخباره عيسى وجعل يصعد مصاعد
الشقاوة حتى عد من ذلك واقعة الحديبية فلعن الله من أذى رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم ولعن من أذى احدا من الانبياء صلى الله تعالى
على انبيائه وبارك وسلم واذ قد اراد قهر المسلمين على ان يجعلوه اياه
المسيح الموعود ابن مريم البتول ولم يرض بذلك المسلمون واخذوا يتلون
فضائل عيسى صلوات الله تعالى عليه قام بالنضال وطفق يبدي على
عليه الصلوة والسلام مثالب ومعايب حتى تعدى الى امه الصديقة
البتول المصطفاة المطهرة المبرئة بشهادة الله تعالى ورسوله صلى الله
تعالى عليه وسلم وصرح ان مطاعن اليهود على عيسى وامه لاجواب
عنها عندنا ولا نستطيع ردها اصلا وجعل يلمز البتول المطهرة من تلقاء
نفسه في عدة مواضع من رسائله الخبيثة بما يستثقل المسلم نقله و
حكايته ثم صرح ان لادليل على نبوة عيسى قال بل عدة دلائل قائمة على
ابطال نبوته ثم تسترفرقا عن المسلمين ان ينفروا عنه كافة فقال وانما
نقول بنبوته لان القران عده من الانبياء ثم عاد فقال لايمكن ثبوت
نبوته وفي هذا كما ترى اكذاب للقران العظيم ايضا حيث حكم بما
قامت الادلة على بطلانه الى غير ذلك من كفرياته الملعونة اعاذ

پھر اس میں پھونک مارنا اس کا حکم خدا عزوجل سے پرندہ ہو جانا تو اس کا یہ جواب دیا۔ کہ عیسٰی علیہ السلام
باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے)، اور لکھا کہ میں
ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب پیشین گوئی کرنے کی عادت اسے چڑھی
ہوئی ہے اور پیشین گوئیوں میں اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس عیاری
کی یہ دوا نکالی کہ پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ پہلے چار سو انبیاء کی
پیشینگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئی وہ عیسٰی
ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اور یونہی شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشین
گوئیوں میں سے واقعہ حدیبیہ کو گنا دیا تو اللہ تعالٰی کی لعنت ہو اس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور اللہ تعالٰی کی لعنت ہو اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی اور اللہ
تعالٰی کی درودیں اور برکتیں اور سلام اس کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جبکہ اس نے چاہا کہ مسلمان برتی
اس کو ابن مریم بنالیں اور مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل انہوں نے پڑھنا
شروع کیے تو لڑائی کے لئے اٹھا اور عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں بتانی شروع کیں
یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیر خدا سے بے علاقہ اور جو اللہ تعالٰی اور رسول
اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی گواہی سے جنتی ہوئی اور ستھری اور بے عیب ہیں اور تصریح کردی کہ یہودی
جو عیسٰی اور ان کی ماں پر طعن کرتے ہیں ان کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً ان پر رد کر سکتے
ہیں اور ان پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں جابجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان ان پر جن کا
نقل کرنا بھی گراں ہے اور تصریح کردی کہ عیسٰی کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ متعدد دلیلیں ان کے
بطلان نبوت پر قائم ہیں پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان اس سے نفرت کر جائیں گے ملمع اپنے کفر پر پردہ
ڈالا کہ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں شمار کیا ہے پھر پلٹ گیا اور بولا
کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں اور اس کے اس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی جھٹلانا ہے
کہ اس نے ایسی بات فرمائی جس کے بطلان پر دلائل قائم ہیں ان کے سوا اس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں

الله المسلمين من شره وشر الدجاجلة اجمعين **ومنهم الوهابية الامثالية والخواتمية** وقد قصصنا عليك اقوالهم وشانهم وانهم كانوا باتوافيها قبل دهم مقتسمون الى الاميرية نسبة الى امير حسن وامير احمد السهسوانيين والنذيرية المنسوبة الى نذير حسين الدهلوى والقاسمية المنسوبة الى قاسم النانوتى صاحب تحذير الناس وهو القائل فيه ولو فرض فى زمنه صلى الله تعالى عليه وسلم بل لو حدث بعده صلى الله تعالى عليه وسلم نبى جديد لم يخل ذلك بخاتميته وانما يتخيل العوام انه صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين بمعنى اخر النبيين مع انه لا فضل فيه اصلا عند اهل الفهم الى اخر ما ذكر من الهذيانات وقد قال فى التتمة والاشباه وغيرهما اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم اخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات اه النانوتى هذا هو الذى وصف محمد على الكانفورى ناظم الندوة بحكيم الامة المحمدية فسبحن مقلب القلوب والابصار ولا حول ولا قوة الا بالله الواحد القهار العزيز الغفار فرقوا لاولاد المريدة الخناس مع اشتراكهم فى تلك السداهية الكبرى فمفترقون فى ما بينهم على اراء يوحى بها اليهم الشيطان غرورا - وقد فصلت فى غير واحد من رسالة **ومنهم الوهابية الكذابية اتباع رشيد احمد الكنكوهى** تقول اولا على الحضرة الصمدية تبعا لشيخ طائفته اسمعيل الدهلوى عليه ما عليه بامكان الكذب وقد رددت عليه هذيانه فى كتاب مستقل سميته سبحن السبوح عن عيب كذب المقبوح وارسلته اليه وعليه بصيغة الالتزام من بوسطة وانت

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے دوسرا فرقہ وہابیہ
امثالیہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے، اور خواتیمیہ
(یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقات زمین میں چھ خاتم النبیین موجود جاننے
والے)، اور ہم سابق میں ان کے احوال واقوال اور رد کر دیے تھے۔ اور ہم بیان کر چکے
ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیریہ امیر حسن و امیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ
نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس
ہے اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے۔ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو
جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو
تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی ہے
کہ آپ سب میں آخر نبی ہے۔ مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت
نہیں الخ حالانکہ فتاوی تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے
جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے حکیم امت محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں
کو پلٹ دیتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باوجودیکہ اس مصیبت عظیم
میں سب شریک ہیں آپس میں مختلف ٹولیوں میں پھوٹے ہوئے ہیں۔ جو شیطان قریب کی راہ سے ان کے
دلوں میں ڈالتا ہے اور ان کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔ بالجملہ آخر فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد
گنگوہی کے پیرو پہلے تو اس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ
افترا باندھا۔ کہ اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے۔ اور میں نے اس کا یہ بیہودہ بکنا
ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح
رکھا ۱۳۰۷ھ اور میں نے یہ کتاب بصیغہ رجسٹری اس کی طرف اور اس پر بھیجی۔ اور بذریعہ ڈاک

منه الرجعة بواسطتها منذ احدى عشرة سنة وقد اشاعوا ثلث سنين ان الجواب يكتب كتب، يطبع ارسل للطبع وما كان الله ليهدى كيد الخائنين. فما استطاعوا من قيام وما كانوا منتصرين. والآن اذ قد أعمى الله بصره من قد عميت بصيرته من قبل فان يرجى الجواب. وهل يجادل ميت تحت التراب ثم تمادى به الحال. فى الظلم والضلال. حتى صرح فى فتوى له (قد رأيتها بخطه وخاتمه بعينى وقد طبعت مرارا فى بمبئى وغيرها مع ردها) ان من يكذب الله تعالى بالفعل ويصرح انه سبحانه وتعالى قد كذب وصدرت منه هذه العظيمة فلا تنسبوه الى فسق فضلا عن ضلال فضلا عن كفر فان كثيرا من الائمة قد قالوا بقيلته وانما قصارى امره انه مخطى فى تاويله، فلا اله الا الله انظر الى وخامة عواقب التكذيب بالامكان كيف جرت الى التكذيب بالفعل سنة الله فى الذين خلوا من قبل. اولئك الذين اصمهم الله واعمى ابصارهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم - **ومنهم الوهابية الشيطانية** هم كالفرقة الشيطانية من الروافض كانوا اتباع شيطن الطاق[1] وهؤلاء اتباع شيطان الآفاق ابليس اللعين وهم ايضا ارتاب ذلك المكذب الكنكوهى فانه صرح فى كتابه البراهين القاطعة وما هى والله الا القاطعة لما امر الله به ان يوصل بان شيخهم ابليس اوسع علما

---

[1] هذا بحمد الله من كرامات المصنف قاله فى حياة الكنكوهى ثم اماته الله الكنكوهى ولم يقدر ان يحير جوابا اه مصحح غفر له — هو كبير الفرقة الشيطانية كان يكون فى طاق جامع الكوفة فسمته الشياطين مومن الطاق وسماه الامام جعفر الصادق رضى الله عنه شيطان الطاق اه مصحح غفر له

اس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا لکھا گیا چھاپا جائے گا۔ چھپنے کو بھیج دیا۔ اور اللہ عزوجل اس لئے نہ تھا۔ کہ دغا بازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ۔ ٹکڑے ہو گئے نہ کسی سے مدد پلٹنے کے قابل تھے اب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کر دیں جس کی بیئے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں۔ تو اب جواب کی امید کہاں اور کیا خاک کے نیچے سے مُردے جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و گمراہی ؎ اس کا یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا۔ صاف لکھ گیا کہ جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا۔ اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔ اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں۔ جیسا کہ اس نے کیا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی تو لا الٰہ الا اللہ اللہ عزوجل کے امکان کذب ماننے کا برا انجام دیکھ کیونکر رو قدح کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یہ ہیں سنت السبیل ولا تجی آتی ہے۔ اگلوں سے یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا۔ اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ ؎ اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان الآفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی کے دم چھلے ہیں کہ اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی۔ اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر ان بہیروں کو جن کے توڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے کہ ان کے پیر ابلیس کا علم

؎ یہ بشارت اعلیٰ حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ انہوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا پھر اللہ عزوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ ۱۲ رضوی غفر لہٗ

؎ وہ فرقہ شیطانیہ کا گروہ ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا تو وہ شیاطین مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ رضوی غفر لہٗ

من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهذا نصه الشنيع بلفظه
الفضيع صفحه ٥١ شيطان وملك الموت كو الخ ان هذه السعة فى العلم
ثبتت للشيطن وملك الموت بالنص واى نص قطعى فى سعة علم
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص جميعا ويثبت
شركا وكتب قبله ان هذا الشرك ليس فيه حبة خردل من ايمان. فيا
للمسلمين. يا للمؤمنين بسيد المرسلين. صلى الله تعالى عليه وعليهم
اجمعين. انظروا الى هذا الذى يدعى علوا لكعب فى العلوم والاتقان.
وسعة الباع فى الايمان والعرفان. ويدعى فى اذنابه بالقطب وغوث
الزمان. كيف يسب محمدا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ملأ
فيه وليؤمن بسعة علم شيخه ابليس ويقول لمن علمه الله ما لم يكن
يعلم وكان فضل الله عليه عظيما الذى تجلى له كل شئ وعرف وعلم
ما فى السموات والارض وعلم ما بين المشرق والمغرب وعلم علم
الاولين والاخرين كما نص على كل ذلك الاحاديث الكثيرة انه اى
نص فى سعة علمه فحصل ليس هذا ايمانا بعلم ابليس وكفرا بعلم
محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وقد قال فى نسيم الرياض كما تقدم
من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالى عليه وسلم فقد عابه و
نقصه فهو ساب والحكم فيه حكم الساب من غير فرق لا نستثنى منه
صورة وهذا كله اجماع من لدن الصحابة رضى الله تعالى عنهم. ثم
اقول انظروا الى اثار ختم الله تعالى كيف يصير البصير اعمى. وكيف
يختار على الهدى العمى. يؤمن بعلم الارض المحيط لابليس واذا جاء
ذكر محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال هذا شرك وانما

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اس کا برا قول خود اس کے بد الفاظ میں صفحہ ۴۷ پر یوں ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے

فرمایا اے مسلمانو۔ فریاد ہے وہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین و بارک وسلم پر ایمان رکھتے ہوئے دیکھو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ علم و پختہ کاری میں اونچے پائے پر ہے اور ایمان و معرفت میں پیر ہونے رکھتا ہے اور اپنے دم چھلوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیر ابلیس کی وسعت علم پر تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزوجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے۔ اور اللہ عزوجل کا فضل ان پر عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور انہوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے جان لیا۔ اور مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی ان کے حق میں یوں کہتا ہے کہ ان کی وسعت علم میں کونسی نص ہے۔ کیا یہ علم ابلیس پر ایمان اور علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور شفاء نسیم الریاض میں فرمایا جیسا کہ اس کا نص اسی کتاب میں گذر چکا ہے۔ کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اس نے بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی۔ تو وہ گالی دینے والا ہے۔ اور اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں۔ اس میں سے ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے سے اب تک برابر اجماع چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اللہ کے مہر کر دینے کا اثر دیکھو کیونکر آنکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہ حق چھوڑ کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کے لئے تو زمین کا علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور محمد حبیب

الشرك اثبات الشريك لله تعالى فى الشئ اذا كان اثباته لاحد من
المخلوقين شركا كان شركا قطعا لكل الخلائق اذ لا يصح ان يكون احد
شريكا لله تعالى فانظر واكيف امن من ابليس شريك له سبحنه وانما
الشركة منتفية عن محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ثم انظر والى
غشاوة غضب الله تعالى على بصره يطالب فى علم محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم بالنص ولا يرضى به حتى يكون قطعيا فاذا جاء على سلب علمه
صلى الله تعالى عليه وسلم تمسك فى هذا البيان نفسه على ص٢٦ بستة
اسطر قبل هذا الكفر المهين. بحديث باطل لا اصل له فى الدين،
وينسبه كذبا الى من يرده بل رده برد المبين. حيث يقول روى
الشيخ عبد الحق قدس سره عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال،
لا اعلم ما وراء هذا الجدار اه مع ان الشيخ قدس الله تعالى سره انما
قال فى مدارج النبوة هكذا اشكل هرهنا بان جاء فى بعض الروايات
ان قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انما انا عبد لا اعلم ما
وراء هذا الجدار وجوابه ان هذا القول لا اصل له ولم تصح به
الرواية اه فانظر واكيف يحتج بلا تقربوا الصلوة ويترك وانتم سكرى
وكذلك قال الامام ابن حجر العسقلانى لا اصل له اه وقال الامام ابن
حجر المكى فى افضل القرى لم يعرف له سند اه وقد عرضت قوليه
هذين اعنى ما اقترف من تكذيب الله سبحنه وتنقيص علم رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم على بعض تلامذته ومريديه فعارضنى و
قال ما كان شيخنا ليتفوه بامثال هذا الكفر فاريته الكتاب. وكشفت
عن كفره الحجاب. فلجاه الاضطراب. الى ان قال ليس هذا الكتاب

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کا ذکر آیا۔ تو کہتا ہے یہ شرک ہے حالانکہ شرک تو اسی کا نام ہے کہ اللہ عزوجل کے
لئے کوئی شریک ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کیلئے ثابت کرنا شرک ہو تو وہ تمام جہانیں
جس کے لئے ثابت کی جائے یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو ابلیس لعین کا اللہ
عزوجل کے ساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان رکھتا ہے۔ شرکت تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے منتفی ہے پھر غضب الٰہی کا گھٹا ٹوپ اس کی آنکھوں پر۔ دیکھو علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو نص
مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں صفحہ ۶ پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر
پہلے ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین بالکل اصل نہیں اور ان کی طرف اس
کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے۔ جنہوں نے اسے روایت نہ کیا۔ بلکہ اس کا صاف رد
کیا۔ کہ کہتا ہے۔ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔
حالانکہ شیخ نے مدارج نبوت میں یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے۔ کہ
کہ بعض روایات میں آیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا۔ میں تو ایک بندہ
ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال معلوم نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے
اصل ہے۔ اس کی روایت صحیح نہ ہوئی۔ دیکھو کیسی لا تقربوا الصلوٰۃ سے دلیل لایا۔
اور وانتم سکریٰ کو چھوڑ گیا۔ اسی طرح امام ابن حجر نے فرمایا۔ اس کچھ اصل نہیں۔ اور امام
ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا۔ اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ اور میں نے اس
کے یہ دونوں قول یعنی وہ جو اس نے تکذیب الٰہی عزوجل اور تنقیص علم رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال اپنے سر لیا اس کے بعد شاگردوں اور مریدوں کے سامنے پیش
کئے۔ تو اس نے صبر اخلاف کیا۔ اور بولا بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں
تو میں نے اسے کتاب دکھائی اور اس کے کفر کا پردہ کھولا۔ تو مجبور ہو کر اسے یہ کہنا
کہ کتاب میرے پیر کی نہیں۔ یہ تو ان کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی

لشيخي انما هو لتلميذه خليل احمد الانبهتي فقلت هو قد قرظ عليه
وسماه كتابا مستطابا وتاليفا نفيسا ودعا الله تعالى ان يتقبله وقال
هذا الكتاب دليل واضح على سعة نور علم مؤلفه وفسحة ذكائه وفهمه
وحسن تقريره وبهاء تحريره اهـ فقال لعله لم ينظر فيه مستوعبا انما نظر
بعض مواضع متفرقة واعتمد على علم تلميذه قلت كلا بل قد صرح
في هذا التقريظ انه رآه من اوله الى آخره قال لعله لم ينظر فيه نظر تدبر
قلت كلا بل صرح فيه انه رآه بنظر غائر وهذا لفظه في التقريظ ان احقر
الناس رشيد احمد الكنكوهي طالع هذا الكتاب المستطاب البراهين القاطعة
من اوله الى آخره بامعان النظر اهـ فبهت الذي كابر والله لا يهدي كيد
المكابرين ومن كبراء هؤلاء الوهابية الشيطانية رجل آخر من اذناب
الكنكوهي يقال له اشرف علي التانوي صنف رسيلة لا تبلغ
اربعة اوراق وصرح فيها بان العلم الذي لرسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم بالمغيبات فان مثله حاصل لكل صبي وكل مجنون
بل لكل حيوان وكل بهيمة وهذا لفظه الملعون ان صح الحكم على ذات
النبي المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه
انه ماذا اراد بهذا بعض الغيوب ام كلها فان اراد البعض فاي خصوصية
فيه لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو
بل لكل صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وان اراد الكل
بحيث لا يشذ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا وعقلا اهـ اقول فانظر
الى آثار ختم الله تعالى كيف يسوي بين رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم وبين كذا وكذا وكيف ضل عنه ان علم زيد وعمرو وعلم

ہے۔ میں نے کہا اس نے اس پر تقریظ لکھی۔ اور کتاب مستطاب اور تالیف نفیس کہا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائی کہ اسے قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنف کی وسعت نور علم اور وسعت ذکاء و فہم و حسن تقریر و بہائے تحریر میں واضح ہے۔ تو اس کا مرید بولا کہ شاید انہوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی کہیں کہیں متفرق جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسہ کیا میں نے کہا ایسا نہیں بلکہ اس نے اس تقریظ میں تصریح کی ہے کہ اس نے یہ کتاب اول سے آخر تک دیکھی۔ بولا۔ شاید انہوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی۔ میں نے کہا ہشت۔ بلکہ اس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے بغور دیکھا۔ اور تقریظ میں اس کی عبارت یہ ہے۔ احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہی۔ تو دنگ ہو کر رہ گیا۔ ناحق جھگڑنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔

اور اس فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں ہے جسے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں اس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے۔ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ الی قولہ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور چنین و چناں میں۔ اور کیونکر اتنی سی بات اسکی سمجھ میں نہ آئی کہ زید و عمرو تو درکنار اسی تیغی بجھانے والے کے پیر بڑے جن کا اس نے نام لیا۔ انہیں غیب کی کوئی

عظماء هذا المتشيخ الذين سماهم بالغيوب لا يكون ان كان الا للظنيات
وانما العلم اليقيني بها اصالة لانبياء الله تعالى وما حصل به القطع
لغيرهم فانما يحصل بانباء الانبياء عليهم الصلوة والسلام لا غير الم
تر الى ربك كيف يقول وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله
يجتبي من رسله من يشاء وقال عز من قائل عالم الغيب فلا يظهر على
غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الاية فانظر كيف ترك القران ثم ودع
الايمان - واخذ يسأل عن الفرق بين النبي والحيوان - كذلك يطبع
الله على قلب كل متكبر خوان - ثم انظر واكيف حصر الامر بين مطلق
العلم والعلم المطلق ولم يجعل الفرق بعلم حرف او حرفين وعلوم
خارجة عن العد والحد شيئا فانحصر الفضل عنده في الاحاطة التامة
ووجب سلب الفضيلة عن كل فضل ابقى بقية فوجب سلب فضل
العلم مطلقا عن الانبياء عليهم الصلوة والسلام ومن دون تخصيص
بالغيب والشهود وجريان تقريره الخبيث فيه اظهر من جريانه في
علم الغيب فان حصول مطلق العلم ببعض الاشياء لكل انسان وحيوان
اظهر من حصول بعض علوم الغيب لهم. ثم اقول لن ترى ابدا
من ينتقص شان محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وهو معظم لربه
عز وجل كلا والله انما ينتقصه من ينتقص ربه تبارك وتعالى كما
قال عز وجل وما قدروا الله حق قدره فان ذلك التقرير الخبيث
ان لم يجر في علم الله عز وجل فانه يجري بعينه من دون كلفة
في قدرته سبحنه وتعالى كان يقول ملحد منكر لقدرة اعاذه سبحنه
وتعالى منها من هذا الجاحد المنكر لعلم محمد صلى الله تعالى عليه

بات معلوم ہوگی بھی تو محض بطور ظن حاصل ہوگی۔ امور غیب پر علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیاء
علیہم الصلاۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ
انبیاء ہی کے بتانے سے ملتا ہے۔ علیہم الصلاۃ والسلام نہ کسی اور کے کیا تو نے اپنے رب
کو نہ دیکھا کیا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں
اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی فضیلت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے اور اسی نے فرمایا عزت والا
وہ فرمانے والا، اللہ غیب کا جاننے والا ہے۔ تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ
رسولوں کے۔ دیکھو اس شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا اور یہ پوچھنے
بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے یونہی اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغا باز
کے دل پر پھر خیال کر و اس نے کیونکر مطلق علم اور علم مطلق میں حصر کر دیا۔ اور ایک دو حرف
جانتے اور ان علموں میں جن کے لئے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا۔ تو اس کے نزدیک فضیلت
اسی میں منحصر ہو گئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر اس کمال سے جس
میں کچھ باقی رہ جائے تو غیب و شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی، مطلق علم کی فضیلت کا سلب
انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب ہوا اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں
اس کی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور کے لئے بعض اشیاء کا مطلق
علم حاصل ہونا انہیں علم غیب حاصل ہونے سے زائد روشن ہے۔ پھر میں کہتا ہوں ہرگز
کبھی تو نہ دیکھے گا۔ کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے اور وہ
ان کے رب جل و علا کی تعظیم کرتا ہو جانتا خدا کی قسم ان کی شان وہی
گھٹائے گا جو ان کے رب تبارک و تعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل
نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے خدا کی واقعی قدر نہ پہچانی اسلئے کہ یہ گندی تقریر اگر علم
اللہ عزوجل میں جاری نہ ہو تو وہ قدرت الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلیف کے جاری ہے جیسے کوئی
بے دین جو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی قدرت علمیہ کا منکر ہو۔ اس منکر سے کہ علم محمد صلی

وسلم انه ان صح الحكم على ذات الله المقدسة بالقدرة على الاشياء
كما يقول به المسلمون فالمسئول عنهم انهم ماذا ارادوا بهذا البعض
الاشياء ام كلها فان ارادوا البعض فاى خصوصية فيه لحضرة
الالوهية فان مثل هذه القدرة على الاشياء حاصلة لزيد وعمرو
بل لكل صبى ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وان ارادوا
الكل بحيث لا يشذ منه فرد فبطل لانه ثابت عقلا ونقلا فان من
الاشياء ذاته تعالى شانه ولا قدرة له على نفسه والا لكان مقدورا
ان كان ممكنا فلم يكن واجبا فلم يكن الٰها فانظر الى الفجور كيف
يجر بعضه الى بعض والعياذ بالله رب العالمين وبالجملة هؤلاء الطوائف
كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين - وقد
قال فى البزازية والدرر والغرر والفتاوى الخيرية ومجمع
الانهر والدر المختار وغيرها من معتمدات الاسفار مثل هؤلاء
الكفار من شك فى كفره وعذابه فقد كفر اه وقال فى الشفاء الشريف
ونكفر من لم يكفر من دان بغير ملة الاسلام من الملل او وقف
فيهم او شك اه وقال فى بحر الرائق وغيره من حسن كلام اهل
الاهواء او قال معنوى او كلام له معنى صحيح ان كان ذلك كفرا من
القائل كفر المحسن اه وقال الامام ابن حجر فى الاعلام فى فصل الكفر
المتفق عليه بين ائمتنا الاعلام من تلفظ بلفظ الكفر يكفر وكل من استحسنه
او رضى به يكفر اه فالحذر الحذر ايها الماجد والمدر - فان الدين اعز ما
يؤثر - وان الكافر لا يوقر - وان الضلال اهم ما يحذر - وان الشر لجيب
للشر - وان الدجال شر منتظر - وان اتباعه اوفر واكثر - وان مجانبه

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے۔ بلکہ مثلاً کہ یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ پر قدرت
کا حکم کیا جانا اگر بقول سلمان ناں صحیح ہو۔ تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے
مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر اگر بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں
اللہ عزوجل کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ
جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ اور اگر کل اشیاء پر قدرت مراد
ہے اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی
سے ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذات باری بھی ہے اور اسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحت
قدرت ہو جائے گا تو ممکن ہو جائے گا تو واجب نہ رہے گا تو الٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری
کی طرف کھینچے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفہ سب
کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ اور
مجمع الانہر اور در مختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک
کرے خود کافر ہے اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے گروہ کو کافر نہ کہے جنہوں نے ملت اسلام کے سوا
کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بے دینوں
کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اسے کہنے والے کی
وہ بات کفر تھی تو جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل
میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے آئمہ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے
وہ کافر ہے اور جو اس کی بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے اور احتیاطاً اعتقاداً سے مٹی اور
پانی کے تیلے کہ تمام چیزیں جو بندگی کی جاتی ہیں ان سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور
بیشک گمراہی کجا سب سے زیادہ اہم ہے اور بے شک ایک شر دوسرے شر کو نہایت کھینچ لانے والا ہے اور
بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے ان سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اس کے پیرو ان لوگوں کے
پیروؤں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے اور بے شک اس کے پیچھے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور چھپے ہونگے

اظهر واكبر - وان الساعة ادهى وامر - ففروا الى الله - نفل بدغ السيل زباه - ولا حول ولا قوة الا بالله - وانما اطنبنا فى هذا المقام لان التنبيه على هذا من اهم المهام - وحسبنا الله و نعم الوكيل - وافضل الصلاة واعمل التبجيل - على سيدنا محمد واله اجمعين - والحمد لله رب العلمين - انتهى كلام المعتمد المستند هذا ما اردنا عرضه عليكم - ورجونا كل خير وبركة بدعائكم ايدونا الجواب - ولكم جزيل الثواب - من الملك الوهاب - والصلوة والسلام على الهادى للصواب - والال والاصحاب - الى يوم الجزاء والحساب - ۲۱ - ذى الحجة يوم الخميس سنة ۱۳۲۳ھ فى مكة المكرمة زادها الله شرفا وتكريما امين ط

صورة ما حرره البحر الطمطام - الحبر القمقام العلامة الهمام - والرحلة القرم الكرام - بركة الانام المفضال المقدام - المتبتل الله الى الله - التقى النقى الاواه شيخ العلماء الكرام - ببلد الله الحرام - سيدنا ومولنا الشيخ محمد سعيد بابصيل - اسبل الله عليه من منته ابسط ذيل - مفتى الشافعية - بمكة المحمية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعل علماء الشريعة المحمدية بهجة الوجود - وملأ

اور بے شک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ ابلا ٹیلوں تک پہونچ گیا اور نہ بدی سے اور نہ پھرنیکی کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے میں نے اسلئے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ ان باتوں پر تنبیہ کروں ان چیزوں میں تھا جو مہم سے بڑھ کر مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانے والا اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور ان کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا ہے یہاں تک معتمد المستند کا کلام ختم ہوا۔ یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی امید ہے۔ بہتر جواب افادہ کیجئے اور آپ کے لئے بادشاہ کثیر العطا کی طرف سے بہت ثواب ہے اور درود و سلام رہنمائے حق اور ان کے آل واصحاب پر روز جزا و شمار تک ۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا اللہ اس کا شرف و اعزاز زیادہ کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔

تقریظ دریائے زخار، عالم کبیر، جلیل المقدار، علامہ بلند ہمت، مرجع مستفیدین، سردار کریم، برکت خلق، صاحب فضل و تقدم، منقطع بخدا، پرہیزگار، پاکیزہ، صاحب درد دل، مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے استاد، حرم محترم شافعیہ کے مفتی سیدنا و مولانا محمد سعید بابصیل اللہ ان پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دامن ڈالے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعتِ محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا اور

بارشادهم وايضاحهم الحق المدائن والنجود۔ وحرس بنضالهم
عن دين سيد المرسلين۔ سور ملته المطهرة عن التعدى عليه وابطال
بادلتهم الواضحة ضلال المضلين الملحدين اصابعهم فقد نظرت
الى ما حرره ونقحه العلامة الكامل۔ والجهبذ الذى عن دين نبيه
يجاهد ويناضل۔ اخى وعزيزى الشيخ احمد رضا خان فى كتابه
الذى سماه المعتمد المستند۔ الذى رد فيه على رؤس اهل البدع
والزندقة المجدفة۔ بل هم اشر من كل خبيث ومفسد ومعاند وبين
فى هذه الرسالة مختصر ما الفه من كتاب المذكور وبين فيها اسماء
جملة من فجرة الذين كادوا ان يكونوا بضلالهم من اسفل الكفرين
فجزاه الله فيما بين وهتك به خيمة خبثهم وفسادهم الجزاء الجميل
وشكر سعيه واحله من قلوب اهل الكمال المحل الجليل۔ قاله
بفمه۔ وامر برقمه۔ المرتجى من ربه كمال النيل۔ محمد سعيد بن
محمد بابصيل۔ مفتى الشافعية بمكة المحمية۔ غفر الله له
ولوالديه ولمشائخه ومحبيه
واخوانه وجميع المسلمين۔

(محمد سعيد بابصيل)

٢ صورة ما زبره اوحد العلماء الحقانية۔ وافرد العظماء الربانية
ذو المناقب والمحامد۔ فخر الاماثل والاماجد۔ الورع
الزاهد۔ والبارع الماجد۔ شيخ الخطباء والائمة بمكة
المكرمة۔ مانع الزيغ والفساد۔ مانح الفيض و

ان کی ہدایت اور حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا۔ اور انکی حمایت دین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کی ملت پاکیزہ کی چاردیواری کو دست درازی سے محفوظ فرمایا۔ اور انکی روشن دلیلوں سے گمراہ بدینوں کی گمراہی کو باطل کر دیا۔ بعد حمد و صلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اس علامہ کامل استاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد و جدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے معزز حضرات احمد رضا خان نے اپنی کتاب مسمیٰ بہ معتمد المستند میں جس میں بدمذہبی و بدینی کے خبیث شریروں کا رد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ خلاصہ کیا ہے اور اس میں ان چند فاجروں کے نام بیان کئے ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافر ہوں میں ہوں تو اللہ اسے اس کے بیان پر اور اس پر کہ اس نے ان کی خیانتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا۔ عمدہ جزائے عطا فرمائے۔ اور اس کی کوشش قبول کرے اور اہل کمال کے دلوں میں اس کی تعظیم و عزت پیدا کرے۔ کہا اس نے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا۔ اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے کہ مکہ معظمہ میں شافعیہ کا مفتی ہے اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے ماں باپ اور استادوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے

محمد سعید
بابصیل

۲ تقریظ یکتائے علمائے حقانی، یگانۂ کبرائے ربانی، قرنوں اور تعریفوں والے، عمائد و اکابر کے فخر، صاحب ہدی و ورع حیرت بخش کمالات کے بزرگ، مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی و فساد کے روکنے والے فیض و ہدایت

السيد مولانا الشيخ احمد ابو الخير ميرداد حفظه الله تعالى الى يوم التناد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى من شاء بالفيض والهدايات التى هى من اعظم المنح. وتفضل عليه بالاصابة فى كل ماخطر بباله وسنح. احمده ان جعل علماء امة نبينا كانبياء بنى اسرائيل. ورزقهم الملكة فى استنباط الاحكام باقامة البرهان والدليل. واشكره اذ رفع لمن نتصب منهم لاقامة الحق اعلاما. وخفض معاندهم اذ صيرهم فى الخافقين اعلاما. واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة عبد نطق بخلاصة التوحيد وجعله فى جيد الزمان كالعقد الفريد. واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذى بعثه للعلمين نورا وهدى ورحمة. وارسله بالتوضيح ليكون الدين الحنيفى مبسوطا لهداية الامة. صلى الله تعالى عليه وعلى اله المصابيح الغرر. اصحابه نجوم الهدى وعقود الدرر. اما بعد. فالعلامة الفاضل. الذى بتنوير ابصاره يحل المشاكل والمعاضل. المسمى باحمد رضاخان قد وافق اسمه مسماه. وطابق درالفاظه جوهر معناه. فهو كنز الدقائق المنتخب من خزائن الذخيرة. وشمس المعارف المشرقة فى الظهيرة. كشاف مشكلات العلوم فى الباطن والظاهر. يحق لكل من وقف على فضله ان يقول كم ترك الاول للآخر

مولانا شیخ ابو الخیر احمد میرداد، اللہ عزوجل قیامت تک ان کا نگہبان ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو کہ اس نے جس پر چاہا فیض و ہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گذرے سب حق و مطابق تحقیق ہے میں اس کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور انہیں دلیل و حجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اس کا شکر بجا لاتا ہوں کہ علماء میں جنہوں نے تائید حق کے لئے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اور ان کے مخالف کو پست کیا کہ انہوں نے مشرق و مغرب میں شہرے پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لئے نور و ہدایت و رحمت کر کے بھیجا۔ اور انہیں روشن بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دین خالص امت پر کشادہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کی آل پر کہ شمع تاباں ہیں۔ اور ان کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد بے شک وہ علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے۔ احمد رضا خاں جو اسم با مسمٰے ہے اور اس کلام کا موتی اس کے معنے کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے۔ تو وہ باریکیوں کا خزانہ ہے محفوظ اور تحقیق سے جانچا ہوا اور معرفت کا آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اس کے نفس پر اڑا ہوا اسے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے

واني وان كنت الاخير زمانه لآت بما لم تستطعه الاوائل
وليس على الله بمستنكر ان يجمع العالم في واحد

خصوصا بما ابداه في هذه الرسالة الحرية بالقبول والتعظيم والجلالة المسماة بالمعتمد المستند من الادلة والبراهين. والقول الحق المبين القامع لاهل الكفر والملحدين. فان من قال بهذه الاقوال معتقدا لها كما هي مبسوطة في هذه الرسالة لاشبهة انه من الكفرة الضالين المضلين. المارقين من الدين. مروق السهم من الرمية لدى كل عالم من علماء المسلمين. المؤيدين لما عليه اهل الاسلام والسنة و الجماعة. الخاذلين لاهل البدع والضلالة والحماقة. فجزاه الله تعالى عن المسلمين المقتدين بائمة الهدى والدين الجزاء الوافر. ونفع به وبتاليفه في الاول والاخر. ولا زال على ممر الزمان. رافعا لواء الحق ناصرا لاهله ما تعاقب الملوان. ومتع الله الوجود بحياته ومابرح ملحوظا بعون الله وعناياته. محفوظا بالسبع المثاني. من كيد كل عدو وحاسد شاني. بجاه عظيم الجاه خاتم الانبياء والمرسلين صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه اجمعين. رقمه فقير ربه واسير ذنبه احمد ابو الخير بن عبد الله ميرداد
خادم العلم والخطيب والامام
بالمسجد الحرام.

ابو الخير احمد
ميرداد

٣ صورة ما سطره مقدام العلماء المحققين. همام العظماء المدققين. العريف الماهر والغطريف الباهر والسحاب

زمانے میں ہیں گرچہ آخر ہوا — وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچنبھا نہ جان — کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

خصوصاً ان دلیلوں اور حجتوں اور حق و صحیح باتوں کے باعث جو اس نے رسالہ سردار قبول و تعظیم و اجلال مسنے پر المعتمد المستند میں ظاہر کیں جس سے اہل کفر و الحاد کی جڑ کھود ڈالی اس لیے کہ جو ان اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالہ میں شرح لکھا ہے وہ بے شک کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے نکل گیا ہے۔ جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک جو ملت اسلام و مذہب سنت و جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی و حماقت والوں کے جھوٹے ولے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ مصنف کو ان سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمہ ہدایت و دین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اس کی ذات اور اس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد دیتا رہے جب تک صبح و شام ہوا کرے اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و عنایات الٰہی کی نگاہ اس پر رہے قرآن عظیم ہر دشمن و حاسد و بدخواہ کے مکر سے اس کی حفاظت کرے صدقہ انکی اجابت کا جن کی عزت عظیم ہے جو انبیاء و مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ ان پر اور ان کے آل و اصحاب سب پر درود بھیجے اسے لکھا محتاج الٰہ گرفتار گناہ۔ محمد ابو الخیر بن عبد اللہ میرداد کہ مسجد الحرام میں علم کا خادم و خطیب نام ہے۔

احمد
ابو الخیر میرداد

تقریظ پیشوائے علمائے محققین والائمت وکبرائے مدققین عظیم المعرفۃ، ماہر سردار بزرگ، صاحب نور عظیم ابر بارندہ و ماہ درخشندہ، ناصر سنن، فتنہ شکن، سابق مفتی حنفیہ حرم

الماهر والقمر الزاهر۔ ناصر السنة وكاسر الفتنة مفتی الحنفية سابقا۔ ومحط الرحال سابقا ولاحقا ذو العز والافضال۔ مولٰنا العلامة الشيخ صالح كمال توجر ذو الجلال۔ بتيجان العز والجمال

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذى زين سماء العلوم بمصابيح العلماء العارفين۔ وبين لنا ببركاتهم طرق الهداية والحق المبين۔ احمده على ما من به وانعم۔ واشكره على ما خص وعمم۔ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة ترفع قائلها على منابر النور۔ وتدفع عنه شبه اهل الزيغ والفجور۔ واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذى اوضح لنا المحجة۔ وابان لنا طريق المحجة۔ اللهم صل وسلم عليه وعلى اله الطيبين الطاهرين۔ واصحابه الفائزين المفلحين۔ والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين۔ لا سيما العالم العلامة۔ بحر الفضائل وقرة عيون العلماء الاماثل۔ مولانا الشيخ المحقق۔ بركة الزمان۔ احمد رضا خان البريلوى حفظه الله وابقاه۔ ومن كل سوء ومكروه وقاه۔ اما بعد! فعليكم السلام۔ ايها الامام المقدام ورحمة الله وبركاته على الدوام۔ ولقد اجبت فاصبت وحققت فيما اتيت وقلدت اعناق المسلمين قلائد المنن۔ وادخرت عند الله سبحنه الاجر الحسن۔ فابقاك الله لهم حصنا منيعا۔ وجعلك من لدنا اجرا

کی طرف اول سے اب تک طالبانِ فیض دُور دُور سے جاتے ہیں، صاحبِ عزت و افضال مولٰنا علامہ شیخ صالح کمال، جلال والا عزت و جمال کے تاج ان کے سر پر رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے آسمانِ علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور اُن کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اس کے احسان و انعام پر اس کی حمد کرتا ہوں اور اس کے خاص اور عام افضال پر اس کا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی و بدکاری والوں کے شبہات کو اس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لئے حجت واضح کر دی اور کشادہ راہ روشن فرمائی الٰہی تو درود اور سلام نازل فرما ان پر اور ان کی ستھری پاکیزہ آل پر اور ان کے فوز و فلاح والے صحابہ اور ان کے نیک پیروؤں پر قیامت تک بالخصوص اس عالم علامہ پر کہ فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولانا محقق زمانے کی برکت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بری اور ناگوار بات سے اسے بچائے حمد و صلاۃ کے بعد اے امام پہنچا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمیشہ تک آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا اور تحریر میں تحقیق کی اور مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہنسلیں ڈالیں

عظيما - ومقاما رفيعا - وان ائمة الضلال الذين سميتهم كما قلت و
مقالاتهم فيهم بالقبول حقيق فهم والحال ماذكرت مارقون من
الدين يجب على كل مسلم التحذير منهم - والتنفير عنهم وذم طريقتهم
الفاسدة - وآرائهم الكاسدة - واهانتهم بكل مجلس واجبة - وهتك
الستر عنهم من الامور الصائبة - ورحم الله القائل

من الدين كشف الستر عن كل كاذب ... وعن كل بدعي اتى بالعجائب
ولولا رجال مؤمنون لهدمت ... صوامع دين الله من كل جانب

اولئك هم الخاسرون - اولئك هم الضالون - اولئك هم الظالمون - اولئك
هم الكافرون - اللهم انزل عليهم باسك الشديد - اجعلهم ومن صدق
اقوالهم مابين شريد وطريد - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا
وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب وصلى الله على سيدنا
محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا غاية محرم الحرام سنة ١٣٢٣ وقاله
بفمه وامر برقمه - خادم العلم والعلماء بالمسجد الحرام محمد صالح ابن العلامة
المرحوم الشيخ صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة
سابقا غفر الله له ولوالديه ولمشائخه واحبابه وخذل
اعدائه وحساده ومن يسوء اداه - امين - امين -

محمد صالح

صورة مارقمه العلامة المحقق - والفهامة المدقق
مشرق سناء الفهوم - مشرق ذكاء العلوم - ذو العلو
والافضال - مولانا الشيخ علي بن صديق كمال -

اور اللہ عزوجل کے یہاں ہمیشہ ثواب کا سامان کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لئے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپ کو بڑا اجر اور بلند مقام دے اور بے شک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے تو ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے اور ان سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹے ردیوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب ہے اور ان کی پردہ دری امور صواب سے ہے اور خدا اس پر رحمت کرے جس نے کہا اس

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری — سارے بددینوں کی جولائیں عجب پاتے پھری
دین حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری — گر نہ ہوتی اہل حق و رشد کی جلوہ گری

وہی نمایاں کافر ہیں وہی گمراہ ہیں وہی ستمگار ہیں وہی کفار ہیں الٰہی ان پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کردے کہ کچھ نہ بچ جائے یوں ٹوٹے یوں کچھ مردود اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بے شک تو ہی بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر بکثرت درود و سلام بھیجے۔ سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ اسے اپنی زبان سے کہا اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم و علماء کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے اللہ اسے اور اس کے والدین اساتذہ و احباب سب کو بخشے اور اس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین

(مہر: محمد صالح کمال)

تقریظ علامہ محقق عظیم الفہم، مدقق لامع، انوار فہوم مشرق آفتاب علوم صاحب رفعت و افضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت و جمال

ادام الله بالعز والجمال

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى اعز الدين القويم بالعلماء العاملين المكرمين بالعلم النافع الذين جعلهم نجما يستضاء بهم فى الازمنة المدلهمة الحوالك الظلم وشهبا تحرق بهم طوائف الطغيان والزيغ والبدع فيحور وارجم. واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة ادخرها ليوم الزحام. واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله خاتم الانبياء العظام صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى آله وصحبه الكرام

وبعد فانا اشكر الله ربى على طلوع هذا النجم الساطع والدواء الناجع فى هذا الزمان الفاجر الذى ترى فيه البدع كالسيل الدافع واهلها يتناسلون من كل حدب واسع. اللهم اخل منهم البلاد. ومثل بهم بين العباد. واهلكهم كما اهلكت ثمود وعاد. واجعل ديارهم بلاقع. لا شك فى كفر هؤلاء الخوارج كلاب النار وحزب الشيطان. وحقيق بالقبول والاذعان. ما جاء به هذا النجم اللامع والسيف القامع رقاب الوهابية ومن كان لهم تابع. الشيخ الكبير والعلم الشهير مولانا وقدوتنا احمد رضا خان البريلوى سلمه الله واعانه على اعداء الدين المارقين بحرمة سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وعليكم السلام.

على بن صديق كمال

صورة ما نمقه البحر الزاخر والحبر الفاخر بقية الاكابر وعمدة الاواخر الصفى المتوكل الوفى المتبتل حامى

کے ساتھ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اس دین صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں آہی تو یہ خیر کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھپ سخت تاریک زمانوں میں ان سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ ان سے سرکشی بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ ہو کر رہ جائیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جسے میں اس رحمت کے دن کے لئے ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزوجل ان پر اور ان کے آل و اصحاب کرام پر درود بھیجے حمد و ثنا کے بعد میں اپنے رب عزوجل کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا۔ اور یہ پورا نفع دینے والا دریا ابھی [illegible] زمانہ میں پیدا ہو جس میں بدمذہبیوں کو پورا زور ملنے کی طرح ہم دیکھ رہے ہیں اور بدمذہب لوگ ہر شاداب ہیں یعنی پچھلے دجال کی طرف چپکے آتے ہیں ابھی ان سے سرکشی کر کے اور انہیں تمام خلق میں بھٹکا کر اور انہیں ہلاک کرے جیسے تو نے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا۔ اور ان کے گھروں کو کھنڈر کر دے۔ بے شک نہیں یہ خارجی یہ دو رخی کرتے شیطان کے گروہ کا زہر ہیں اور ماننے اور گردید کی جگہ ڈوبتے ہے جس کو یہ روشن ستارہ لایا۔ وہ وہابیہ و ان کے تابعین کی گردن پر تیغ براں استاد معظم اور نامور شہیر ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا احمد رضا خان بریلوی اللہ اسے سلامت رکھے اور دین کے خزانوں دین سے نکل جانے والوں پر اس کو فتح دے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ اور آپ پر سلام ہو

(مہر: علی ابن صدیق کمال)

تقریظ دریائے مواج، عالم کبیر، صاحب فخر بقیۂ اکابر معتمد دور آخر متوکل باصفا، صاحب وفا منقطع بخدا، حامی سنن

السنن۔ ماحی الفتن۔ مطرح اشعة النور المطلق۔ مولٰنا الشیخ محمد عبد الحق۔ المهاجر الٰه ابادی۔ دام بالایدی والایادی۔ السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ومغفرته

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی وفق من اختار من عباده لحمایة هذه الشریعة وجعلهم ورثة انبیائه فی العلم والحکمة وبالهام من رتبة عالیة رفیعة والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد الذی جمع فیه مولاه الفضل جمیعه وعلی اٰله واصحٰبه ذوی النفوس السمیعة المطیعة۔ ماصاح الهزار فوق الازهار ترنیمه وترجیعه۔ اما بعد فقد اطلعت علی هذه الرسالة الشریفة وما حوته من التحریر الانیق۔ والتقریر الرشیق۔ فرأیتها هی التی تقر بها العینان لا بغیرها۔ وهی التی تصغی الیها الاذان حیث ظهر خیرها ومیرها۔ اصاب صاحبها العلامة الحبر الطمطام۔ المقوال المفضال المنعام۔ النحریر البحر الهمام۔ الاریب اللبیب القمقام۔ ذو الشرف والمجد المقدام۔ الذکی الزکی الکرام۔ مولٰنا الفهامة الحاج احمد رضا خان کان الله له اینما کان۔ ولطف به فی کل مکان۔ فیما بسط وحقق وضبط ودقق۔ اقسطو زعا۔ وارشد وهدی۔ فیجب ان یکون المرجع عند الاشتباه الیه۔ والمعول علیه۔ فجزاه الله الجزاء التام۔ واسبغ علیه نعمه غایة الانعام۔ واطال طیلته طوال الدهر المستدام۔ بارغد عیش لا یسأم فیه ولا یسام۔ بجاه سید المرسلین سید الانام علیه

ماحی فتن، جلوہ گاہ لمعہائے نور مطلق، مولٰنا شیخ محمد عبد الحق مہاجر الٰہ آبادی، قوت و نعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت ہو،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ پسند کیا۔ اس کو اس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اسے علم و حکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیا بلند و بالا مرتبہ ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن میں ان کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرما دیں اور ان کے آل و اصحاب پر جن کی جانیں ان کا حکم سننے والی اور ان کا فرمان ماننے والی ہیں جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا۔ اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اسے ایسا پایا اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اس کے مولف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پر گویا فیض کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف و عزت و سبقت والے صاحب ذکا ستھرے نہایت کرم والے۔ ہمارے مولیٰ کثیر العلم حاجی احمد رضا خاں نے کر دہ جہان ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس سے بہت لطف فرمائے۔ اس تفصیل و تحقیق و ربط و ضبط و تدقیق میں راہ صواب پائی انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی و ہدایت کی تو واجب ہے کہ شبہ کے وقت اسی تحقیق کی طرف رجوع کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو۔ تو اللہ اسے پوری جزا بخشے اور اس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر و وافر کرے اور ابد الآباد تک اس کے نفس کو متمتع کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اکتائے نہ کوئی ملامت پیش آئے۔ بسردار مرسلین سید عالمین کا صدقہ ان پر اور ان کی عزت

وعلى آله الكرام، وصحابته الفخام، أزكى صلوة الله وأطيب السلام، حرره
العبد الضعيف الملتجي بحرم ربه الٰه آبادي. محمد عبد الحق ابن مولانا
الشيخ شاه محمد الٰه آبادي. عاملهما الله بفضله
العميم. ٨ صفر المظفر سنة ١٣٢٤ھ من الهجرة
النبوية على صاحبها ألف ألف صلاة وتحية

محمد عبد الحق

٦ صورة ما نقحه غيظ المنافقين. وفوز الموافقين. حامي السنة وأهلها. ماحي البدعة وجهلها. زينة الزمان وحسنة الأوان. منشد خطب الكرم. محافظ كتب الحرم. العلامة الجليل. والفهامة النبيل. حضرة مولانا السيد اسمعيل خليل. أدامهما الله بالعز والتبجيل

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الأحد القهار. القوي العزيز المنتقم الجبار. المتعالي بصفات الكمال والجلال. المتنزه عن قول أهل الكفر والطغيان والضلال. الذي ليس له ضد ولا ند ولا مثال. ثم الصلوة والسلام على أفضل العالمين. سيدنا محمد بن عبد الله خاتم النبيين والمرسلين المنقذ لمن تبعه من الخزي والردى. الخاذل لمن استحب العمى على الهدى أما بعد فأقول إن هؤلاء الفرق الواقعين في السؤال. غلام أحمد قادياني ورشيد احمد ومن تبعه كخليل الانبهتي واشرف علي وغيرهم

والی آل و عظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب سے ستھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام لکھا اسے بندہ ضعیف نے کہ اپنے رب رہنما کی حرم میں پناہ لئے ہے محمد عبد الحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الہ آبادی۔ اللہ تعالے ان دونوں کے ساتھ اپنے فضل عام کا معاملہ کرے ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ

محمد عبد الحق

صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود و سلام

تقریظ غیظ منافقین و کام موافقین، حامی سنت و اہل سنت، ماحی بدعت، دجہل بدعت، زینت لیل و نہار نکوئی روزگار، خطیب خطبہائے کرم، محافظ کتب حرم، علائے ذی قدر بلند، عظیم الفہم دانشمند، مولانا سید اسمٰعیل خلیل اللہ تعالے انہیں عزت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزت انتقام و جبروت والا صفات کمال و جلال کے ساتھ متعالی ہے کافروں سرکشوں گمراہوں کی بات سے منزہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود و سلام ان پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ابن عبد اللہ تمام انبیاء و رسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی و ہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اسے مخذول کرنے والے حمد و صلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جنکا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں۔ جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر

لا شبهة فی کفرهم بلا مجال۔ بل لا شبهة فیمن شك بل فیمن توقف فی کفرهم بحال من الاحوال۔ فان بعضهم منابذ للدین المتین وبعضهم منکر ما هو من ضروریات المتفق علیه بین المسلمین۔ فلم یبق لهم اسم ولا رسم فی الاسلام۔ کما لا یخفی علی اجهل الناس من الانام۔ فان ما اتوا به شئ تمجه الاسماع۔ وتنکره العقول والقلوب والطباع ثم اقول ایضا انی کنت اظن ان هؤلاء الضالین المضلین الفجرة الکفرة المارقین من الدین۔ انما حصل لهم ما حصل من سوء الاعتقاد۔ مبناه علی سوء الفهم من عبارات العلماء الامجاد۔ والان حصل لی علم الیقین الذی لا شك فیه انهم من دعاة الکفرة یریدون ابطال دین محمد صلی الله تعالی علیه وسلم فتجد بعضهم ینکر اصل الدین۔ وبعضهم یدعی النبوة منکرا لخاتم النبیین۔ و بعضهم یدعی انه عیسی وبعضهم یدعی انه المهدی واهونهم فی الظاهر بل اشد هم فی الحقیقة هؤلاء الوهابیة لعنهم الله و اخزاهم وجعل النار ماوٰهم ومثواهم۔ یلبسون علی العوام الذین هم کالانعام بانهم هم المتبعون للسنة۔ وان غیرهم من السلف الصالح الائمة فمن دونهم مبتدعون۔ وللسنة الغراء تارکون ومخالفون۔ فیما لیت شعری اذا لم یکن هؤلاء لنهجه صلی الله تعالی علیه وسلم متبعین فمن اتبع له واحمد الله تعالی علی ان فیض هذا العالم العامل والفاضل العالم۔ صاحب المناقب والمفاخر۔ مظهر کم ترك الاول للاخر فرید الدهر۔ وحید العصر مولانا الشیخ احمد رضا خان سلمه الله الرب المنان۔ لابطال حججهم الداحضة۔ بالایات والاحادیث

میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے۔ بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔ کہ ان میں کوئی تو دین متین کو پھکنے والا ہے اور ان میں کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے۔ جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اسلام میں ان کا نام و نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں۔ کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں۔ اور قلبیں اور طبیعتیں اور دل اس کا انکار کرتے ہیں تیز میں پھر بھی کہتا ہوں۔ میرا گمان تھا کہ یہ گروہ گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بد اعتقادی حاصل ہوئی اس کا باعث بد فہمی ہے کہ عبارات علمائے کرام کو نہ سمجھے اور اب مجھے ایسا علم یقین حاصل ہوا۔ جس میں اصلاً شک نہیں۔ کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصل دین کا انکار کرتے پائے گا اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ بتاتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں خدا ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے بے پڑھے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں۔ کہ وہی پیروان سنت ہیں اور ان کے سوا اگلے نیک امام اور جو ان کے بعد ہوئے بد مذہب ہیں اور روشن کے تارک و مخالف ہیں اے کاش میں جانتا کہ گروہ سلف کرام طریقہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیرو کون ہے۔ اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجا لاتا ہوں۔ کہ اس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا۔ جو فاضل کامل ہے۔ منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔ یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولینا حضرت احمد رضا خاں اللہ بڑے احسان۔ پروردگار اسے سلامت رکھے ان کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی

القاطعة. كيف لا وقد شهد له علماء مكة بذلك. ولو لم يكن بالمحل الارفع لما وقع منهم ذلك. بل اقول لو قيل في حقه انه مجدد هذا القرن لكان حقا وصدقا شعر

وليس على الله بمستنكر ... ان يجمع العالم في واحد

فجزاه الله خير الجزاء عن الدين واهله. ومنحه الفضل والرضوان بمنه وكرمه. والحاصل قد وجدت بارض الهند الفرق كثيرا وهذا بحسب الظاهر. والا هم بطانة الكفرة اعداء الدين. ومرادهم بذلك ايقاع التفرقة بين كلمة المسلمين. رب ليس الهدى الاهداك ولا الاداء الا اليك. وحسبنا الله ونعم الوكيل. ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم. اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه. وارنا الباطل باطلا والهمنا اجتنابه. وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم. قاله بفمه وكتبه بقلمه. راجي عفو ربه الجليل حافظ كتب الحرم المكي السيد اسمعيل ابن السيد الخليل +

اسماعيل بن السيد خليل

٧ صورة ما رصفه ذو العلم الراسخ والفضل الشامخ والكرم والمن. والخلق الحسن. والبهاء والتزين مولانا العلامة السيد المرزوقي ابو حسين حفظه الله تعالى في النشاتين

بسم الله الرحمن الرحيم

حدیثوں سے ثابت کرنے کے لئے اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اس کے لئے ان فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہو۔

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان   کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اسے دین اور اہل دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے۔ اور حاصل یہ کہ زمین ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ باعتبار ظاہر ہے ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے رازدار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی ہمیں روزی کر ہمیں باطل کو باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اس سے دور رہیں اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب پر اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے امیدوار

تقریظ صاحب علم محکم، و فضیلت بلند و کرم و احسان و خلق حسن و نور و زینت، مولانا علامہ سید مرزوقی ابو حسین اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں ان کا نگہبان ہو

حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ سید اسماعیل ابن سید خلیل نے۔

اسماعیل ابن سید خلیل

الحمد لله الذی اطلع فی سماء الوجود شمسا بازغة. فکانت بظلمات الضلالات ناسخة دامغة. وللهدایة الی طریق الحق حجة بالغة ومحجة من سلکها لاتزل قدمه ولا تکون زائغة. بوجود من افاض الله علینا برسالته نعما سابغة وملأ بالعرفان قلوبا کانت فارغة سیدنا ومولانا محمد ن الذی اتاه الله الایات البینات والمعجزات الباهرات واطلعه علی ماشاء من المغیبات. صلی الله علیه وعلی اٰله واصحابه الذین سبقونا بالایمان سبقا. وباعوا انفوسهم فی نصرة دینه. وتمهید طرقه وتمکینه. فاولئك هم الفائزون حقا المترضون خلقا وخلقا. الممیزون بحسن ذکر یبقی. واجر یتزاید فی صحف الاعمال ویرقی. وعلی اتباعه المتمسکین بهدیه القویم. السالکین صراط المستقیم. لاسیما ورثته العلماء الاعلام. الذین یستضاء بنورهم فی حالك الظلام. ادام الله وجودهم علی توالی الاعصار واطلع فی سماء المعالی. سعودهم فی جمیع القری والامصار امین

اما بعد! فقد من الله تعالی علی وله الحمد والشکر بالاجتماع بحضرة العالم العلامة. والحبر البحر الفهامة. ذی المزایا العزیزة والفضائل الشهیرة. والتالیف الکثیرة. فی اصول الدین وفروعه ومفردات العالم ومجموعه. ولاسیما فی الرد علی المبطلین. من المبتدعة المارقین. وقد کنت سمعت بجمیل ذکره. وعظیم قدره. وتشرفت بمطالعة بعض مصنفاته التی یضئی الحق بها من نور مشکاته. فوقرت محبته بقلبی. واستقرت بخاطری ولبی. والاذن تعشق قبل العین احیانا. فلما من الله تعالی بهذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہیوں کی اندھیریوں کو مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہ حق کی طرف رہنمائی کی حجت کامل بنا۔ اور ایسا کشادہ راستہ کہ جو اسے چلے نہ اس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو۔ یہ سب اس کے وجود سے جس کی رسالت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزوجل نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کر دینے والے معجزے عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر بخشا۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود بھیجے اور ان کے آل و اصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مددگاری اور اس کے جمانے اور اس کے راستے آراستہ کرتے ہیں انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک ٹھیک مراد کو پہنچے بصورت و سیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامہ اعمال میں افزونی و ترقی پائے گا اور ان کے پیروؤں پر جو ان کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں اور ان کے بعد ہے راستے پر چلنے والے ہیں بالخصوص حضور کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل زمانے کی بقا تک ان کا وجود رکھے۔ اور بلندیوں کے آسمان پر ان کے سعد ستارے تمام گاؤں اور شہروں میں ظاہر کرے اے اللہ ایسا ہی کر حمد و صلوٰۃ کے بعد بے شک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا اور اسی کے لئے حمد و شکر ہے کہ میں حضرت عالم علامہ سے ملا جو زبردست عالم دریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور بڑا بیان ظاہر اور دین کے اصول و فروع اور علم کے علیحدہ و مجموع میں تصانیف متکاثرہ خصوصاً اہل بطلان دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رد میں اور بے شک میں نے ان کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ ان کا پہلے ہی سنا تھا۔ اور ان کے بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا جن کے نور قندیل سے حق روشن ہوا تو ان کی محبت میرے دل میں جم گئی۔ اور میرے قلب و عقل میں متمکن ہو چکی تھی ۔

الاجتماع ـ ابصرت من اوصاف كما لا ترما لا يستطاع ـ ابصرت علو علم عالى المنار ـ وبحر معارف تتدفق منه المسائل كالانهار ـ صاحب الذكاء الرائع ـ حامل العلوم الذى سد بها الذرائع ـ المطيل بسانه فى حفظ تقرير علوم الشرائع ـ المستولى على الكلام ـ والفقه والفرائض ـ المحافظ بتوفيق الله تعالى على الاداب والسنن و الواجبات والفرائض ـ استاذ العربية والحساب ـ بحر المنطق الذى تكتسب منه الالية اى اكتساب ـ مسهل الوصول ـ الى علم الاصول ـ اذ لو نزل لهار انقضا ـ حضرة مولانا العلامة الفاضل المولوى البريلوى الشيخ احمد رضا: اطال الله حياته ـ وادام فى الدارين سلامته ـ وجعل قلمه سيفا مسلولا لا يغمد الا فى رقاب المبطلين ـ امين ـ اللهم امين ـ فتذكرت عند رؤياه ـ حفظه الله قول الشاعر ـ الناظم الناثر ؎

كانت مسائلة الركبان تخبرنى ... عن احمد بن سعيد اطيب الخبر
ثم التقينا فلا والله ما نظرت ... اذناى احسن مما قد راى نظرى

ورأيت نفسى ذاهى وحصر عن بلوغ فى وصفه الى البغية والوطر وقد تفضل على الفاضل المذكور ضاعف الله له الاجور ـ برؤيته هذا التاليف الجليل والتصنيف النبيل ـ الذى ذكر فيه الفرق الضالة الحديثة ـ التى كفرت ببدعها المكفرة الخبيثة ـ فرفعت اكف الضراعة ـ متشفعا بصاحب الشفاعة ـ طالبا من حفظ الايمان ـ مستعينا به من الكفر والفسوق والعصيان ـ وان يحفظ جميع المسلمين ـ من ـ ريان عقائد الكفرة المضلين ـ ويجزى حضرة المؤلف

تو تنہا خلق از دید ار خیزد ٭ بباکیں دولت از گفتار خیزد

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے۔ میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کئے گئے۔ تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زبان والا علم کلام و فقہ و فرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے۔ توفیق الٰہی سے مستحبات و واجبات و فرائض پر محافظت کرنے والا ہیئت و حساب کا ماہر منطق کا وہ دریا جس سے اس کے موتی حاصل کئے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لئے کہ ہمیشہ اس کی ریاضت رکھتا ہے۔ حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور دونوں جہان میں اسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اور اس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے اور دونوں جہان میں سلامت رکھے۔ اور اس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہل بطلان کی گردنیں ایسا ہی کریا اللہ الیہ ہی تو مجھے انہیں دیکھ۔ اللہ اکبر مجھ شاہ صاحب نظم و نثر کا یہ قول یاد آیا۔

قافلے جانب احمد سے جو آتے تھے یہاں ٭ حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا

جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے ٭ اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اس کی مدح میں مراد و خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و درماندہ دیکھا اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ثواب مضاعف کرے۔ مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ تالیف جلیل اور تصنیف پر دانش میرے دیکھنے میں آئی ہے۔ جس میں ان نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خبیث و کفری بدعتوں کے سبب کافر ہو گئے تو میں نے گڑگڑا کے ہاتھ بلند کئے صاحب شفاعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا اللہ عزوجل سے محافظت ایمان کی دعا کرتا ہوا کفر و فسق و معصیت سے اس کی پناہ مانگتا

خير الجزاء في يوم الدين - اذ قام مقاماً تشكره عليه جميع المؤمنين في الرد على هؤلاء المبطلين - بل الكذابين المفترين وبيان زخارفهم وترهاتهم وقبائحهم - ولا شك ان ما هم عليه من الاعتقاد - في غاية البطلان والفساد - لا تتصوره العقول - ولا نص به المنقول - بل مجرد اوهام وترهات - ليس لها ادلة ولا شبهة تدرؤ عنهم ولا تاويلات - وانما هي محض اتباع للهوى - موقع والعياذ بالله تعالى في الردى - وقد قال تعالى بل اتبع الذين ظلموا اهواءهم بغير علم ومن اضل ممن اتبع هواه وقال تعالى فلا تتبعوا الهوى ان تعدلوا وقال تعالى ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله - و قال تعالى ارأيت من اتخذ الهه هواه - وقال تعالى واتبع هواه فمثله كمثل الكلب ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث وقال تعالى واتبع هواه وكان امره فرطا - وقد اخرج الطبراني عن انس رضي الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله تعالى حجب التوبة عن كل صاحب بدعة حتى يدع بدعته - واخرج ابن ماجه عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابى الله ان يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع بدعته واخرج ابن ماجه ايضا عن حذيفة رضي الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين - واخرج البخاري ومسلم في صحيحيهما عن ابي بردة بن ابي موسى الاشعري رضي الله تعالى عنه حديثا طويلا وفيه فلما

ہوا۔ اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی ہدایت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مولف
کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے کہ وہ ایسے مقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان
کریں یعنی ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رد اور ان کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں
اور برائیوں کے بیان میں۔ اور کچھ شک نہیں وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں وہ مردود فاسد و باطل ہے
جو ہم عقلوں کے نزدیک کسی طرح کا معقول نہ نقلیں اس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور جھوٹی بناوٹ
کی باتیں ہیں نہ اس کے لیے کوئی دلیل ہے نہ کوئی خبر جو ان کا عذر ہو سکے نہ کوئی تاویل بلکہ وہ تو صرف
خواہش نفسانی کی پیروی ہے جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک اللہ سبحانہ نے فرمایا
بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہش نفس کے پیرو ہوئے بے جانے بوجھے اور اس سے بڑھا اور اس سے بڑھ کر گمراہ
کون جو خواہش نفس کا پیرو ہوا اور فرمایا ٹھیک راہ چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو اور فرمایا خواہش کی پیروی
نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ کی راہ سے۔ اور فرمایا بھلا کیا دیکھا تو نے اس کو جس نے اپنی خواہش کو
خدا بنا لیا۔ اور فرمایا اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی تو اس کی کہاوت کتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ
کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے اور فرمایا اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی
اس کا کام حد سے گزر گیا۔ اور بے شک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم رکھا ہے جب تک
اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے جب تک وہ اپنی
بدمذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل نکل جاتا ہے اسلام
سے ایسا جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے اور بخاری و مسلم نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو بردہ بن ابو موسے اشعری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل روایت کی اس میں ہے کہ جب ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غش سے افاقہ
ہوا فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جس سے بیزار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تا آخر حدیث اور

اتانى اى ابوموسى قال انا برئ ممن برئ منه رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم الحديث. واخرج مسلم فى صحيحه عن يحيى بن يعمر قال
قلت لابن عمر رضى الله عنهما يا ابا عبد الرحمن انه قد ظهر قبلنا
ناس يقرؤن القران ويزعمون ان لا قدر وان الامر انف فقال
اذا لقيت اولئك فاخبرهم انى برئ منهم وانهم براء منى انتهى
فرحم الله امرأ ناضل عن الحق وابانه واظهره. وادحض الباطل
ودمره. ورحم الله امرأ اعان على ذلك نصرة للدين وخذلانا للكفرة
المبطلين. ورحم الله امرأ تباعد عن اهل الكفر والضلال واستعاذ
بالله القادر المتعال. فى البكور والاصال. من الوقوع فى مصايد
تلك الجهال. قائلا الحمد لله الذى عافانى مما ابتلاهم به وفضلنى
على كثير ممن خلق تفضيلا. فقد اخرج الترمذى عن ابى هريرة رضى
الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال من راى
مبتلى فقال الحمد لله الذى عافانى مما ابتلاك به وفضلنى على
كثير ممن خلق تفضيلا. لم يصبه ذلك البلاء. وقال الترمذى
حديث حسن ورحم الله امرأ طلب لهم من الله تعالى الهداية.
لترك تلك الغواية. وطرح تلك الاعتقادات الباطلة والبدع
المكفرة المضللة والتوبة منها. بالاخير الاخيرة. عليه توكلت
واليه انيب. وصلى الله تعالى على نبيه ومصطفاه. واله وصحبه
وكل من تبعه واقتفاه. امين. والحمد لله رب العالمين. قاله بفمه
وكتبه بقلمه. احد خدمة طلبة العلم بالمسجد الحرام
المكى محمد المرزوقى ابو حسين عفا الله عنه امين.

محمد المرزوقى ابو حسين

مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ ابن یعمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی کہ اے ابو عبد الرحمٰن ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ نہ تھی فرمایا جب تم ان سے ملو تو انہیں خبر کر دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں۔ انتہی۔ تو اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جس نے حق کی طرف سے مجادلہ کیا اور اس کی تائید کی اور اسے ظاہر کیا اور باطل کو دھتکار دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لئے اور اللہ رحم کرے اس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہوا اور صبح و شام اس قدرت والے بلندی والے کی پناہ چاہی ان ہستیوں کے پھندے میں پڑنے سے یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے مجھے اس بلا سے نجات دی جس میں ان کو مبتلا کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی کہ آدمی کیا مسلمان کیا سنی کیا کہ بیشک ترمذی نے بوساطت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اس خدا کو جس نے مجھے اس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اسے نہ پہنچے گی ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے اور اللہ اس مرد پر رحم کرے جو ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان باطل عقیدوں اور ان کفر و ضلالت کی بدعتوں کو پھینکیں اور ان سے توبہ کریں روگردانی کریں اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں اس لئے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں اور اسی کی خیر خیر ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اپنے نبی اور اپنے چنے ہوئے پر درود بھیجے اور ان کے آل و اصحاب اور ہر تابع و پیرو پر ابھی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا اسے اپنے زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا مسجد حرام شریف میں طالبعلموں کے ایک خادم محمد مرزوقی ابو حسین نے اللہ اس کی بخشش کرے آمین۔

محمد مرزوقی
ابو حسین
۲۱۶

۸

٨ صورة ما املاه ذو الشرف الجلي. والفخر العلي
الفاضل الكامل. والعالم العامل. دامغ اهل
الكفر والكيد. مولانا الشيخ عمر بن ابي بكر باجنيد
اداصه الله بالتاييد والايد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله رب العلمين. والصلوة والصلوة والسلام على سيد المرسلين
واله وصحبه اجمعين. ورضى الله عن التابعين. وتابعيهم باحسان
الى يوم الدين. وبعد فقد اطلعت على هذه الرسالة. للفاضل
العلامة. والرحلة الفهامة. الشيخ احمد رضا. فرأيت ان من ذكر
فيها من اهل الزيغ والضلال ضالون مضلون. ومن الدين
مارقون. وفي طغيانهم يعمهون. اسأل مولاى العظيم ان يسلط عليهم
من يقمع شوكتهم ويقطع دابرهم. فاصبحوا لا ترى الا مساكنهم ان
ربي على كل شئ قدير. وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد وعلى
اله واصحابه اجمعين. والحمد لله رب
العالمين. قاله الفقير الى الله تعالى عمر
ابن ابي بكر باجنيد ❊

عمر بن
ابي بكر باجنيد

٩ صورة ما حبره. حامل لواء العلماء المالكية. مطرح
الانوار العرشية والفلكية. الفاضل البارع. الخاشع

تقریظ صاحب شرف روشن و فخر بلند فاضل کامل عالم باعمل سرشکن اہل مکر و کید مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود سلام تمام پیغمبروں کے سردار اور ان کی آل و اصحاب سب پر اور اللہ تعالیٰ ان کے تابعوں اور قیامت تک ان کے اچھے پیروؤں سے راضی ہو۔ بعد حمد و صلاۃ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادے کے لئے سفر کیا جاوے عظیم فہم والا حضرت احمد رضا اور میں نے دیکھا کہ جن گمراہوں کا اس میں ذکر کیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر ایسے کو مسلط کرے جو ان کی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے بے شک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتمند عمر بن ابی بکر باجنید نے۔

(مہر: عمر بن ابی بکر)

۹

تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ مورد انوار عرش و فلک فاضل صاحب کمالات حیران کن صاحب خضوع و تواضع پرہیزگار

المتواضع۔ ذو التقى والنقى۔ مفتى المالكية سابقا
مولانا الشيخ عابد بن حسين۔ زينه الله بازين زين

بسم الله الرحمٰن الرحيم

وعليك ايها المفضال۔ سلام الله المتعال۔ الحمد لله الذى اطلع فى
سماء العلماء شموس العرفان۔ فازاحوا بانوارها الساطعة عن
الدين غياهب ذوى البهتان۔ والصلوة والسلام على اكمل من اختصه
مولاه بعلم المغيبات۔ وجعله نورا ماحيا غياهب التلبيس عن
الملة الحنيفية۔ بقواطع الايات۔ ونزهه عن جميع النقائص كالكذب
والخيانة۔ فمعتقد خلافه كافر يستحق بالاجماع الاهانة۔ وعلى
اله الامجاد۔ واصحابه الاسياد۔ اما بعد فانه لما وفق الله لاحياء
دينه القويم۔ فى هذا القرن۔ ذى الفتن والشر العميم۔ من
اراد به خيرا من ورثة سيد المرسلين۔ سيد العلماء الاعلام۔ وفخر
الفضلاء الكرام۔ وسعد الملة والدين۔ احمد السير والعدل الرضا
فى كل وطن۔ العالم العامل ذو الاحسان حضرة المولى احمد
رضا خان۔ فقام فى ذلك بفرض الكفاية۔ وقمع ببراهينه
القاطعة ضلالة المبطلين البادية لذوى الدراية۔ ومن الله
على فى اسعد الاوقات۔ واشرف الطوالع۔ وابرك الساعات
بالتيمن بشمس سعوده۔ واللياذ بساحة احسانه وجوده۔ و
الوقوف على رسالته التى جعلها حاصل رسائله اللاتى اقام
فيها البراهين۔ وبين فيها انواع الضلال۔ الصادر من اهل

و پاکیزگی، متین، مفتی مالکیہ، مولانا شیخ عابد بن حسین، اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور آپ پر اے بڑے فضل والے اللہ تعالیٰ کا سلام

سب حمد اس خدا کو جس نے علما کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے ان کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹا دیں۔ درود و سلام ان پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں۔ ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا۔ اور انہیں ایسا نور کیا جو ملت اسلام کے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے اور ان کو تمام عیوب مثل کذب و خیانت وغیرہ سب سے پاک کیا۔ اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔ تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے اور ان کی عزت والی آل اور سیادت والے اصحاب پر بعد حمد و صلاۃ جبکہ اس فتنہ اور عالم گیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کو زندہ کرنے کی اسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا۔ وہ جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے علمائے شاہیر کا سردار معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار دین اسلام کی سعادت نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ صاحب عدل۔ عالم باعمل صاحب احسان حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو اس نے اس باب میں فرض کفایہ ادا کر دیا۔ اور اپنی قطعی حجتوں سے اہل بطلان کی اس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو ارباب علوم پر ظاہر تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشارالیہ کے خطاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اس کے اس رسالہ پر

لہ یعنی اس قدر کا رد ہو سکتا ہے باقی جو خباثتیں ان کے دلوں میں بھری ہیں انہیں خدا جانتا ہے ۱۲

الخبال۔ وھم غلام احمد قادیانی۔ ورشید احمد۔ وخلیل احمد واشرف علی۔ وخلافھم من اھل الضلال والکفر الجلی۔ وسود بھا وجہ ضلالھم المبین۔ فذکرت عند ذلک قول من اجتباہ مولاہ لن تزال ھذہ الامۃ قائمۃ علی امر اللہ لایضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ۔ صلی اللہ وسلم علیہ۔ وعلی آلہ ومن انتمی الیہ فجزی اللہ مؤلفھا حیث قام بھذا الامر الواجب۔ وکشف بشموس عن وجہ الدین الغیاھب۔ وقمع ضلال المبطلین۔ المفسدین عقائد ضعفاء المسلمین۔ عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء۔ وابقی بدر سعودہ منیرا فی سماء الشریعۃ الغراء۔ ووفقہ الی مایحبہ ویرضاہ۔ وانالہ من الخیر غایۃ مایتمناہ۔ امین۔ اللھم امین۔ قالہ بفمہ۔ وامر برقمہ۔ خادم العلم بالدیار الحرمیۃ۔ محمد عابد بن المرحوم الشیخ حسین مفتی السادۃ المالکیۃ۔

(مہر: محمد عابد بن الشیخ حسین)

۱۱ صورۃ مانظمہ فی سلک التحریر۔ العالم النحریر۔ الصفی الزکی۔ الذھین الذکی۔ صاحب التصانیف۔ والطبع اللطیف۔ مولنا علی بن حسین المالکی۔ نورہ اللہ بالنور الملکی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لہ شاع وذاع الان فی الحجاز الشریف استعمال خلاف بمعنی غیرہ یقولون جاء فی زید وخلافہ ای وغیرہ ۱ھ

واقف ہو جس نے اپنے ان رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جمیع حجتیں قائم کیں۔ اور ان اقسام گمراہی کا حال کھول دیا اور اہل فساد کے عناد ہویں۔ اور وہ اہل فساد غلام احمد قادیانی و رشید احمد و خلیل احمد و اشرف علی وغیرہم کھلے کافران گمراہ ہیں۔ اور مصنف نے اس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کر دیا۔ تو اس وقت مجھے ان کا کلام یاد آیا جنہیں ان کے مولیٰ نے چن لیا کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ انہیں نقصان نہ دے گا جو ان کا خلاف کرے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کی آل پر جو ان کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس مولف کو جس نے یہ فرض ادا کیا۔ اور اپنے آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور کیں اور ان اہل بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کر دیا جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور اس کی سعادت کا ماہ تمام آسمان شریعت روشن میں چمکتا رکھے اور اسے اپنے محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اور اس کی تمنائی انتہا تک اسے خیر عطا فرمائے ایسا ہی کرے اللہ ایسا ہی کرے اسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا بلاد حرم ہیں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سرداران مالکیہ نے۔

محمد عابد ابن مرحوم شیخ مفتی

تقریظ فاضل ماہر کامل صاحب صفا و پاکیزگی و ذہن و ذکاء صاحب تصانیف و طبع لطیف مولانا علی بن حسین مالکی اللہ تعالیٰ ان کو نور آسمانی سے منور کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور آپ پر اے بڑی فضیلتوں والے اللہ کا سلام اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی رضا بے شک سب سے زیادہ میٹھی بات اس جلال والے کی حمد ہے جو عجیب اور مانند سے

وعليك ايها المفضال سلام الله . ورحمته وبركاته ورضاه - ان
اعذب المقال - حمد ذى الجلال - المنزه عن النقائص والاشباه الذى
ختم الرسالة باكرم رسول اجتباه - ونزهه وسائر رسله من الكذب
والمنقصات - واختصهم من بين مخلوقاته بالاطلاع على المغيبات
فمن الحق بهم ادنى نقص من العباد - فقد صار بالاجماع من اهل
الارتداد - اللهم فصل على محمد وسلم - وآله وصحبهم وكرم - سيما
نبيك المصطفى - وآله واصحابه اهل الصدق والوفاء - اما بعد
فانه لما من الله على باستجلاء نور شمس العرفان من سماء صفاء
ملتزم الاتقان - من صار محمود فعاله - كشاف آيات فضله
وكيف لا وهو مركز دائرة المعارف اليوم - ومطلع كواكب سماء
العلوم فى دار القوم - عضد الموحدين - وعصام المهتدين -
القاطع بصارم البراهين - لسان المضلين الملحدين - والرافع
منار الايمان - حضرة المولى احمد رضا خان - اطلعنى على اوريقات
بين فيها كلام من حدث فى الزمن من ذوى الضلالات - وهم
غلام احمد القاديانى - ورشيد احمد واشرف على وخليل
احمد وخلافهم من ذوى الضلال والكفر الجلى - وان منهم من
تكلم فى حق رب العالمين - ومنهم من الحق النقص باصفيائه
المرسلين - وانه قد ابطل كلام كل من هؤلاء المضلين - برسالة
بما يقتر بحرمته واضحة البراهين وامرنى بالنظر فى كلام
هؤلاء القوم ومايستحقونه من اللوم - فنظرت اطاعة لامره
فى كلامهم فاذا هو كما قال ذلك الهمام يوجب ارتدادهم

پاک ہے جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو سب چنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں۔
اوران کو اپنے رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا۔ اور تمام مخلوقات میں
اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص ان پر ادنیٰ نقص لگائے
وہ باجماع امت مرتد ہے۔ الٰہی تو ان سب انبیاء اور ان کی آل واصحاب پر
درود وسلام بھیج اور ان کی عظمت رکھ بالخصوص اپنے نبی مصطفےٰ اور ان کے
آل واصحاب اہل صدق ووفا پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان
کیا کہ اس آسمان صفا سے جسے استوار کاری لازم ہے۔ آفتاب معرفت کا نور مجھے اعلانیہ
نظر پڑا وہ جس کے افعال حمیدہ اس کی آیات فضیلت کے نہایت ظاہر کرنے
والے ہیں اور کیوں نہ ہو۔ حالانکہ وہ آج دائرہ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے
گھر میں ستارہائے آسمان علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور گمراہوں کا نگہبان
جنگوں کا تیغ براں ہے گمراہ گردں بے دینوں کی زبانیں کاٹنے والے ایمان کے
ستون روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولیٰ احمد رضاخاں تو انہوں نے مجھے کچھ اوراق
پر اطلاع دی جن میں ان گمراہیوں کے نام بیان کئے ہیں جو ہند میں نئے پیدا ہوئے
اور وہ غلام احمد قادیانی و رشید احمد و اشرف علی و خلیل احمد وغیرہ ہیں جو گمری
اور کھلے کفر والے ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العالمین
کی شان میں کلام کیا۔ اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب
لگایا۔ اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گردں کے کلام کا رد ایک نورہ
طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا
کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھو کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں
مصنف کا حکم ماننے کے لئے ان لوگوں کے اقوال میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس
طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں

فهم يستحقون الوبال. بل هم اسوأ حالا من الكفار ذوي الضلال فجزى الله هذا الهمام حيث ابطل برسائله قول هؤلاء اللئام. وقام بفرض الكفاية في هذا القرن العميم الشرور. ونهى المسلمين عن سفسطة ما صدر من اهل الفجور. عن الاسلام والمسلمين احسن ما جازى به عباده المخلصين. ووفقه وسدده لاحياء الشريعة الغراء. واسعده وايده ونصره على هؤلاء الاشقياء. ولا زال بدره راقيا له طالعا في سماء كماله. امين. اللهم امين. والحمد لله على ما اولاه. والصلوة والسلام على خاتم الرسل الكرام. واله والاصحاب. ما تيمن بذكرهم كتاب. قاله بفمه ورقمه بقلمه. العبد الفقير ذو الاثام. محمد علي المالكي مدرس بالمسجد الحرام. ابن الشيخ حسين مفتي المالكية. سابقا بالديار الحرمية.

محمد علي بن حسين

ثم امتدح الفاضل العلامة الممدوح. حفظه المولى السبوح. حضرة مصنف المعتمد المستند كان له الاحد الصمد. بقصيدة غراء. وهي هذه كما ترى

ماسمت تتيه بمجدها لما زهت ... وحلت وطابت طيبة وتشرفت
ذاتي تقول لدى افتخاراتي ... خير البلاد فمكة دوني ثبتت
اني احب من البلاد جميعها ... لله حقا دعوة الهادي دنت
وبي المطيع تضاعفت حسناته ... بزيادة عما بمكة ضوعفت

تو وہ سزاوار عذاب ہیں، بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رد کئے، اور اس زمانہ جس کا شر عام ہو رہا ہے، فرض کفایہ کی بجا آوری کی، اور ان فاجروں نے، جو بے اصل بنا ڈیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا، اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی، اور اسے اس شریعت روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صلہ کرے، اور اسے سعادت و توفیق بخشے، اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے، اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمان کمال میں چمکتا رہے، ایسا ہی کر لے اللہ ایسا ہی کر، اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے، کہ اس کو ایسی نعمتیں دیں، اور درود و سلام ان پر جو تمام عزت والے رسولوں کے خاتم ہیں، اور آپ کے آل و اصحاب پر جب تک ان کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں، کہا اسے اپنی زبان سے،

محمد علی بن حسین

لکھا اسے اپنے قلم سے، بندہ محتاج و گنہگار محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ، بمکہ مکرمہ نے۔

پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصنف المعتمد المستند دام فضلہ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظار ناظرین ہے،

مجھ کو ناز ہیں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حسن یہ نکہت یہ حلاوت، یہ صفت

کہہ رہا ہے دم نازش کہ میں ہوں خیر بلاد
میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت

میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفےٰ کی برکت، ان کی دعا کی برکت

نیکیاں مکہ میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اس سے فزوں فضل خدا کی کثرت

وانا السماء تزينت بكواكب … كل الا انا من نورها السامى اهتدت

ما البدر بل ما الشمس الا من سنا … تلك الكواكب فى البرية اشرقت

فلذلك الخضراء برقع وجهها … وبكت من الغبرا حتى اغرقت

فازالذى قد فاز فى بحبيبه … ذى المعجزات ومن بها العليا ارتقت

بينا انا مضغ لطيب قولها … اذ شمت مكة فى المحاسن اقبلت

تبدى مفاخرها وقالت اننى … ام القرى بجميعها بعدى اتت

انا قبلة للعالمين جميعهم … وبى المشاعر والمناسك جمعت

بى بيت با ربنا الحرام وزمزم … طعم شفا من كل حادثة برت

وبى الصفا للطائفين ومروة … ويمين رب الخلق بى قد قبلت

وبى الحطيم ومستجار والمقا … م ومسجد حسناته قد ضوعفت

زادت على حسنات طيبة مائة … الف عن الهادى الرواية ايدت

وانا احب الارض للمولى وللمختار عند رواة اثار روت

واتى بانى خير ارض الله للہ العظيم رواية ايضا زهت

انا مطلع للنيرات جميعها … فبم الفخار لطيبة اذ فاخرت

وانا التى قصدى لقصد النسك يحرم قاصدى حتما بما قد اقتت

وانا على المسطاع حجى واجب … عينا بعمر مرة قد برات

وكفاية فى كل عام قد اتى … والسيئات بساحتى قد كفرت

ف طيبة على زنة سيدة عدل عن الاسم الى الصفة اشارة الى ان التسمية مبنية على اتو صيف ومائة بالوقف وان كانت مضافة الى الف لما صرح العروضيون ان كل عروض محل الوقف كما ضرب. وذلك ان تقرأ طيبة باسكان اليا والوقف على التاء ومائة بواو الاطلاق على ان زادت بمعنى ازدادت والفاعل مائة الف فيصير العروض مفتعلن ١٢ مصحح

وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے　　جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ ہیں شعشعہ افشاں ہے انہیں کا پرتو　　مہر رخشاں میں درخشاں ہے انہیں کی رنگت
ہے فلک چادر نیلی میں اسی سے روپوش
گریہ ابر سے ہے غرق آب خجلت
کام جاں دیں مرے ارکو خدا کے محبوب　　معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت
سن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں　　کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
زیور حسن سے آراستہ نازش کرتی　　کہ میں ہوں ام قریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم!
مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قربان کی کھپت
مجھ میں ہے خانۂ حق، بیت معظم زمزم!　　ذوق کا ذائقہ، ہر درد کی حکمی حکمت
سعی والوں کے لئے مجھ میں صفا مروہ ہیں　　بوسہ دینے کے لئے عکس یمین قدرت
مستجار، اور حطیم، اور قدم ابراہیم　　اور مسجد حسنہ جس میں پڑھیں بے منت
عمل طیبہ نے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولا سے روایت بہ سبیل صحت
ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے　　نہ خدا کو ہے محبت، نہ نبی کو الفت!
بہترین ارض خدا نزد خدا ہوں، یہ بھی　　اک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں بنت
سارے تارے تو مری پاک افق سے چمکے　　مجھ پہ نازش کی مدینے کیلئے کون جہت
قاصد حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت
حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین　　حج مرا عمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت
اور یہ فرض کفایہ ہے، کہ ہر سال ہو حج　　میرے دربار میں جرموں کو ملے محویت

في كل يوم ينظر المولى الى ... اهلي برحمته ابدا اذ قد ثبت
نعم حتى النا تمين بساحتي ... فضلا برحمته ومغفرة وفت
ولكل يوم مائة عشرون من ... رحمات مولى الخلق بي قد انزلت
للطائفين وناظرين لكعبة ... والراكعين عليهم قد قسمت
انا مهبط الوحي الكريم ومظهر ال ... ايمان والطاعات بي قد نوعت
حسبي من الايمان جاء واننى ... انفي كما الكير الخبائث اذبلت
وانا المقدس ستر الحرام العرش والبلد الامين صلاح اسمائي سمت
بي اكثر القران انزل ربنا ... مني سري بدر فارض اشرقت
لما طالت في تمدح نفسها ... قامت وقالت طيبة هي طولت
حسبي بما جزم الانام بانها ... خير البقاع لطيبها ممن حوت
وكم الاصول تشرفت بفروعها ... فبا حمد اباؤه قد شرفت
بي من رياض الخلد روضة قربة ... بي تحديد الدين اني جمعت
بي اربعون من الصلوة ببراءة ... بي منبر الهادي على حوض ثبت
انفي الخبائث قد اتى كالكير بي ... محراب مكة بتر غرس فضلت
قال النبي بانها من جنة ... وبنفلة من خير مبعوث حلت
انا طابة انا دار هجرة من سما ... بي قربة عن حج بيت قدمت
وبي الاساءة لا يضاعف ذنبها ... اما بمكة فالاساءة ضوعفت
مني قبور الصالحين وعترة ... اسوا ضياء الارض منهم نورت
لما سمعت مقال كل منهما ... قلت اطلبا حكما عدل الترمت
ذا خبرة مولى المعارف والهدى ... رب البلاغة من بالدنيا زهت
ذا عفة ذا حرمة عند الملا ... ذا فطنة منها العلوم تفجرت

مجھ میں جب تک جو بہے سب پہ ہو سب روز مدام
وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہیں
ایک سو بیس ہیں خاص اسکی نظر کے کرام
اہل طوف، اہل نماز، اہل نظر یعنی جو
مہبط وحی ہوں میں، مظہر ایماں ہوں میں
جزو ایمان ہے محبت میری میں کرتا ہوں
پاک فی ذی حرمت فی عرش و بلد امن و صلاح
مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
جب کہ مکہ نے کی یا انکی ثنا میں تطویل
مجھ کو یہ تربت اطہر ہی کفایت کہ ہے
کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
مجھ میں چالیس نمازیں ہیں برات اخلاص
ہر نجس دور کروں، مجھ میں ہے محراب حضور
کر دیا شہد لعاب دہن شہ نے جسے
مجھ میں تربت ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری
کہ میں جرم بھی ہوا ایک کا لاکھ، اور مجھ میں
مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آل عمر ہیں
باتوں دونوں کی ہیں سن سکے ہوا عرض گزار
رب بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولیٰ
عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا

ابتداءً میرے مولیٰ کی نگاہ رحمت
دفتر بخشش در رحمت ہیں ہوا ان کی بھی نکہت
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پے اہل طاعت
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں ان پر قسمت
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعات الٰہی قربت
دور ناپاکیوں کو کورہ حد اد عفونت
میرے اسماء ہیں، معلے میرے نام و فضیلت
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت
اٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طول صفت
بہترین بقعہ بجزم علمائے امت
مصطفےٰ سے ہوئی آیا ہے نبی کی عزت
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاض قربت
مجھ میں منبر جو بچھے گا لب حوض رحمت
مجھ میں وہ پاک کو آل غرس ہے جسکی شہرت
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے جا جنت
ہیں ہوں طابہ ہیں ہوں طہ کا مکان ہجرت
ایک کا ایک ہے مجھ میں ہے علی کی محبت
جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت
فیصلے کے لئے چاہو حکم با نصفت
صاحب علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت

شرح المقاصد فهو سعد الدين

بن كانه شرح المواقف فانجلت

عضد الهداية فخرنا محمود نعل زانه كشاف اى احكمت

ابدى معانى المشكلات بيانه

بديع منطقة الجواهر نظمت

ايضاحه بل لائل الاعجاز اسرار البلاغة منه حقا اسفرت

فالا ومن هو قد توثقنا به

قلت العزيز ومن به التقوى صفت

محيى علوم الدين احمد سيرة

عدل رضا فى كل نازلة عرت

مولى الفضائل احمد المدعو رضا

خان البريلوى من به الحلوا اهتدت

قال وانعم بالحكم ذى التقى

نعلى تقدمه البرية اجمعت

الطيب بن الطيب بن الطيب بن ذوى الهدى ايات رفعته رقت

فابن العماد عماده من كشفت خا

بحجابها حجر ابن حجة ادحضت

قاضى القضاة فما الخفاجى عنده

الا كبدر دون شمس اشرقت

املى العلوم فهل سمعت بمثله

املى وذا اياته قد شوهدت

لازال بدر كماله بسماء عز

زجلا لهدى العباد اذا عوت

صلى وسلم ربنا الهادى على

رب الكمال ومن به الخلق احتمت

تمت

بحمد الله وعونه وحسن توفيقه

وصلى الله على من جعله هاديا

لطريقه واله .

محمد على
بن حسين

١٢ صورة ما املأ الشاب التقى - المحصل المترقى

ذو الجمال والزين - مولانا جمال بن محمد بن حسين

اس نے کی ہے شرحِ مقاصد وہ ہو اسعدالدین ذہن سے کشف کئے، موقف دین و ملت
وہ ہدایت کا عضد، فخر، وہ محمود فعال وہ جو کشافی قرآن میں ہے، محکم آیت
مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت
اس سے اعجاز و دلائل کا منور الفضاح اس سے اسرار بلاغت کی جلا ہے ریبت
بولے وہ کون ہے ہم جانتے ہیں میں نے کہا وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت
دین کے علموں کا زندہ کن احمد سیرت وہ رضا حاکم ہر حادثہ، صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقوے جس کی سبقت پہ ہے اجماع جہاں کی حجت
طیب طیب طیب، خلعت اہل ہدی جس کی آیات بلندی ہیں سمائے نعمت
وہ حجج کھولے ہیں، کہ معتمد ابن عماد ابن حجر کے حجج جن سے ہوئے حرف غلت
شرع کا حاکم بالا، کہ خفاجی کا کمال اس کے خورشید سے کمتا ہے، قمر کی نسبت
یاد پر علم لکھلائے کوئی اس کا سا سُنا صاحب فضل اور اسکی تو ہے مشہور آیت
دائما بدر کمال اس کا سمائے عز پہ ہادی خلق ہو جب چھلے فتن کی ظلمت
رب افضال پہ ہادی کے درود اور سلام جن کے سائے میں پنہ گیر ہے ساری خلقت
آل و اصحاب پہ جبتک کہ گلستاں میں رہے گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صولت

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد و درود خوبی توفیق سے اور اللہ تعالے درود بھیجے
ان پر جن کو اپنی راہ کا ہادی بنایا، اور ان کی آل پر

محمد علی
بن حسین

تقریظ جوان صالح، صاحب تحصیل و ترقی و جمال و زینت مولنا جمال بن محمد بن حسین، اللہ تعالی انہیں

نزهه الله عن كل شين۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق۔ وجعله خاتما لرسله وهادیا الی صراط المستقیم لکافة الخلق۔ وجعل ورثة الانبیاء علماء دینه القویم۔ الذابین عن الحق غیاهب الاشقیاء۔ والصلوة والسلام علی سید الانام۔ واله الکرام۔ واصحابه الفخام۔ اما بعد فانی قد اطلعت علی کلام المضلین الحادثین۔ الآن فی بلاد الهند فوجدته موجبا لردتهم واستحقاقهم للخزی المبین۔ وهم اخزاهم الله تعالی غلام احمد القادیانی۔ ورشید احمد۔ واشرف علی۔ وخلیل احمد وخلافهم من ذوی الضلال والکفر الجلی۔ فنجزی الله حضرة ذی الاحسان۔ المولی احمد رضاخان۔ عن الاسلام والمسلمین احسن الجزاء۔ حیث قام بفرض الکفایة ورد علیهم بالرسالة المسماة بالمعتمد المستند ذابا عن الشریعة الغراء۔ وتقبله لما یحبه ویرضاه وبلغه من الخیر ما یتمناه۔ امین۔ اللهم امین۔ وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی اله وصحبه وسلم۔ قاله بفمه

وامر برقمه۔ احد المدارسین

بالدیار الحرمیة محمد جمال حفید

المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیة سابقا۔

محمد جمال بن محمد

صورة ما کتبه جامع العلوم۔ وبالغ الفهوم۔ حائز العلوم النقلیة۔ وفائز الفنون العقلیة۔ الراهین۔ اللین

ہر نقص سے منزہ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، اور ان کو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لئے سب سے بڑی راہ کا ہادی کیا، اور ان کے دین محکم کے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا، جو حق سے بدبختوں کی اندھیریوں کو دور کرتے ہیں، اور درود و سلام جہان کے سردار اور ان کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر، بعد حمد و صلوٰۃ میں ان گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں، تو میں نے پایا کہ ان کے اقوال ان کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں جس نے انہیں صریح رسوائی کا مستحق کر دیا، اور وہ انہیں اللہ رسوا کرے، غلام احمد قادیانی، اور رشید احمد اور اشرف علی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں، جو کھلے کفر و گمراہی والے ہیں، تو اللہ تعالیٰ حضرت صاحب احسان مولیٰ احمد رضا خاں کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے، کہ اس نے فرض کفایہ ادا کیا، اور رسالہ المعتمد المستند میں ان کا رد لکھا، شریعت روشن کی حمایت کرتا ہوا، اور اسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق دے، اور اس کے حسب مراد اسے خیر عطا فرمائے، ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر، اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم، اور ان کے آل و اصحاب پر درود بھیجے، اسے کہا اپنی زبان سے، اور لکھنے کا حکم دیا،

بلاد حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرہ مرحوم شیخ حسین نے جو مالکیہ کے مفتی تھے ؕ

(مہر: محمد جمال بن محمد)

تقریظ جامع علوم منبع فہوم محیط علوم نقلیہ مدرک فنون عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحب خشوع و تواضع نادر

الخاشع المتواضع۔ نادرة الزمان۔ مولانا الشیخ اسعد بن احمد الدهان۔ المدرس بالحرم الشریف۔ دام بالفیض والتشریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمدا لمن اید الشریعة المحمدیة علی مدی الایام۔ واید الملة الحنیفیة بالسنة اقلام العلماء الاعلام۔ وقیض لها فی کل عصر من الاعصار حماة وانصار۔ ذوی عزائم واخطار۔ یحمون حوزتها ویفلون صولتها۔ ویقررون حجتها۔ ویوضحون محجتها۔ وهکذا فی کل عصر۔ یتجدد النصر۔ ویحصل للعدو القهر۔ حتی یتم الامر۔ والصلوة والسلام علی من سن سنة الجهاد۔ وامر بتجرید سیوف الحجج من الاغماد۔ لردع اهل الکفر والعناد۔ والبغی والفساد۔ وعلی اله واصحابه الذین هم لحزب الله نجوم۔ ولحزب الشیطان الخاسر رجوم۔ وبعد فقد اطلعت علی هذه الرسالة الجلیلة التی الفها نادرة الزمان۔ ونتیجة الاوان۔ العلامة الذی افتخرت به الاواخر علی الاوائل۔ والفهامة الذی ترک بتبیانه سحبان باقل۔ سیدی وسندی۔ الشیخ احمد رضا خان البریلوی۔ مکن الله من رقاب اعادیه حسامه۔ ونشر علی هام عزه اعلامه فوجدتها حصنا مشیدا۔ علی الشریعة الغراء۔ رفعت علی دعائم الادلة التی لا یاتیها الباطل من بین یدیها ولا من خلفها۔ ولا تنقض شبه الملحدین للقیام لدیها۔ فانها متواریة من خوفها۔ سلت صوارم الحجج القطعیة علی عقائد الکافرین۔ ودمت بشهبها

روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان، مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حمد کرتا ہوں میں اس کے لئے جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشگی دی، اور مشاہیر علماء کے نیزہائے قلم سے ملت اسلام کی تائید کی، اور ہر زمانہ میں اس کے حامی و مددگار مقرر فرمائے جو عزتوں اور شرف والے ہیں، کہ اس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں، اور اس کے حملے کو قوت دیتے ہیں، اور اس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں، اور اس کی راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں، اور ایسے ہی ہر زمانہ میں مددتا زگی باقی رہے گی، اور دشمن پر قہر ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ حکم الٰہی پورا ہو، اور درود و سلام ان پر جنہوں نے دین میں راہ جہاد نکالی، اور حکم دیا، کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھڑکنے کو نیام سے برہنہ کی جائیں، اور انکے آل و اصحاب پر جو گروہ الٰہی کے لئے رہنما ستارے ہیں، اور گروہ شیطان زیاں کار کو مردود و مطرود کرنے والے ہیں حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر مطلع ہوا جس کا مصنف نادر روزگار و خلاصہ لیل و نہار ہے، وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں، اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقل بے زبان کر چھوڑا یعنی سردار اور میری سند، حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں اسکی تلوار کو قابو دے، اور اس کے سر عزت پر اس کے نشانوں کو کشادہ کرے، تو میں نے اس رسالہ کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے، کہ باطل کو نہ ان کے آگے راہ ہے، نہ پیچھے، اور بدینوں کے شبہے اس کے سامنے ٹھہرنے کو اٹھ نہیں سکتے، کہ وہ اس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں، اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پہ کھینچیں، اور اپنے

شياطين المبطلين - خفضت هامهم بذلك السيف المسلول و
اشهرت فضيحتهم بين ارباب العقول - حتى ظهر ظهور الشمس
فى رابعة النهار ارتدادهم - اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم
واعمى ابصارهم - وتحقق بما اعتقدوه انسلاخهم من الدين
القويم - اولئك الذين لهم فى الدنيا خزى ولهم فى الاخرة عذاب
عظيم - فلعمرى ان هذا لهو التاليف الذى يفتخر به العالمون - و
لمثل هذا فليعمل العاملون - فجزى الله مؤلفها عن الاسلام و
المسلمين خيرا فانه قلد اجيادهم قلائد النعم - ونصر الدين
بما احكمه من محكم هذا التاليف الذى به ادحاض حجة الخصم
حكم - لا زالت ايامه مشرقة السنا - وبابه كعبة المرام والمنى -
ما ترنم بمدحه مادح - وصدح بشكره صادح - وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم - قاله بفمه - ورقمه بقلمه - خادم
الطلبة - راجى الغفران - اسعد بن
احمد الدهان عفا الله عنه - و
عليكم السلام ورحمة الله وبركاته

الراجى الغفران
اسعد الدهان

١٣ صورة ما قرظ به الفاضل الاديب - الاريب اللبيب الكاتب - الرفيع المراتب - حسنة الاوان - مولانا الشيخ عبد الرحمن الدهان - دام بالمن والاحسان.

بسم الله الرحمن الرحيم

روشن ستاروں سے بطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی کی، اس تیغ برہنہ سے ان کے سر نیچے کٹ گئے، اور عقلاء میں ان کی رسوائی مشہور ہوئی، یہاں تک کہ ان لوگوں کا مرتد ہونا پیروں چڑھے کے آفتاب کی مانند روشن ہوگیا، وہ لوگ وہ ہیں، جن پر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کردیا، اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں، اور ان کے عقیدوں سے ثابت ہوگیا کہ وہ اس دین صحیح سے بالکل نکل گئے، ان لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے، جس پر علماء ناز کریں، اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی عمل کرنا چاہیئے، تو اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی طرف سے اس کے مؤلف کو عمدہ جزائے خیر دے، کہ اس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں، اور اس نے دین کو نصرت دی، اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو پامال کرنے کی حاکم ہوئی ہمیشہ ان کے دنوں کی روشنی چمکتی رہے، اور ہمیشہ اس کا دروازہ کعبہ مرادات و مقاصد رہے، جب تک مدح کرنے والے اس کی مدح کی نغمہ سرائی کریں، اور جب تک کوئی اعلان کرنے والا اس کے شکر کا اعلان کرے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے، کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے، طالب علموں کے خادم بخشش کے امیدوار اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکات

راجی الغفران
اسعد الدہان

تقریظ فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائے حساب و کتاب، بلند ہمت یگانۂ روزگار مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان، ہمیشہ احسان و نیکوئی کے ساتھ رہیں،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد لله الذی اقام فی کل عصر اقواما وفقهم لخدمتہ وایدھم لدی مناضلۃ الملحدین بنصرتہ والسلام والصلوۃ علی سیدنا محمد الذی اذل ببعثتہ اهل الکفر والطغیان وعلی اٰلہ واصحابہ الذین اخمدوا نار الجهل فظهر نور الیقین واضح العیان. وبعد فلا شک ان القوم المسئول عنهم اهل الحمیۃ الجاهلیۃ مارقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیۃ. مستحقون فی الدنیا ضرب[له] الرقاب. ویوم الدین والحساب. اشد العذاب. فلعنهم الله واخزاهم. وجعل النار مثواهم. اللهم کما وفقت من اختصصتہ من عبادک لقمع هؤلاء الکفرۃ المتمردین. واهلتہ للذب عما

[له] اعلم ان ضرب الرقاب فی الدنیا انما هو الی الحکام کما ان التعذیب فی العقبی لیس الا بید ذی الجلال والاکرام اما غیر السلاطین وولاۃ الامور فانما وظیفتهم الرد باللسان والطرد بالبیان وتحذیر المسلمین عن مخالطۃ الشیاطین ورفع الامر الی ولاۃ الامر ولا یکلف الله نفسا الا وسعها. بل قد صرحوا فی الکتب الفقهیۃ ان من قتل مرتدا بدون اذن سلطان یعزرہ السلطان هذا فی الممالک الاسلامیۃ فکیف بغیرها فانہ تقتلہ الحکام ان قتل المرتد فیکون فیہ القاء بالایدی الی التهلکۃ والله تعالی یقول لا تلقوا بایدیکم الی التهلکۃ وفیہ تعریض نفسۃ المسلمۃ للقتل بنفس کافرۃ وفی حدیث عمرو وعبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیہ واٰلہ وسلم لزوال الدنیا اهون علی الله من قتل رجل مسلم رواہ الترمذی والنسائی فلیتنبہ لذالک فانما وقعت هذہ الاحکام فانما هی للسلاطین والحکام کما صرح بہ فی نفس هذہ التقاریظ عدۃ اعلام.

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کئے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی اور بیدینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے ان کی تائید کی، اور صلوٰۃ وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کر دیا، اور ان کے آل واصحاب پر جنہوں نے جہل کی آگ بجھا دی، تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہو گیا حمد وصلوٰۃ کے بعد کوئی شک نہیں، کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے، زمانہ کفر صریح کی پیچ والے ہیں دین سے نکل گئے ہیں، جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے، دنیا میں اس کے مستحق ہیں، کہ سلطان اسلام ان کی گردنیں مار دے، اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار اللہ ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوائی دے، اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کرے الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان سرکش کافروں کی بیخ کنی کی توفیق دی ہے اور اسے

لے جان لیجئے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی سپرد ہے، نہ عام ورعایا کے جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ ہے، اور جو لوگ سلاطین وحکام کے سوا ہیں ان کا فرض فقط زبان سے رد اور بیان ہے، جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا ہے، اور اور کام حکام تک پہنچانا ہے، اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا، مگر اس کے بوتے بھر بلکہ حقیقۃً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں مصرح ارشاد فرمایا ہے، کہ جو کسی مرتد کو بے حکم بادشاہ کے قتل کر دے، اسے بادشاہ سزا دے، جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے، تو ان کے ماسوا میں کیسے نہ ہوگا، کیونکہ مرتد کے قاتل کو غیر مسلم حکام یقینی قتل کر دیں گے تو اس قتل مرتد میں اپنے ہاتھوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو اور اپنے نفس مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل میں پیش کرنا ہے، سیدنا عمر وسیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے، فرمایا ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت ہلکا ہے ترمذی نسائی وغیرہ نے اسے روایت فرمایا، تو اس بات کے لئے آپ خوب ہشیار رہئے کہ جہاں کہیں رائش سالہ میں یہ احکام واضح ہوئے ہیں خاص شاہان زمانہ وحکام ہی کے لئے ہیں چنانچہ آقا رابطہ میں چند علمائے اعلام نے اس کی تصریح فرما دی ہے ۔

يدعوا اليه النبى الامين. فانصره نصرا تعز به الدين وتخزى به عدو
وكان حقا علينا نصر المؤمنين. لا سيما عمدة العلماء العاملين. زبدة
الفضلاء الراسخين. علامة الزمان. واحد الدهر والاوان. الذى
شهد له علماء بلد الحرام. بانه السيد الفرد الامام. سيدى وملاذى
الشيخ احمد رضا خان البريلوى متعنا الله بحياته فى المسلمين
ومنحنى هديه فان هديه هدى سيد المرسلين. وحفظه من
جميع جهاته على رغم انوف الحاسدين. ربنا لا تزغ قلوبنا
بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب
وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم
قاله بفمه. ورقمه بقلمه. معتقدا
بجنابه. الراجى من ربه الغفران
عبد الرحمن بن المرحوم احمد الدهان.

عبد الرحمن بن احمد الدهان

صورة ما سطره الفاضل المستقيم على الدين القويم
والحق القديم. المدرس المدرسة الصولتية بمكة
المحمية مولانا الشيخ محمد يوسف الافغانى حفظ بالسبع المثانى

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحانك يا من تفردت بالكبرياء. وتنزهت عن سمة النقص و
والكذب والفحشاء. احمدك حمد من اعترف بعجزه. واشكرك
شكر من توجه اليك باسره. واصلى واسلم على سيدنا محمد

تونے اس قابل کیا. کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بلاتے ہیں. اس کے مخالفوں کو دفع کرے یونہیں اس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے. بالخصوص علماء کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ علامۂ زمان یکتائے روزگار جس کے لئے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے بے نظیر یگانہ امام ہے میرے سردار اور میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اس کی روش نصیب کرے کہ اس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو شش جہت سے اس کی حفاظت کرے. الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا. اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار عبدالرحمٰن بن مرحوم احمد دہان نے

عبدالرحمٰن دہان

تقریظ ان فاضل کی جو دین راست و حق قدیم پر مستقیم ہیں مکہ معظمہ میں مدرسہ صولتیہ کے مدرس مولٰنا محمد یوسف افغانی قرآن عظیم کے صدقے میں ان کی نگہبانی ہو،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے وہ جو برائی میں یکتا ہے اور ہر نقص و کذب و نا سزا بات داغ سے تو ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار

خاتم انبیائك وخلاصة اهل ارضك وسمائك. وآله واصحابه عمدة
اصفیائك. ومن تبعهم باحسانك الى یوم لقائك. وبعد فانی قد
اطلعت علی هذه الرسالة التی الفها الفاضل العلامة. والحبر
الفهامة. المستمسك بحبل الله المتین. الحافظ منار الشریعة والدین
من قصرت لسان البلاغة عن بلوغ شکره وعجز عن القیام بحقه وبره.
الذی افتخر بوجوده الزمان. مولانا الشیخ احمد رضاخان لازال
سالکا سبیل الرشاد وناشرا الویة الفضل علی رؤس العباد. و
ادامه الله للذب عن الشریعة الغراء. ومکن حسامه من رقاب
الاعداء. فوجدتها قد هدمت معظم ارکان عقائد المفسدین.
المرتدین. الذین ارادوا ان یطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان
یتم نوره ارغاما لانوف الحاسدین. وقد اودعت الحکمة وفصل
الخطاب. اذهی مسلمة عند اولی الالباب. ولا عبرة بمن انکر علیها
ممن اضله الله. وختم علی سمعه وقلبه وجعل علی بصره غشاوة
فمن یهدیه من بعد الله. شعر

قد تنکر العین ضوء الشمس من رمد ویکر الفم طعم الماء من سقم

والله انهم قد کفروا. وعن ربقة الدین قد خرجوا. فتعسا لهم و
اضل اعمالهم. اولئك الذین لعنهم الله فاصمهم واعمی ابصارهم
نسأله السلامة من تلك الاعتقادات. والعافیة من هاتیك الخرافات
فجزی الله مولفها عن المسلمین خیر الجزاء. والمعم علینا وعلیه
بحسن اللقاء. امین. یارب العالمین. قاله بفمه ورقمه بقلمه
معتقد اله بجنانه. اضعف خلق الله. خادم طلبة العلم محمد

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین و آسمان میں والوں سب کے علامے
علامے اور ان کے آل و اصحاب پر کہ تیرے چنے ہوؤں کی عمدہ ہیں اور ان سب پر جو نکوئی کے
ساتھ ان کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک حمد و صلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع
ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہام نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسی تھامے ہوئے ہے دین
و شریعت کے ستون روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبان بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور
اس کے حقوق و احسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے: مولانا حضرت احمد
رضا خاں وہ ہمیشہ راہ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے اور شریعت کی
حمایت کے لئے اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ رکھے اور اس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں
نے اسے پایا کہ ان مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دیئے
جنہوں نے چاہا تھا۔ کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہیں مانتا مگر اپنے
نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑے کو اور بے شک اس رسالہ میں حکمت اور دو
ٹوک بات امانت رکھی گئی۔ اس لئے کہ اہل عقل کے نزدیک وہ قبول ہے اور وہ جسے اللہ نے
گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے
جو اس رسالہ پر انکار کرے اس کا کیا اعتبار کہ اسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد شعر، سہ

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج — بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی۔

خدا کی قسم وہ کافر ہو گئے اور دین سے نکل گئے انہیں ہلاکی ہو خدا ان کے اعمال
برباد کرے یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کر دیئے اور
آنکھیں اندھی ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور ان خرافات
سے ہمیں عافیت دے اللہ تعالیٰ اس کے مولف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے
ہمیں اور اس کو حسن و خوبی دیدار الٰہی کی نعمت دے ایسا ہی کرے سارے کے مالک
اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد رکھتا ہوا اضعف ترین مخلوق

يوسف الافغانی - بلغه الله الامانی ❊

صورة مارقمه ذو الفضل والجاه - اجل خلفاء الحاج
المولوی الشاه امداد الله - مدرس الحرم الشريف و
المدرسة الاحمدية - بمكة المحمية - مولنا الشيخ
احمد المكی الامدادی - لازال محفوظا بامداد الهادی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

له الحمد والآلاء من شيد اركان الاسلام ونصب اعلامها - و
ضعضع بنيان اللئام ونكس اعلامها - وجعل سيدنا محمدا
المرسل قفلا والانبياء ختامها - اشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له - اله واحد صمد تنزه عن جميع النقائص وعما يتفوه
به اهل الزيغ والشرك - تعالى الله عما يقول الظالمون - واشهد ان
سيدنا ومولانا محمدا خير الخلق قاطبة الذی خصه الله بعلم ما
كان وما يكون - وهو الشفيع المشفع وبيده لواء الحمد - آدم ومن
دونه تحت لوائه يوم يبعثون - وبعد فيقول العبد الضعيف
الراجی لطف ربه اللطيف - احمد المكی الحنفی القادری - الچشتی
الصابری الامدادی - انی اطلعت على هذه الرسالة - المشتملة على
اربع توضيحات المؤيدة بالادلة القاطعة - والبراهين المبرهنة
بالكتاب والسنة - كانها اسنة فی قلوب الملحدين - فرأيتها صمصامة
ماضية على رقاب الكفرة الفجرة الوهابيين - فجزى الله مؤلفها

خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اسے آرزوؤں کو پہونچائے

تقریظ صاحب فضیلت و وجاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولانا شیخ احمد مکی امدادی ہمدالہی ہمیشہ محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسی کے لئے حمد و احسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کئے اور اس کے نشان قائم فرمائے کمینوں کی عمارت ہلا دی اور ان کے پان سے اندھے کر دیئے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازۂ نبوت کا بند کرنے والے اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں خدا یگانہ صمد پاک ہے سب عیبوں اور ان بری باتوں سے جو کجی اور شرک والے بکتے ہیں۔ اللہ بلند و بالا ہے ان باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور ان کی شفاعت مقبول ہے اور انہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دن حضور ہی کے زیر نشان ہوں گے علیہم الصلاۃ والسلام حمد و صلاۃ کے بعد کہتا ہے بندہ ضعیف اپنے رب لطیف کے لطف کا امیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن حدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بے دینوں کے دل میں بھالے ہیں میں نے

خیرالجزاء۔ وحشرنا اللہ وایاہ تحت لواء سید الانبیاء۔ کیف لاو
هو البحر الطمطام۔ انی بالادلة الصحيحة غير سقام۔ وحق ان
يقال فی حقہ انہ قائم لنصرة الحق والدين۔ وقمع اعناق
الملاحدة والمتمردين۔ الا وهو التقی الفاضل۔ والنقی الکامل
عمدة المتاخرين۔ واسوة المتقدمين۔ فخر الاعيان۔ مولينا
المولوی الشيخ محمد رضاخان۔ کثر اللہ امثالہ۔ ومتع المسلمين
بطول حياتہ امين۔ لاريب ان هولاء مكذبون للادلة صريحا
فيحكم عليهم بالكفرة فعلى الامام ايد اللہ بہ الدين۔ وقصمهم
بسيف عدلہ اعناق الطغاة والمبتدعة والمفسدين۔ کہؤلاء
الفرق الضالة الباغين۔ والزنادقة المارقين۔ ان يطهر الارض
من امثالهم۔ ويريح الناس من قبائح اقوالهم وافعالهم۔ وان
يبالغ فی نصرة هذه الشريعة الغراء۔ التی ليلها کنهارها ونهارها
کليلها فلا يضل عنها الا هالك ويشدد علی هؤلاء العقوبة الی
ان يرجعوا الی الرشد ی۔ ويکفوا عن سلوك سبيل الردی۔ ويتخلصوا
من شر الشرك الاكبر۔ وينادی علی قطع دابرهم ان لم يتوبوا باللہ
اکبر۔ فان هذا من اعظم مهمات الدين۔ ومن افضل ما اعتنی
بہ فضلاء الائمة وعظماء السلاطين۔ وقد قال الامام
الغزالی رحمة اللہ فی نحو هؤلاء الفرق ان القتل منهم افضل
من قتل مائة کافر۔ لان ضررهم بالدين اعظم واشد اذ الكافر
تجتنبہ العامة لعلمهم بقبح مالہ۔ فلا يقدر علی غواية احد

لہ هذا الی سلطان الاسلام لا غير كما تقدم التصريح بہ انفا اھ

اے تیز تلوار پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اس کے مولف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیر نشان سید الانبیا رصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے ذخار ہے صحیح دلیلیں لایا جنمیں کوئی علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اس کے حق میں کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بے دینوں سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سن لو وہ پرہیزگار فاضل متبحر اکامل ہے پچھلوں کا معتمد اور اگلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولانا مولوی حضرت محمد احمد رضا خان اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اس کی درازی عمر سے نفع بخشے اے اللہ ایسا ہی کر کچھ شک نہیں کہ یہ طائفے صراحتہ دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں تو ان پر کفر کا حکم لگایا جائے گا تو سلطان اسلام پر کہ اللہ اس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغ عدل سے سرکشوں بدمذہبوں مفسدوں کی گردنیں توڑے جیسے یہ گمراہ فرقے طاعت سے نکلے ہوئے دہریے بیدین ہیں واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے اور ان کے اقوال و افعال کی قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس شریعت روشن کی سد میں حد سے زیادہ کوشش کرے جس کی روشنی ایسی ہے کہ اس کی رات بھی دن ہو رہی ہے اور اس کا دن بھی روشنی میں اسکی شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کو بھکے مگر جو ہلاک ہوا نیز سلطان اسلام پر واجب ہے کہ ان لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور اپنے کفر اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کی جڑ کاٹنے کے لیے اللہ اکبر کا نعرہ کرے۔ اس لیے کہ یہ دین کے بڑے مہم کا موقع ہے اور ان افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے اور بیشک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو ان میں سے ایک شخص کا قتل ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ سخت تر ہے اس لئے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے ہیں کہ اس کا انجام برا ہے تو

منهم. واما هؤلاء فيظهرون للناس بزى العلماء والفقراء والصالحين
مع انطوائهم على العقائد الفاسدة والبدع القبيحة فليس للعامة
الاظاهرهم الذى بالغوا فى تحسينه واما باطنهم المملو من تلك
القبائح والخبائث فلا يحيطون به ولا يطلعون عليه لقصورهم
عن ادراك المخائل الدالة عليه فيغترون بظواهرهم ويعتقدون
بسببها فيهم الخير فيقبلون ويسمعون منهم من البدع والكفر
الخفى ونحوهما ويعتقدونه ظانين انه الحق فيكون ذلك سببا
لاضلالهم وغوايتهم فلهذه المفسدة العظيمة قال الامام الولى
محمد الغزالى عليه رحمة البارى. ان قتل الواحد من امثال
هؤلاء افضل من قتل مائة كافر وكذا فى المواهب اللدنية ان
من انتقص من شان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فيقتل فكيف
من عاب الله والنبى صلى الله عليه وسلم من باب اولى فالى الله
المشتكى والنجوى اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هى واحفظنا
من الغواية واهلها. ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب
لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب. واغفر لنا ولوالدينا
ومشائخنا يوم الحساب. وارزقنا رضاك واجعلنا مع الذين
انعمت عليهم من الاحباب. هذا ما قاله بلسانه وزبره ببنانه
الراجى عفو ربه البارى احمد المكى الحنفى ابن الشيخ محمد ضياء الدين
القادرى الجشتى الصابرى الامدادى
المدرس بالحرم الشريف المكى وبالمدرسة
الاحمدية بمكة المحمية سنة ۱۳۲۴ه غفر

احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی امدادی۔ صابری

وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں۔ فقیروں اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں اور دل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بری بدعتیں بھری ہوتی ہیں تو عوام تو ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے اور ان کا باطن جو ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اسے پورے طور پر نہیں جانتے بلکہ اس پر مطلع ہی نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ قرائن جن سے ان کا باطن پہچانا جائے ان تک ان کی رسائی نہیں تو ان کی ظاہری صورت سے دھوکا کھاتے ہیں اور اس کے سبب انہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں تو جو بد مذہبیاں اور چھپے کفران سے سنتے ہیں اسے قبول کر لیتے ہیں اور حق سمجھ کر اس کے معتقد ہو جاتے ہیں تو یہ ان کے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اس فساد عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاکم کو اس میں سے ایک کا قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے قتل کیا جائے تو اس کا کیا حال ہے؟ جو اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگائے وہ بدرجہ اولیٰ سزائے موت کا مستحق ہے اور اللہ ہی کی طرف مناجات اور اسی سے فریاد ہے الٰہی ہر چیز کی ہمیں حقیقت واقع کے مطابق دکھا اور گمراہی اور گمراہیوں سے پناہ دے الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور استادوں کو قیامت کے دن بخش دے اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر اور ہمیں ان دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے رب خالق کے امیدوار معانی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ حرم شریف اور مکہ معظمہ کے مدرسہ احمدیہ میں مدرس ہوتا ہے اللہ ان دونوں کے گناہ بخشے اور اس کا مددگار معین ہو

احمد مکی حنفی ابن
شیخ محمد ضیاء الدین قادری
چشتی صابری
امدادی

؎ اور یہ کسی اور کو نہ دیکھا اور خاص اس کلام میں ہے کہ یہ شبہ ہو کہ حکم قتل بادشاہ اسلام کے سوا

کسی کو نہیں۔ ۱۲

الله ذنوبهما وكان له ناصرا ومعينا حامدا ۔ مصليا ۔ مسلما ۔

١٦ صورة ما حرره العالم العامل ۔ والفاضل الكامل ۔ مولنا محمد يوسف الخياط ۔ ادامه الله على سوى الصراط

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده ۔ والصلوة والسلام على من لا نبي بعده ۔ سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ۔ من وجد من هؤلاء الاصناف الذين حكى عنهم حضرة الفاضل المؤلف احمد رضا خان ۔ شكر الله سعيه ما في هذه الرسالة من هذه المنكرات الفاحشة ۔ التي في غاية الغرابة ۔ التي لا يصدر مثلها عمن يؤمن بالله و اليوم الآخر لا شك انهم ضالون مضلون ۔ كفار يخشى منهم الخطر العظيم على عوام المسلمين ۔ خصوصا في الاصقاع ۔ التي لا ينصر حكام الدين ۔ لكونهم ليسوا من اهله ۔ ويجب على كل مسلم التباعد عنهم كما يتباعد من الوقوع في النار وعن الاسود الفاتكة ويجب على كل من قدر من المسلمين على خذلانهم وقمع فسادهم ان يقوم بما استطاع من ذلك كما فعل حضرة المؤلف الفاضل شكر الله سعيه وله اليد الطولى عند الله ورسوله والله تعالى اعلم ۔

محمد يوسف

كتبه الحقير محمد بن يوسف خياط ۔

صورة ما كتبه الشيخ الجليل المقدار الرفيع المنار

حمد کرتا ہوا اور درود وسلام بھیجتا ہوا۔

تقریظ عالم باعمل، فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط

اللہ تعالیٰ انہیں راہ راست پر قائم رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاص اللہ کے لئے حمد ہے اور درود وسلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو پایا جائے ان اقسام میں سے جن کا حال حضرت فاضل مولف احمد رضا خاں نے کہ اللہ اس کی کوشش قبول کرے اس رسالے میں نقل کیا جن میں یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں جو حد درجہ کے اچنبے کی ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوں گی جو اللہ و روز قیامت پر ایمان لاتا ہو کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرہ کا خوف ہے بخصوصاً ان شہروں میں جہاں کے حاکم دین اسلام کی مدد نہیں کرتے اس لئے کہ وہ خود مسلمان نہیں ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے۔ جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے، اور مسلمانوں میں جس سے ہوسکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اس پر فرض ہے کہ اپنی حد قدرت تک اسے بجا لائے جس طرح حضرت مولف فاضل نے کیا، اللہ ان کی سعی مشکور کرے اور اللہ ورسول کے نزدیک مولف مذکور کا بڑا اقتدار ہے۔ واللہ اعلم۔ راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط۔

محمد بن یوسف

16

تقریظ حضرت والا منزلت بلند رفعت، حضرت

مولٰنا الشیخ محمد صالح بن محمد بافضل ادام الله فیوضه علی الصغار والکبار

بسم الله الرحمٰن الرحیم

احمدك اللهم یا مجیب کل سائل۔ واصلی واسلم علی من هولنا الیك اشرف الوسائط والوسائل۔ رغما علی انف کل مجادل ومعاند۔ وطردا لکل مصادر فی ذلك ومطارد۔ واسألك الرضا عن العلماء الاماثل۔ القائمین بخدمة الشریعة فلا احد لهم فی ذلك مماثل۔ اما بعد فان الله جلت عظمته وعظمت منته۔ قد وفق من اختاره من عباده للقیام بخدمة هذه الشریعة الغراء۔ وامده بثواقب الافهام۔ فاذا اظلم لیل الشبهة اطلع من سماء علمه بدرا۔ وهو العالم الفاضل الماهر الکامل۔ صاحب الافهام المستیقظة۔ والمعانی الرفیعة حضرت المؤلف لکتابه الذی سماه المعتمد المستند۔ تصدی فیه للرد علی اهل البدعة والکفر والضلال بما فیه مقنع لذوی البصائر۔ ومن هو بطریق الحق لا یجحد۔ وهو الامام احمد رضا خان وبین فی رسالته هذه التی تصفحتها مختصر کتابه المذکور۔ وبین لنا اسماء رؤساء الکفر والبدع والضلال مع ماهم علیه من المفاسد واکبر المصائب۔ فباؤا بخسران مبین۔ وعلیهم الوبال الی یوم الدین۔ فقد احسن المؤلف فی ابتداع هذا التصنیف۔ واجاد فی اختراع هذا

محمد صالح بن محمد بافضل، اللہ تعالیٰ سب چھوٹوں اور بڑوں پر ان کا فیض رکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ اے ہر مانگنے والے کی سننے والے میں تجھے سراہتا ہوں اور ان پر جو ہمارے لئے تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں درود و سلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑا اور ہٹ دھرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو تعلیم و مدافع کرے اسے دور ہانکنے کو اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو خدمت شریعت پر بے مثل قائم کئے ہوتے ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد اللہ عزوجل نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک مضمون والا بلند معنوں والا حضرت مولف کتاب مذکور جس کا نام اس نے المعتمد المستند رکھا اور اس میں بد مذہبوں کا فردوں گمراہیوں کا ایسا رد کیا جو انہیں کافی ہے جن کو دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں۔ اور وہ امام احمد رضا خاں ہے اس نے اس رسالہ میں جس پر میں نے نظر تفتیش کی اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سرداران کفر و بد مذہبی و گمراہی کے نام بیان ہو گئے مع ان فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کر کے کھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک ان پر وبال ہے اور بے شک مولف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی۔

الترصيف. فنشكر الله سعيه وامده بالبراهين. نفع المحدين. بجاه سيد المرسلين. سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه و سلم وعلى آله واصحابه اجمعين. امين. يارب العلمين. رقمه الراجي عفو ربه والفضل محمد صالح بن محمد بافضل ؛

(محمد صالح بن محمد بافضل)

صورة ما زبره الفاضل الكامل. ذو محاسن الشمائل. والفيض الربانى. مولانا الشيخ عبد الكريم الناجى الداغستانى. حفظ من شر كل حاسد وشانى

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين

الحمد لله رب العالمين. والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين. اما بعد فان هؤلاء المرتدين. قد مرقوا من الدين. كما يمرق الشعرة من العجين. كما قال النبى الامين. وكما صرح به صاحب هذه الرسالة المسطرة. بل هم الكفرة الفجرة قتلهم واجب على من له حظ ونصل واقر. بل هو افضل من قتل الف كافر. فهم الملعون. وفى سلك الخبثاء منخرطون. فلعنة الله عليهم وعلى اعوانهم. ورحمة الله وبركاته على من خذلهم

له وهو سلطان الاسلام فى ممالك الاسلام اعز الله نصره الى يوم القيام واما عامة المسلمين فانما لهم الرد باللسان. والحذر بالجنان. وتنفر الاعوان. عن استماع كلام كل شيطان. فانما يكلف الله نفسا وسعها ١٢ اه

تو اللہ اس کی کوشش قبول کرے اور بے دینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لئے یقینی حجتوں سے اس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے آل واصحاب پر درود بھیجے قبول فرمائے سارے جہان کے پروردگار اسے لکھا اپنے رب عزوجل کے فضل کے امیدوار محمد صالح بن محمد بافضل نے۔

محمد صالح بن محمد بافضل

تقریظ فاضل کامل نیکو خصائل، صاحب فیض یزدانی مولانا حضرت عبد الکریم ناجی داغستانی ہر حاسد اور دشمن کے شر سے محفوظ رہیں،

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم اسی کی مدد چاہتے ہیں

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر حمد وصلاۃ کے بعد معلوم کہ یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گئے جیسے آٹے سے بال جیسا نبی آمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور جیسے کہ اس رسالہ مسطورہ کے مصنف نے تصریح کی بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطان اسلام[1] پر کہ سزا دینے کا اختیار اور سنان وپیکان رکھتا ہے ان کا قتل واجب ہے۔ بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہیں تو ان پر اور ان کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت اور جو انہیں ان کی بدالوادیوں پر مخذول کرے

---

[1] وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہ اسلام ہے۔ (اللہ تعالیٰ اُسے عزت دے اور تابروز قیامت اُسکی مدد و نصرت فرمائے) رہے عام مسلمین تو ان کے لئے صرف زبان سے رد دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سُننے سے نفرت دلانا ہے کہ اللہ ہرگز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر ۱۲

في اطوارهم. هذا. وصلى الله على سيدنا محمد واله
وصحبه اجمعين. خادم العلم الشريف في المسجد
الحرام. عبد الكريم الداغستاني.

عبد الكريم الناجي

١٩ صورة ماسطره الشارب من منهل الايمان اليماني
الفاضل الكامل البالغ منتهى الاماني. مولٰنا
الشيخ محمد سعيد بن محمد اليماني. لازال محفوظا و
محظوظا باطائب التهاني

بسم الله الرحمن الرحيم

بحمدك اللهم حمد اهل ودادك. من وفقتهم للعمل على وفق
مرادك. فادوا ما حملوه من اعباء الديانة. مع شهودهم العجز
والاستكانة. لولا ان امددتهم بالفتح والاعانة. ونسألك اللهم
في سلكهم انتظاما. ومن مقسم الفضل معهم اقتساما. ونصلي ونسلم
على من فقه وعلم. واوتي جوامع الكلم. وعلى اله الميامين واصحابه
اصحاب اليمين. اما بعد. فان من جلائل النعم التي لا تثبت في ساحة
شكرها ان قيض الشيخ الامام. والحبر الهمام. بركة الانام. وبقية
السلف الكرام. احد الائمة الزهاد. والكاملين العباد. احمد رضا
خان. للرد على هؤلاء المرتدين. الضالين المضلين. المارقين من
الدين. مروق السهم من الرمية. اذ لا يشك ذو لب في ردتهم وضلالهم
ومروقهم من الدين. جعل الله التقوى زاده. ورزقني واياه الحسنى

عبدالکریم
الناجی

اس پر اللہ کی رحمت اور برکت اسے سمجھ لو، اور اللہ تعالےٰ درود بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب سب پر، مسجد حرام شریف میں علم کا خادم عبدالکریم داغستانی ۔

تقریظ ان کی کہ سرچشمہ ایمان یمنی سے پانی پیئے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزو تک پہنچے ہوئے ہیں، مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں، اور پاکیزہ تہنیتوں سے محظوظ رہیں؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جنکو تو نے اپنے حسب مراد عمل کرنے کی توفیق دی، تو دین کے جو بار انہوں نے اپنے دوش ہمت پر اٹھائے تھے ادا کر دیئے، حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے، اگر تو اپنی کشائش و عنایت سے مدد نہ فرماتا، الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو ان موتیوں کی لڑی ہمیں بھی پرو دے، اور قسمت فضل میں ان کے ساتھ حصہ دے اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں ان پر جن کو تو نے اپنے احکام سکھلائے اور علوم دیئے اور جامع و مختصر کلمے دیئے گئے، اور ان کی مبارک آل اور ان کے اصحاب پر کہ روز قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں، حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک ان عظیم نعمتوں میں جن کے بیان شکر میں ہم ذیام نہیں رہ سکتے یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امام دریا علم بلند ہمت برکت تمام عالم اگلے کرم والوں کے بعد یادگار جرد دنیا بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک یعنی احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا کہ ان گمراہوں گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اس لئے کہ روئے زمین والا ان لوگوں کے مرتد و گمراہ و فاسد ہونے پر شکر کریگا، اللہ تعالےٰ اس مصنف کا توشہ پرہیزگاری

وزيادة وانالہ من الخيرات ما ارادہ - امين . بجاہ الامين - ورقمہ
اقل الخليقة . بل لاشئ فى الحقيقة - فقير رحمة ربہ - واسير
وصمة ذنبہ - خويدم طلبة العلم - فى المسجد
الحرام - سعيد بن محمد اليمانى . غفر الله لہ - و
لوالديہ - ولمشائخہ ولجميع المسلمين - امين ؛

سعيد بن
محمد اليمانى

۴ صورة ما كتبہ الفاضل الحاوى . للدلائل والدعاوى
الحائد الزاوى . عن كل المساوى - مولانا الشيخ حامد
احمد محمد الجداوى . حفظ عن شر كل غبى وغاوى -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى الہ وصحبہ وسلم . الحمد لله العلى
الاعلى - الذى جعل كلمة الذين كفروا السفلى - وكلمة الله هى العليا
سبحنہ من الہ تنزہ وجوبا من الزور والبهتان - وعن اسكان النقائص
وسمات الحدوث والامكان - سبحنہ وتعالى عما يقول الظلمون علوا
كبيرا - والصلوة والسلام على افضل خلق الله والاخلاق - من اتاہ
الله علم الاولين والاخرين - وختم بہ النبوة ختما حقيقيا فهو خاتم
النبيين . كما علم ذلك من ضروريات الدين - التى ثبتت بسواطع
ادلتہا البراهين - سيدنا ومولانا محمد بن عبد الله الذى هو احمد
المبشر بہ على لسان ابن مريم المسيح المنزہ الاوحد - صلى الله عليہ
وعلى جميع الانبياء والمرسلين - وعلى الہ واصحابہ والتابعين - و

کرے اور مجھے اور اسے بہشت اور اس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور سب مرادیں بھلائیاں جیسا ہی کہ صیغہ انکی وجاہت کا جامع ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا اسے کمترین خلائق بلکہ در حقیقت ناچیز اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامت گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبان علم کے چھوٹے خادم سعید بن محمد یمانی نے اللہ اسکی اور اسکے والدین اور استادوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔

سعید بن محمد یمانی

تقریظ ان فاضل کی جو دلائل و دعاوی کے حاوی ہیں رد کرنے والے، باز رکھنے والے سب برائیوں سے حضرت حامد احمد محمد جداوی ہر بد مذہب و گمراہ کے شر سے محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند و بالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی، اور اللہ ہی کا بول بالا ہے، پاکی ہے اسے جو ایسا خدا ہے، جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان اور مخلوقات و ممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورت منزہ ہے، پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اسے ان باتوں سے جو ظالم لوگ بکتے ہیں، اور درود و سلام ان پر جو مطلقا تمام مخلوقات سے افضل ہیں، اور تمام جہان سے ان کا علم زیادہ وسیع اور حسن صورت و حسن سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بالیقین جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے اور پچھلوں کا علم عطا فرمایا، اور فی الحقیقت ان پر نبوت کو ختم کر دیا تو وہ خاتم النبیین ہیں جیسا کہ یہ دین کی ان ضروری باتوں سے معلوم ہو چکا ہے، جو صریح و بلند دلیلوں اور نصوص سے ثابت ہو چکی ہیں، ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ کہ وہ احمد

ومن تبعهم باحسان من اهل السنة والجماعة اجمعين - اولئك
حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون - جعل الله مع التائيد
والتابيد سنتهم واسنتهم والسنتهم واقلامهم رماحا في نحور
المارقين من الدين - كما يمرق السهم من الرمية - يقرؤن القرآن
لا يجاوز حناجرهم اولئك حزب الشيطان - الا ان حزب الشيطن
هم الخاسرون - اما بعد فقد طالعت هذه النبذة التي
هي الموذج المعتمد المستند - فوجدتها نشدرة من عسجد -
وجوهرة من عقود در ويا قوت وزبرجد - قد نظمها بيدا
الاجادة - في سلك اصابة الصواب في الافادة - العمدة القدوة
العالم العامل - الحبر البحر الرحيب العذب - المحيط الكامل
المحبوب المقبول المرتضى - محمود الاقوال والافعال مولانا
الشيخ احمد رضا متعنا الله والمسلمين بحياته - ونفعهم
ونفعنا واياهم في الدارين بعلومه ومصنفاته - تدل على ان
اصلها حجة حق بالغة - وشمس هدى باهرة بازغة - لا دمغة
الا باطيل دامغة - ولظلمات شبهات اهل الزيغ ماحية ماحقة
حتى اضحت بانوارها وحق الحق زاهقة - كيف وهي لباب
في بابها - ومصيبة في جوابها - اذ لا شك ان من تلطخ بالانجاس
المنفرة - من ارجاس بدع العقائد المكفرة - كان حريا بان يكفر
ويجتنب عنه كل احد ولو كافرا ونفر - اذ هو اكبر الكبائر
وحاشا ان يكون من الاكابر - بل هو اصغر الاصاغر - ويجب على
عاقل ان يعظه ولا يعظم - وكيف ومن يهن الله فما له من مكرم

ہیں جن کی بشارت یگانہ دکتا مسیح بن مریم کی زبان پر ادا ہوئی، اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام انبیاء
ومرسلین اور حضور کے آل و اصحاب اور انکے پیروؤں اور جو اہل سنت وجماعت کہ بخوبی کے ساتھ
ان کی پیروی کریں، سب پر درود بھیجے، یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں، سن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو
پہنچنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ انکی روشوں اور تیروں اور زبانوں اور قلموں کو
انکے سینوں میں بھالیں کرے، جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے، قرآن پڑھتے ہیں
انکے گلے کے نیچے نہیں اترتا، وہی شیطان کے گروہ ہیں، سن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاں کار
ہیں بعد حمد و صلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ المعتمد المستند کا نمونہ ہے مطالعہ کیا، تو میں نے اسے خالص
سونے کا ٹکڑا پایا، اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کھرا بنانے کے
ہاتھوں سے فائدہ بخشے راہ صواب پانے کی لڑی میں اسنے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے،
فاضل متبحر دریائے دبیح شیریں کامل سند محبوب و مقبول و پسندیدہ جسکی باتیں اور کلام سب ستودہ
مولانا حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اسکی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور
اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان میں اسکے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے یہ نمونہ دلالت کرتا
ہے کہ اسکی اصل حق کی حجت کاملہ ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے اور اہل
باطلہ کا سرکوب اور شبہات اہل کجی کی اندھیریوں کا مٹانے گھٹانے والا۔ یہاں تک کہ وہ اسکی
روشنی سے خدا کی قسم بالکل نیست و نابود ہوگئیں، کیونکر نہ ہو، حالانکہ وہ اپنی اس بحث میں عطر
ہے، اور جواب میں راہ حق پانے والی اس لئے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جان گھنونی گندگیوں
میں لتھڑا یعنی ان کفری عقائد پر اس کی نجاستوں میں بھرا ہے، وہ اسی لائق ہوگا کہ اسے کافر
کہا جائے اور اس سے ہر شخص یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے، اور نفرت دلائی جائے اس لئے
کہ وہ کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے، اور زنہار کہ ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر
ذلیل سے زیادہ ذلیل ہے، اور ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ اسے سمجھائے، اور اس کی تعظیم نہ کرے
اور کیوں نہ ہو کہ جسے خدا ذلیل کرے، اسے کون عزت دے، تو اس کا حال بگڑتی پر آجائے،

فان صلح حاله . والا وجب بالتى هى احسن جداله . فان تاب
والا نوجب قتله وقتاله . وكان فى مستقر سقر ماله . الا
وان القلم احد اللسانين . وان اللسان احد السنانين
وان حسم رقاب البدع المكفرة احد الحسامين
وان الحسان المجادلة بقواطع الحجج احد
الجهادين . والذين جاهدوا فينا لنهدينهم
سبلنا وان الله لمع المحسنين . سبحن
ربك رب العزة عما يصفون . وسلام
على المرسلين . والحمد لله رب
العلمين

محمد احمد
حامد

جب تو خیر ورنہ نہایت اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے، پس اگر توبہ کرے تو فبہا
ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے، کہ اگر وہ تھوڑے ہیں، تو انہیں قتل کرے اور جتھا باندھے
ہیں، تو فوج بھیجکر ان سے لڑے، اور ان کا ٹھکانا ٹھیک جہنم میں ہے، سنتے ہو
قلم بھی ایک زبان ہے، اور زبان بھی ایک نیزہ، اور کفری بدمذہبیوں
کی گردنیں کاٹنا بھی ایک تلوار ہے، اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے
ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوع جہاد ہے، اور حق سبحانہ
فرماتا ہے، کہ جو ہماری راہ میں کوششیں کریں، انہیں ہم ضرور اپنی
راہ دکھائیں گے، اور بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے
ساتھ ہے، پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے
ان لوگوں کے اقوال سے، اور پیغمبروں پر سلام اور
سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے

احمد محمد حامد

لہ یہ احکام تو سلطان اسلام کے لئے ہیں، کہ تھوڑے ہوں، تو انہیں سزائے موت دے، اور جتھا ہو تو ان پر فوج اسلام بھیجے، اور علماء و عوام کے لئے یہ ہے کہ تقریر و تحریر سے ان کا رد کریں جیسا کہ آگے خود فرمایا ہے، کہ قلم بھی ایک زبان ہے، اور زبان بھی ایک نیزہ الی آخرہ ۱۲

الفواكہ الهنية

۱۳۲۴ھ

والتجيلات المدنيه

بسم الله الرحمن الرحيم

صورۃ ماحررہ تاج المفتين وسراج المتقنين مفتى السادۃ الحنفيۃ بمدينۃ الامينۃ الصفيۃ ناصر السنۃ بالنجدۃ والباس. مولنا المفتى تاج الدين الياس لازال مبجلا عند الله وعند الناس

بسم الله الرحمن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمۃ انك انت الوهاب. ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين. سبحانك جل شانك. وعز سلطانك. وسطع برهانك. وسبق الينا احسانك. تقدست ذاتك وصفاتك. وتنزهت عن المعارض اياتك وبيناتك. نحمدك على ان هديتنا لدين الحق. وانطقتنا بلسان الصدق. وارسلت الينا سيد الانبياء. وخاتم الرسل الاصفياء. سيدنا محمد بن عبد الله

تصدیقات

۱۳۲۵ھ

بحار مدینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ تاج مفتیان، چراغ اہل اتقان، مدینہ با امن وصفا میں سرداران حنفیہ کے مفتی، شجاعت وسطوت کے ساتھ سنت کے مددگار، مولانا مفتی تاج الدین الیاس، ہمیشہ اللہ تعالے اور بندوں کے نزدیک عزت سے رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہ حق دکھائی، اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تیری ہی بخشش بے حد ہے اے رب ہمارے، ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے پیرو ہوئے، تو ہمیں بھی گواہان حق میں لکھ لے، پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے، اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات وصفات پاکیزہ ہیں، اور مزاحم ومخالف تیری آیتیں ودلیلیں منزہ ہیں، اور ہم تیری حمد کرتے ہیں، کہ تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی، اور تو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا، اور تو نے ہماری طرف انکو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں ہمارے سردار محمد بن عبداللہ

ذا الآيات الباهرة والحجج الساطعة القاهرة. والمعجزات الباقيات
الظاهرة. فآمنا به واتبعناه. ووقرناه ونصرناه. فلك الحمد
كما يجب والثناء الجميل. على ما هديتنا اليه من سواء السبيل
فصل يا ربنا وسلم على هادينا اليك. ودالنا عليك. صلاة
تليق بك منك اليه. وسلم وبارك كذلك عليه. وآله وذريته و
اجز حملة شريعته في كل عصر. وحماة دينه في كل مصر. بافضل
ما تجازي به المحسنين. وباوفر ما تثيب به المتقين. وبعد
فقد اطلعت على ما حرره العالم النحرير. والدراكة الشهير
جناب المولى الفاضل الشيخ احمد رضا خان من علماء
اهل الهند. اجزل الله مثوبته. واحسن عاقبته. في الرد على
الطوائف المارقة من الدين. والفرق الضالة من الزنادقة
الملحدين. وما افتى به في حقهم في كتابه المعتمد المستند
فوجدته فريدا في بابه. ومجيدا في صوابه. فجزاه الله عن
نبيه ودينه والمسلمين خير الجزاء. وبارك في حياته حتى
يزيح به شبه اهل الضلالة الاشقياء. واكثر في الامة المحمدية
امثاله واشباهه واشكاله. آمين. الفقير اليه
عز شانه. محمد تاج الدين ابن المرحوم مصطفى
الياس الحنفي المفتي بالمدينة المنورة غفر له

(محمد تاج الدين الياس)

صورة ما سطره اجل الافاضل. امثل الاماثل
القوال بالحق. وان ثقل وشق. مفتي المدينة

ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کر دیں، اور شہود غالب حجتوں والے اور ربانی درخشندہ معجزوں والے تو ہم ان پر ایمان لائے اور انکی پیروی کی، اور انکی تعظیم کی، اور ان کے دین کی مدد کی، تیرے ہی لئے حمد ہے، جس طرح واجب ہے، اور جمال والی تعریف اس پر کہ تو نے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی، تو اے رب ہمارے درود و سلام بھیج ان پر جو تیری طرف ہماری ہدایت کرنے والے ہیں، اور تیری راہ ہمیں بتلانے والے ایسی درود جو اس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے ان پر بھیجی جائے، اور ایسے ہی سلام و برکت بھیج ان پر اور ان کے آل، اور علاقہ والوں پر، اور ہر زمانے میں ان کی شریعت کے راویوں، اور ہر شہر میں ان کے دین کے حامیوں کو ان سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکو کاروں کو ملیں، اور ان سب ثوابوں سے زیادہ ثواب جو متقیوں کو عطا ہوں، بعد حمد و صلوٰۃ میں مطلع ہوا اس پر جو عالم ماہر اور علامہ شہیر جناب مولانا فاضل حضرت احمد رضا خاں نے کہ علمائے ہند سے ہیں، اللہ عزوجل اس کے ثواب کو بھاری کرے، اور اس کا انجام خیر کرے، ان گروہوں کے رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور وہ گمراہ تھے جو ندیقوں بدعتیوں میں سے ہیں، اور اس پر جو ان کے حق میں اپنی کتاب المعتمد المستند میں فتوی دیا، تو میں نے اسے پایا کہ اس باب میں یکتا ہے، اور اپنی حقانیت میں کھرا، تو اللہ اسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے اور اس کی عمر میں برکت دے یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب فتنے مٹا دے، اور امت محمدیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں اس جیسے اور اس کی مانند اور اس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر، راقم فقیر محمد تاج الدین ابن مرحوم مصطفی الیاس، حنفی مفتی مدینہ منورہ، غفرلہ۔



تقریظ عمدۃ العلماء، افضل الافاضل، حق بات کے بڑے کہدینے والے، اگرچہ کسی پر سخت و گراں گزرے، سابق

سابقا۔ ومرجع المستفيدين لاحقا۔ الفاضل الربانی مولانا عثمان بن عبد السلام الداغستانی۔ دام بالتهانی۔ وفوز الآمال والامانی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده۔ اما بعد۔ فقد اطلعت على هذه الرسالة البهية والمقالة الواضحة الجليلة۔ فوجدت مولانا العلامة۔ والبحر الفهامة۔ حضرة احمد رضا خان قد انتدب للرد على هذه الطائفة المارقة من الدين۔ الكفرة السالكة سبيل المفسدين۔ فاظهر فضائحهم القبيحة فى المعتمد المستند فلم يبق من نتائجهم الفاسدة فيه الا وزيفها: فيكن منك التمسك بتلك العجالة السنية۔ تظفر فى بيان الرد عليهم بحجة واضحة دامغة جليلة۔ لاسيما المتصدى لحمل راية هذه الفرقة المارقة التى تدعى بالوهابية۔ ومنهم مدعى النبوة غلام احمد القاديانى۔ والمارق الآخر المنقص لشان الالوهية والرسالة قاسم النانوتوى۔ ورشيد احمد الكنكوهى۔ وخليل احمد الانبهتى۔ واشرف على التانوى ومن حذا وهم فجزى الله خيرا حضرة الشيخ احمد رضا خان فانه شفى وكفى بما افتى به فى كتابه المعتمد المستند المذيل بتقاريظ علماء مكة المكرمة۔ فانهم يحق عليهم الوبال۔ وسوء الحال۔ لانهم من

مفتی مدینہ اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع وماوٰی افاضل ربانی مولانا عثمان بن عبدالسلام داغستانی ہمیشہ خوش رہیں، اور مرادیں اور آرزوئیں پائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ کو ساری خوبیاں، بعد حمد و صلاۃ بے شک میں اس روشن رسالے اور ظاہر واضح کلام پر مطلع ہوا، تو میں نے پایا، کہ ہمارے مولا، علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خان نے بیشک اس گروہ خارج از دین، کافر فسادیوں کی راہ چلنے والے کے رد کیلئے فریاد رسی کی، تو کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں ظاہر کیں، پس ایکے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر لوچ دلچر کئے نہ چھوڑا، تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اسی روشن رسالے کا دامن پکڑے، جسے مصنف نے زبردی لکھدیا، تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر روشن و سرکوب دلیل پائے گا، خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے بابدے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے، وہ گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے، اور ان میں سے مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے، اور دین سے دوسرا نکلنے والا شان الوہیت و رسالت کا گھٹانے والا قاسم نانوتی، اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا، اللہ تعالے حضرت جناب احمد رضا خان کو جزائے خیر عطا کرے، کہ اس نے تنہاری اور کفایت کی، اپنے فتوے سے جو کتاب المعتمد المستند میں لکھا جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں، کیوں کہ ان پر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی ہے، اس لئے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں، وہ اور جو ان کی چال پر ہے

المفسدين في الارض. حسم ومن على منوالهم. قاتلهم الله انى يؤفكون
وجزى الله حضرة الشيخ احمد رضا خان وبارك الله فيه. وفى
ذريته وجعله من القائلين. بالحق الى يوم الدين

الفقير الى عفو ربه القدير عثمان بن عبد السلام
داغستانى مفتى المدينة المنورة سابقا عفا الله عنه

عثمان بن عبد السلام داغستانى

صورة ما زبره الفاضل الكامل. باهر الفضائل ظاهر الفواضل. طاهر الشمائل. شيخ المالكية. ذو اللمة الملكية. السيد الشريف السرى. السيد احمد الجزائرى دام بالفيض الباطنى والظاهرى

بسم الله الرحمن الرحيم

وعليكم السلام ورحمة الله تعالى وبركاته. وتاييده ومعونته
ومرضاته. الحمد لله الذى جعل اهل السنة والجماعة. معززين
الى قيام الساعة. والصلوة والسلام على سندنا. وذخرنا و
ملاذنا ومعتمدنا. سيدنا محمد. انسان عين هذا الوجود.
الثابت كماله واجلاله. ومجده وافضاله. لدى اهل النقل
والعقل والشهود. القائل ما ظهر اهل بدعة الا اظهر الله لهم
حجته على لسان من يشاء من خلقه. والقائل اذا ظهرت البدع
او الفتن وسب اصحابى فليظهر العالم علمه ومن لم يفعل ذلك
فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين. لا يقبل الله منه

اور انہیں قتل کرے، کہاں اوندھے جاتے ہیں، اللہ تعالےٰ حضرت جناب احمد رضا خان کو جزائے خیر دے، اور اس میں اور اس کی اولاد میں برکت رکھے اور ایسے ان میں سے کرے، جو قیامت تک حق بولیں گے، راقم اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج، عثمان بن عبد السلام داغستانی، سابق مفتی مدینہ منورہ، عفا اللہ عنہ۔



تقریظ فاضل کامل نہایت روشن فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے، پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحب الہام ملکی سید شریف سردار مولانا سید احمد جزائری فیض باطن و ظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی تائید اور اس کی مدد، اور اس کی رضا سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اہل سنت و جماعت کو قیام قیامت تک معزز کیا، اور صلاۃ و سلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری عالی پناہ، اور وہ جن پر ہمارا بھروسا ہے، ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ چشم عالم کی پتلی ہیں، جن کا کمال و جلال و شرف و فضل محقق و دائم ہے، اہل علم اور اہل عقل اور اہل کشف سب کے نزدیک جن کا ارشاد ہے، کہ جب کبھی کچھ بدمذہب ظاہر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے ان پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے، جن کی حدیث ہے کہ جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں، اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے، تو واجب ہے کہ عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے، اور جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے، اور اللہ اس کا

صرنا ولا عدلا والقائل اترعون عن ذكر الفاجر متى يعرفه الناس اذكروا الفاجر بما فيه يحذره الناس رواه ابن ابی الدنيا والحكيم والشيرازی وابن عدی والطبرانی والبيهقی والخطيب عن بهز بن حكيم عن جده[1] و على آله وصحبه والتابعين من اهل السنة والجماعة المقلدين. للائمة الاربعة المجتهدين. اما بعد فقد اطلعت على ما تضمنه هذا السؤال مع الامعان الذی عرضه حضرة الشيخ احمد رضا خان. متع الله المسلمين بحياته. ومتعه بطول العمر والخلود فی جناته. فوجدت ما نقله من الاقوال الفظيعة عن اهل هذه البدعة الشنيعة. كفر صراح ومرتكبها بعد الاستتابة دمه مباح. ومؤلفها يستحق بتكليف مضغ لسانه. ورض يداه وبنانه. حيث استخف بمقام الالوهية. واستحقر منصب الرسالة العمومية. وعظم استاذه ابليس. وشاركه فی الاغواء والتلبيس. فعلى من بسط الله لسانه من العلماء الاعلام. واطلق يده من الامراء والحكام. ان يجتهدوا فی ازالة بدعتهم باللسان والسنان[2] حتى يستريح منهم العباد والبلاد والاذهان. الا وان بمكة بلد الله الامين. طائفة منهم شياطين. فليحذر العوام من مخالطتهم بالكلية فانها والله اشد من مخالطة الجن ومن فی الاذية. ومنهم ايضا لعن بنا بالمدينة النبوية. شرذمة قليلة مستترة بالتقية. فان لم يتوبوا

---

[1] ای عن ابيه وهو عن ابيه جدا هذا معاوية بن حيدة القشيری رضی الله عنه اه

[2] هذه الاحكام الی قوله ويحرض يده السلطان الخ – لايراد ايراده بنصره عما سيفصل الشيخ اذعان على العلماء ازالة بدعتهم باللسان وعلى الحكام بالسنان. وعلى العوام الحذر عن مخالطتهم اه .

نہ فرض قبول کرے نہ نفل جنکا فرمان ہے کیا تم بدکار کی برائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اُسے کب پہچانیں گے بدکار میں جو عیب ہیں مشہور کرو کہ لوگ اس سے بچیں یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز ابن حکیم انہوں[ف۱] نے اپنے دادا سے روایت کی اور اُن کے آل و اصحاب اور سب پیرووں پر کہ اہلِ سنت و جماعت مقلدین ائمہ اربعہ مجتہدین ہیں۔ بعد حمد و صلاۃ میں نے اس سوال کا مضمون بغور تمام دیکھا۔ جو حضرت جناب احمد رضا خاں نے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور اسے درازئ عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا۔ کہ ہولناک باتیں جو ان جری بدمذہبی والوں سے نقل کیں صریح کفر ہیں۔ اور جو ان شنیع بدعتوں کا مرتکب ہوا۔ توبہ لینے کے بعد سلطانِ اسلام کیلئے اُس کا خون قطعاً حلال ہے۔ اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اُنکی زبان چبا ڈالی جائے۔ اور اُنکے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انہوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالتِ عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا۔ اور اپنے استاد ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے میں اُسکے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علما جن کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے۔ اور سلاطین و حکام جن کے ہاتھ کو جزا و سزا میں کشادہ کیا ہے۔ اُن سب پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بد مذہبیاں زائل کرنے میں علماء زبان سے سلاطین ہاتھ سے[ف۲] کوشش کریں تاکہ بندے اور شہر اور زمین اُنکی تکلیفوں سے راحت پائیں۔ سُن لو۔ اور اللہ کے امان والے مکہ میں بھی ان شیطانوں کا ایک طائفہ ہے۔ تو عوام پر فرض ہے کہ اُنکے میل جول سے بالکل احتراز کریں۔ کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جدائی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز ان میں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ قریبہ

ف۱ یعنی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا اُنکے دادا معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲

ف۲ یہ احکام وہاں تک کہ اُنکے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں۔ سلطانِ اسلام کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی مدد کو قوت بخشے جیسا کہ ابھی شیخ تفصیل فرمائینگے کہ اُنکی بدعت کا ازالہ لازم ہے علماء پر زبان سے حکام پر سنان سے عوام پر اُن کی صحبت کے اجتناب سے ۱۲۔

نعم قريب تنفيه المدينة عن مجاورتها۔ لما هو ثابت فی الحديث الصحيح من خاصيتها۔ هذا ونسأل الله تعالى ان اراد بالناس فتنة ان يقبضنا اليه غير مفتونين۔ وان يرزقنا حسن النية ويجعلنا من المخلصين۔ قاله بلسانه۔ ورقمه ببنانه۔ احقر الورى۔ خادم العلماء والفقراء۔ شيخ المالكية۔ بحرم خير البرية السيد احمد الجزائری المدنی مولدا الاشعری معتقدا۔ المالکی مذهبا۔ القادری طريقة ونسبا حامدا مصليا ومسلما۔ معظما مبجلا۔ متمما بر عبده۔

سيد احمد الجزائری

صورة ما رقمه كبير العلماء۔ وكريم الكرماء۔ كنز العوارف۔ و معدن المعارف۔ ذو شيبة العلماء۔ الموفق من السماء۔ ذو الفيض الملكوتی۔ مولانا الشيخ خليل بن ابراهيم الخربوتی

ايده الله بالنصر اللاهوتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله رب العلمين۔ والصلوة والسلام على خاتم النبيين۔ سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين۔ والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين۔ اما بعد۔ فتحرير علمائنا الاسلام۔ المقرر فی هذا المقام۔ هو الحق المبين۔ الواجب اعتقاده باجماع علماء المسلمين حسبما حققه العالم العلامة الفاضل الكامل المولوی احمد رضا خان البريلوی فی كتابه المعتمد المستند۔ ادام الله تعالى نفعه المسلمين به على الابد والله الهادی الى الصواب واليه المرجع والمآب۔ امر بكتبه خادم

خليل بن ابراهيم الخربوتی

نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی مجاورت سے نکال دیگا۔ کہ اُس کی خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بُلالے اور ہمیں حسنِ نیت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے۔ اُسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادم علماء و فقرا حرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سُنی بندۂ خدا اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے۔ حمد کرتا ہوا اور درود وسلام بھیجتا ہوا تعظیم وتکریم وتکمیل کرتا ہوا۔ احمد السید الجزائری

تقریظ معظم علماء ومکرم اہل کرم خزانہ علوم وکانِ فہوم علماء میں صاحب پیری آسمان سے توفیق یافتہ صاحب فیضِ ملکوت مولانا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالیٰ مدد الٰہی سے ان کی تائید کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک اور درود وسلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب سب پر اور اُنپر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں قیامت تک حمد وصلاۃ کے بعد ان علمائے اسلام کی تحریریں جو باتے احمد متقسم میں قرار پائی وہی حق واضح ہے جس کا اعتقاد باجماع علمائے مسلمین واجب ہے جیسا علم علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور اُسی طرف رجوع وبازگشت ہے۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا۔

خلیل بن ابراہیم خربوتی

العلم الشريف بالحرم الشريف النبوى خليل بن ابراهيم الخربوتى +

صورة ما حررة الضوء المنور. والروح المصور. صورة
السعادة. وحقيقة السيادة. ذو الحسنى وزيادة. ودلائل
الخيرات. وجلائل المبرات. الحميد الرشيد. مولٰنا
السيد محمد سعيد. شيخ الدلائل. لازال بالفضائل.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى به تستفتح المطالب. وتتيسر المآرب. حمدا نتمسك
بيمينه. ونلجأ من المخاوف الى امنه. وصلوة وسلاما يتواليان
ما توالى الملوان على سيدنا محمد ن الذى اشرقت ببعثته السماء و
الارض. وملاذ الخلائق عند اشتداد الهول يوم العرض. وعلى
آله الذين اقتبسوا النور من اضوائه. وحفظوا اقواله وافعاله
فهم لمن بعدهم فى الدين قدوة. وفى الهدى المحمدى لكل تابع
لهم اسوة وبذلك كان الحفظ بهذه الشريعة الغراء مختصا بقول الصادق
المصدوق لا تزال طائفة من امتى ظاهرين حتى ياتيهم امر الله
وهم ظاهرون. اما بعد. فان الله جلت عظمته وعظمت منته
قد وفق من اخياره من عباده لخدمة هذه الشريعة الغراء.
والسداد ثواقب الافهام. فاذا اظلم ليل الشبهة اطلع من سماء
علمه بدرا. فصارت بذلك محفوظة عن التغير والتبديل. بنحارير
العلماء النقاد جيلا بعد جيل. ومن اجلهم العالم العلامة. والبحر

حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم خلیل بن خربوتی نے ۔

تقریظ نورِ روشن، روحِ مجسم، تصویرِ سعادت، حقیقتِ سیادت ۲۵ صاحبِ خوبی وزیارت، ودلائل خوبی وفضائل نکوئی محمود مہتدی مولانا سید محمد سعید شیخ الدلائل ان کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اللہ کے لئے وہ حمد ہے جس سے سب ارکان نکلیں مرادیں آسان ہوں وہ حمد جسکی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اُسکے دامن کی پناہ لیں اور وہ درود وسلام کہ پئے درپے آتے رہیں۔ جبتک صبح وشام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکی رسالت سے آسمان وزمین چمک اٹھے اور ہمیشہ اس دن جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُنکی پناہ لیگا اور انکی آل پر جنہوں نے اُن کی روشنیوں سے نور حاصل اور انکی باتیں اور ان کے کام سب حفظ کئے تو وہ اپنے کیلئے دین میں پیشوا ہیں۔ اور روشِ محمدی میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں اور اسی ذریعہ سے اس شریعتِ روشن کیساتھ محافظت منصوص ہوئی جس طرح انکا ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے کہ ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ غالب رہیگا۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئیگا کہ وہ غالب ہونگے حمد وصلاۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور منت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اُسے اِس شریعتِ روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اسے نہایت تیز فہم عطا کرکے مدد دی۔ تو جب شبہ کی اندھیری رات چھائے اپنے آسمانِ علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے تو اس طریقہ سے شریعت مطہرہ تغیر وتبدیل سے محفوظ ہوگئی۔ قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علما پر لکھنے والوں کے ہاتھوں میں اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلوم دریائے

الفهامة. حضرة الشيخ المولوی احمد رضا خان فقد اجاد
فی رده فی کتابه المعتمد المستند. علی الزائغين المرتدين اهل
الفساد والنکد. فجزاه الله عن الاسلام والمسلمين خيرا وصلی الله
علی سيدنا محمد وآله وسلم. قاله بلسانه ورقمه ببنانه. الفقير
لربه محمد سعيد ابن السيد محمد المغربی
شيخ الدلائل. غفر الله له وللمسلمين

٢٦ صورة ما کتبه الفاضل الجليل. والعالم النبيل ذو الضياء
الشمسی. والنور القمری. مولانا محمد بن احمد العمری
دام بالعيش الهنی. الغض الطری:

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين. والصلوة والسلام علی خاتم النبيين و
امام المرسلين. وتابعيه باحسان الی يوم الدين. وبعد فقد
اطلعت علی رسالة العالم العلامة. والمرشد المحقق الفهامة
صاحب العوارف والمعارف. والمنح الالهية اللطائف. سيدنا
الاستاذ. علم الدين ورکنه. وعماد المستفيدين ومتمم المثلا الشيخ
احمد رضا خان. امتع الله بوجوده. وانار سماء العلوم بانوار شهوده
فوجدتها مکملة المقاصد. ومتممة المراصد. ومقيدة الشوارد. وعذبة
المصادر والموارد. قد استحوذت علی شبه الملحدين فاجتثتها. و
اتت علی اسباب الزندقة فاستاصلتها. مع وضوح الادلة. سطوع

عظیم الفہم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں۔ کہ اس نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اُن کجی والے مرتدوں کا خوب کھرا رد کیا جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے تو اُسے اللہ تعالےٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر درود وسلام بھیجے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنی قلم سے اور اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل نے اللہ تعالیٰ اُسکی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے

سید محمد سعید
شیخ الدلائل

تقریظ فاضل جلیل، عالم عقیل، شعاع آفتاب روشنی ماہتاب والے، مولانا محمد بن احمد عمری ہمیشہ عیش خوشگوار سرسبز وشاداب میں رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب حمد بیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا اور درود وسلام سب نبیوں کے خاتم اور سب پیغمبروں کے امام اور اُن کے اچھے پیروں پر قیامت تک۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد بیشک میں مطلع ہوا اس رسالہ پر جو عالم علامہ ہے مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان ومعرفت والا۔ اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار استاد دین کا نشان وستون اور فائدہ لینے کا معتمد وپشت پناہ فاضل حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اُس کے فیض نور دل سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو پایا۔ مطلبوں کا پورا کرنے والا۔ مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا رد کرنے والا جسمیں ہر صادر ووارد کے لئے آب شیریں ہے جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ برکندہ کردیا۔ اور زندیقوں کی رسیوں پر حملہ کرکے انہیں جڑ سے کاٹ دیا۔ دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے

البراهين۔ وعن وبة المسالك وصحة الموازين۔ فجزاه الله ربه عن نبيه ودينه احسن الجزاء۔ ووفاه اجره عن الاسلام واهله بالمكيال الاوفى۔ شعر ؎

ولازال فى الاسلام فخر امثيله بهديه فى البر والبحر يهتدى

قاله فى الربيع الثانى سنة ١٣٢٢ راجى دعائكم محمد بن احمد العمرى احد طلبة العلم بالحرم النبوى۔

محمد بن احمد العمرى

٢٧ صورة ما نظم بالترصيف السيد الشريف۔ النظيف اللطيف۔ الماهر العريف۔ ذو العز والتشريف۔ الغنى عن التوصيف حضرة مولانا السيد عباس بن السيد الجليل محمد رضوان۔ شيخ الدلائل۔ عاملهما الله تعالى فى اليوم العبوس بالرضوان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سبحنك ربنا لا نحصى ثناء عليك۔ ولك الحمد منك واليك۔ وصلاة وسلاما على نبيك كاشف الغمة۔ وعلى اله وصحبه هداة الامة۔ ما خط قلم۔ وخف الى مسارعة الخيرات قدم۔ اما بعد۔ فيقول فقير دعاء الاخوان۔ عباس بن المرحوم السيد محمد رضوان اطلقت عنان النظر فى ميدان براعة هذه الرسالة۔ فوجدتها رافلة من السداد والرشاد۔ وفى حلتى جمالة وجلالة۔ كافلة بالرد

ظہور کے ساتھ اور روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اُس کا ثواب پورا کرے ۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام ہیں اک حصین حصین ‏ ‏ ‏ جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں،

کہا اسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دُعا کے اُمیدوار محمد بن احمد العمری نے حرمِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔

محمد بن احمد
العمری

۲۷ تقریظ محکم سید شریف، پاکیزہ، لطیف ماہر، علامہ، صاحب عز و شرف مستغنی عن المدح، حضرت مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان، شیخ الدلائل، اللہ تعالیٰ اس سختی کے دن میں ان دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تجھ سے تیری ہی طرف درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں۔ اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ امت کے رہنما ہیں جب تک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو حمد و صلاۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالات حیران کن کے میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اُسے صواب و ہدایت کی پوشاکِ جمال و جلال میں ناز کرتا پایا کہ بدنصیبوں

على اهل البدع والضلالة. فهي المعتمد المستند. لكونها للمهتدين
مفزعا وسندا. قد اوضحت ما ضلت في ادراك دقائقها الافهام. و
حقيقة ما زلت في حقائقه الاقدام. كيف لا وهو العلامة الامام
الذكي الهمام النبيه النبيل. الوجيه الجليل. وحيد العصر. و
الزمان. حضرة المولوي احمد رضا خان. البريلوي الحنفي. لازال
روضا يانعا بالمعارف وبدرا سائرا في منازل لطائف العوارف
اجزل الله لي وله الثواب ومنحني واياه حسن المآب. ورزقنا
جميعا حسن الختام. بجاه خير الانام. وبدر التمام. عليه وعلى اله
وصحبه افضل الصلاة واتم السلام. كاتبه خادم
العلم ودلائل الخيرات. في مسجد افضل المخلوقات.
عباس رضوان في اليوم السابع من ربيع الثاني

عباس بن محمد سيد رضوان

٢٨ صورة ما رقمه الفاضل العقول. احد الفحول. الطيب الزكي. الفطن الذكي. الغصن المزين بالطيب المغربي. مولانا عمر بن حمدان المحرسي. ذكره الفوز والفلاح وما نسي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق السموات والارض. وجعل الظلمت والنور
ثم الذين كفروا بربهم يعدلون. والصلوة والسلام على سيدنا
محمد خاتم النبيين. القائل لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على

گمراہوں کے رد کا ذمہ لئے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے اس لئے کہ وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ و سند ہے اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کر دیں جنکی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بھٹک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ وہ اُسکی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن بالا ہمت ہے۔ خبردار صاحب عقل صاحب وجاہت و جلالت ہے یکتائے دہر و زمانہ و حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی حنفی ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام اللہ تعالیٰ مجھے اور اُسے ثواب عظیم عطا فرمائے۔ اور مجھے اور اُسے حُسن عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حُسن خاتمہ روزی کرے اُن کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں۔ اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام

تحریر بتاریخ ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجد سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم دلائل الخیرات کا خادم عباس رضوان

عباس بن سید محمد رضوان

تقریظ فاضل کامل العقل، یکے از مردان میدان علم پاکیزہ ستھرے، زیرک، تیز ذہن، شاخ آراستہ و پاکیزہ منبت، مولانا عمر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح انہیں یاد رکھیں، اور کبھی نہ بھولیں،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین و آسمان بنایا۔ اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بتاتے ہیں اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری اُمت سے ایک گروہ قیام قیامت تک

الحق حتى تقوم الساعة رواه الحاكم عن عمر وفى رواية لابن ماجه عن ابى هريرة لا تزال طائفة من امتى قوامة على امر الله لا يضرها من خالفها. وعلى ائمة الهادين. واصحابه الذين شادوا الدين. اما بعد فانى قد اطلعت على ما حرره. العالم العلامة. الدراكة الفهامة ذو التحقيق الباهر جناب الشيخ احمد رضا خان. فى الخلاصة الماخوذة من كتابه المسمى بالمعتمد المستند. فوجدته فى غاية التحرير. فلله در مؤلفه فلقد اماط الاذى عن طريق المسلمين. ونصح لله ولرسوله ولائمة الدين ولعامتهم. قاله فى ٨ ربيع الثانى عمر بن حمدان المحرسى المالكى مذهبا الاشعرى اعتقادا. خادم العلم ببلدة سيد الانام. عليه افضل الصلوة والسلام.

(عمر بن حمدان المحرسى)

٢٩ صورة ما سطره حفظه الله مرة اخرى والمسك بالتكرار احق واحرى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى هدى من وفقه بفضله. واضل من خذله بعدله. ويسر المؤمنين لليسرى. وشرح صدورهم للذكرى. فامنوا بالله بالسنتهم ناطقين وبقلوبهم مخلصين. وبما اتاهم به كتبه ورسله عاملين. والصلوة والسلام على من ارسله الله رحمة للعالمين. وانزل عليه كتابه المبين. فيه تبيان لكل شئ وابطال الحاد الملحدين. فبينه بسنته الواضحة الادلة والبراهين

حق کے ساتھ غالب رہیگا اِسے حاکم نے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ہمیشہ میری
اُمت کا ایک گروہ دینِ الٰہی پر شدت قائم رہے گا انہیں نقصان نہ دیگا جو ان کا خلاف کریگا
اور انکی آل پر کہ ہدایت فرمانیوالے ہیں اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا بعد حمد
وصلاۃ بیشک میں مطلع ہوا اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم علامہ نے کہ کمال ادراک عظیم فہم والا ہے
ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کردے جناب حضرت احمد رضا خاں اُس خلاصہ میں جو اسکی کتاب
معتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اُسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کیلئے ہے خوبی اس
مصنف کی بیشک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذادہ چیز کو دور کردیا اور اللہ اور اسکے رسول اور دین کے
اماموں اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی کی۔ کہا اُسے ہشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے
کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا سُنی اشعری ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمت گار۔

المحرسی
عمر ابن حمدان

۲۹ عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریرِ مشکِ ختنا مکرر کیا جائے لائق و سزاوار ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اُسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے
گمراہ کیا جسے چھوڑا اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی اور نصیحت قبول کرنے کیلئے اُن
کے سینے کھول دیئے۔ تو اللہ عزوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے اور دلوں سے اخلاص رکھتے
اور جو کچھ انہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اُس پر عمل کرتے ہوئے اور درود وسلام اُن پر
جنکو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کیلئے رحمت بھیجا اور اُن پر اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن
بیان ہے اور بیدینوں کی بیدینی کا باطل کرنا تو اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرمادیا جنکی

وعلى آله الهادين- واصحابه الذين شادوا الدين. ومن تبعهم باحسان
الى يوم الدين- لاسيما الائمة الاربعة المجتهدين- ومن قلد
بهم من جميع المسلمين- اما بعد فقد سرحت نظرى فى رسالة
الشيخ العالم العلامة الباقر مشكلات الامور- ومبين المنطوق
منها والمفهوم- بتوضيحه الشافى- وتقريره الكافى- الشيخ احمد
رضاخان البريلوى- المسماة "بالمعتمد المستند" حفظ الله مهجته
وادام بهجته- فوجدتها شافية كافية فيما ذكر فيها من الرد على من
ذكر فيها وهو الخبيث اللعين غلام احمد القاديانى- الدجال
الكذاب- مسيلمة آخر الزمان- ورشيد احمد الكنكوهى- وخليل
احمد الانبهتى- واشرف على التانوى فهؤلاء ان ثبت عنهم
ما ذكره هذا الشيخ من ادعاء النبوة للقاديانى- وانتقاص النبى
صلى الله عليه وسلم من رشيد احمد وخليل احمد واشرفعلى
المذكورين فلاشك فى كفرهم ووجوب[1] قتلهم على
كل من يمكنه ذلك قاله الفقير الى الله تعالى عمر بن حمدان
المحرسى المالكى- خادم العلم بالمسجد النبوى ؞

عمر بن حمدان المحرسى

صورة ما كتبه الفاضل الكامل- العالم العامل- الطبيب
المداوى- لداء اهل المساوى- السيد محمد بن محمد
المدنى الديداوى- تغمده الله تعالى بالفضل الحاوى

---

[1] وهم سلاطين الاسلام اه مصحح

دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں اور اُن کی آل پر کہ رہنما ہے! اور کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا اور
دکوئی کے ساتھ اُن کے پیروؤں پر قیامت تک خصوصًا چاروں ائمہ مجتہدین اور ان سب مسلمانوں پر
جوان کے مقلد ہیں حمد وصلاۃ کے بعد میں نے اپنی نظر کو جولاں دیا حضرتِ عالم علامہ کے سالہ میں
جو مشکلاتِ علوم کا کشادہ کرنے والا ہے۔ اور ان میں ہر منطوق ومفہوم کا اپنی توضیح شافی
وتقریر کافی سے ظاہر کر دینے والا حضرت احمد رضا خاں بریلوی جس کا نام المعتمد المستند
ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اس
میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن کے رد میں میں نے اُسے شافی وکافی پایا۔ اور وہ لوگ کون
ہیں خبیث مردود غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور
خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی تو ان لوگوں سے جبکہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضل مذکور
نے ذکر کیں۔ قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرف علی کا شان
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کرنا۔ تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں۔ اور سلاطین جو قتل



کا اختیار رکھتے ہیں۔ اُن پر واجب ہے کہ اُن کو سزائے
دیں کہا اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی
مالکی نے کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم
کا خادم ہے۔

٣٠ تقریظِ فاضلِ کامل، عالم باعمل، بدوں کی برائیوں کے طبیب معالج، سید محمد بن محمد مدنی دیداوی، اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم میں ان کو چھپائے

لے یعنی سلاطین اسلام ١٢ منہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله والصلوٰة والسلام على رسول الله۔ واٰله واصحبه ومن والاه۔ امابعد فقد اطلعت على ما سطره العلامة النحرير۔ والدراكة الشهير۔ الشيخ احمد رضا خان فوجدته سحرا لاولى الالباب وترياقا لكل مسموم حائد عن الصواب۔ وان قوله حق۔ وادلته المرسومة صدق فيجب على كل مسلم العمل بمقتضاها۔ وتكون هجيراه۔ سرا وجهرا حتى ينال من الخيرات منتهاها۔ كتبه اسير المساوى۔ فقير ربه محمد بن محمد الحبيب الداوى۔ عفى عنه ؛

السيد محمد حبيب
الديداوى

۲۱ صورة ما سطره ذوى الخير الجارى۔ والمير السارى۔ بين الامصار والبرارى۔ احد الاخيار من خيار البارى الشيخ محمد بن محمد السوسى الخيارى۔ المدرس بالحرم المختارى۔ تجلى الله تعالٰى عليه بشان الغفارى

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله الذى ارسل رسوله بالهدى۔ ودين الحق ليظهره على الدين كله۔ والصلوٰة والسلام الاتمان الاكملان على افضل الخلق على الاطلاق۔ سيدنا محمد وعلى اٰله وصحبه ومن تبعه فى قوله وفعله۔ وعلى سائر الانبياء والمرسلين۔ وعلى اٰل وصحبه كل اجمعين۔ وعلى جميع عباد الله الصالحين۔ امابعد۔ فقد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞

سب خوبیاں خدا کو اور درود و سلام نبی کریم رسول اللہ اور اُن کے آل اصحاب پر اور اُن کے سب دوستوں کا میں درود و صلوٰۃ کے بعد میں مطلع ہوا اُس پر جو لکھا علامہ اُستاذ ماہر نے کہ نہایت ذہن رسا والا نام آور ہے یعنی حضرت احمد رضا خاں تو میں نے اُسے پایا عقلمندوں کیلئے سحر حلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دئیے ہوئے کیلئے تریاق اور بیشک اُس کی بات سچی ہے اور اُس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں یہی اُس کی طبیعت ثانیہ ہو جائے۔ تاکہ بھلائی اُس کی نہایت کو پہونچ جائے اُسے لکھا اگلی ہوگئے گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب بیداری عفی عنہ نے

تقریظ ایسے فیض و نفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری و ساری ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس اللہ تعالےٰ ان پر اپنی غفاری سے تجلی فرمائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے۔ اور درود و سلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے ان پر جو مطلقاً تمام مخلوقات الٰہی سے افضل ہیں۔ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر اور اُن پر جنہوں نے اُنکی گفتار کردار میں پیروی کی اور تمام انبیا اور رسولوں اور ان نبیوں کے تمام آل و اصحاب پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر حمد و صلوٰۃ کے بعد

اطلعت على الرسالة التي في الرد على اهل الزيغ والكفر والضلالة التي الفها العالم الفاضل - الانسان الكامل - العلامة المحقق - والفهامة المدقق حضرة الشيخ احمد رضا خان - اصلح الله له الحال والشان امين - فوجدتها كافية في الرد على هؤلاء الزائغين الملحدين المعتدين على الله تبارك وتعالى ورسول رب العلمين - الذين يريدون ان يطفئوا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره ولوكره الكفرون - اولئك الذين طبع الله على قلوبهم واتبعوا اهواهم - واصمهم عن الحق واعمى ابصارهم - وزين لهم الشيطان اعمالهم - فصدهم عن السبيل فهم لا يهتدون وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون. كيف لا وهي موافقة للنصوص الصريحة المشهورة الصحيحة - فجزى الله مؤلفها عن هذه الامة الخيرية الجزاء الاوفى - وقربه ومن ياوى به لديه زلفى - وايد بهم السنة وهدم به البدعة وادام لامة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم نفعه - امين

كتبه - الفقير الى الله البارى محمد بن
محمد السوسي الخياري - خادم العلم
الشريف ٭

محمد السوسي
الخياري

۲۱۴۳

میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کجی والے کافروں گمراہوں کے رد میں ہے۔ جسے عالم فاضل انسان کامل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خان نے تالیف کیا۔ اللہ اُس کا مال اور کام اچھا کرے۔ اتنی ایسا ہی کر تو میں نے اُسے پایا کہ اُن گمراہ بددینوں کے رد میں شافی و کافی ہے جنہوں نے خود اللہ عزوجل اور رب العالمین کے رسول پر زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کا نور بجھا دیں اور اللہ نہ مانیگا مگر اپنے نور کا پورا کرنا پڑے برا مانا کریں کافر۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالٰے نے مہر کر دی اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کر دیا۔ اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں اور شیطان نے اُن کی نظروں میں اُن کے کام اچھے کر دکھلائے تو انہیں راہِ حق سے روک دیا۔ کہ وہ ہدایت نہیں پاتے اور اب جانا چاہتے ہیں کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے۔ کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح و مشہور و صحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالٰی اس کے مؤلف کو اس بہترین امت سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اور اُسے اور جتنے لوگ اس کی پناہ میں ہیں۔ انہیں اپنے پاس قرب بخشے اور اُس سے سنت کو قوت دے اور بدعت کو ڈھائے اور اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اُس کا نفع ہمیشہ رکھے اے اللہ ایسا ہی کر اسے لکھا

اللہ عزوجل خالق عالم کے محتاج

محمد بن سری خیاری نے کہ

علم شریعت کا خادم ہے

اِستوی
البخاری

الكلم العلية

لمفتى الشافعية

٢٣ صورة ما كتبه حائز العلوم النقلية. وفائز الفنون العقلية. الجامع بين شرف النسب والحسب. وارث العلم والمجد ابا عن اب. المحقق الالمعي والمدقق اللوذعي مفتى الشافعية. بالمدينة المحمية. مولانا السيد الشريف احمد البرزنجي. عمت فيوضه كل رومي وزنجي.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى وجب له الكمال المطلق لذاته فى ذاته وصفاته الذى يسبح له ويقدسه عن كل نقص من فى ارضه وسمواته وتعالت حقيقته عن الشريك والنظير. فليس كمثله شئ وهو السميع البصير. كلامه الازلى هو الصادق وعين اليقين. وقوله الفصل والحق المبين. وافضل الصلوة والتسليم. واكمل الرحمة والبركة والتكريم. على سيدنا ومولانا محمد الذى اصطفاه ربه على العلمين. واتاه علم الاولين والاخرين. وانزل عليه القران المجيد لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد

برکاتِ مدینہ
از عمدۂ شافعیہ

تقریظ جامع علوم نقلیہ، واصل فنون عقلیہ، جامع شرافت حسب ونسب، آبا واجداد سے وارث علم وشرف محقق، صاحب ذہن، نقاد، مدقق، تیز ذہن، مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولانا سید شریف احمد برزنجی ان کا فیض ہر سیاہ وسفید کو شامل ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اُس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی وصفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اُسکی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اُسکی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اُسکی ذات شریک ومشابہ سے بلند وبالا ہے کوئی چیز اُس جیسی نہیں وہی سُنتا اور دیکھتا اس کا کلام قدیم سچ وخالص یقین ہے اور اُس کا قول حق وباطل میں فیصلہ فرما دینے والا اور صریح حق ہے اور سب سے بہتر درود وسلام اور سب سے کامل تر رحمت وبرکت وتعظیم ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو اُن کے رب نے تمام جہان سے چُن لیا اور اُن کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا۔ اور اُن پر قرآنِ عظیم اُتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے سراہے گئے کا اتارا ہوا اور

وخصه بالكمالات التي لا تستقصى۔ وعلمه المغيبات التي لا تحصى فهو افضل الخلق ذاتا وشمائل على الاطلاق۔ واكملهم عقلا وعلما وعملا بلا اشقاق۔ وختم به النبيين فلا رسول ولا نبي بعده۔ و ابد شريعته فلا تنسخ حتى تقوم الساعة وينجز الله وعده۔ و اله الطيبين الطاهرين۔ واصحابه المؤيدين بنصر الله على عدوهم حتى اصبحوا ظاهرين۔ اما بعد فيقول المحتاج الى عفو ربه المنجي السيد احمد بن السيد اسمٰعيل الحسيني البرزنجي۔ مفتي السادة الشافعية۔ في مدينة خير البرية۔ عليه افضل الصلوة والتحية اني قد وقفت ايها العلامة النحرير۔ والعلم الشهير۔ ذو التحقيق والتحرير۔ والتدقيق والتحبير۔ عالم اهل السنة والجماعة۔ جناب الشيخ احمد رضا خان البريلوي۔ ادام الله توفيقه وارتفاعه على خلاصة من كتابك المسمى بالمعتمد المستند۔ فوجدتها على اكمل الدرجات۔ من حيث الاتقان والمنتقد۔ وقد ازلت بها الاذى عن طريق المسلمين۔ ونصحت فيها لله ولرسوله ولائمة الدين واثبت فيها براهين الحق الصحيحة۔ وامتثلت فيها قوله صلى الله تعالى عليه وسلم الدين النصيحة۔ فهي وان كانت غنية۔ عن الاطراد والتبجيل۔ والثناء الجميل۔ لكني احببت ان اجاريها في رهانها۔ واحلو عن بعض الوجوه في مضمار تبيانها لكي اشارك صاحبها فيما استوجبه من الحظ الجميل۔ والاجر المدخر عند الله والثواب الجزيل۔ فاقول اما ما ذكر عن غلام احمد القادياني من دعواه مماثلة المسيح ودعواه الوحي اليه والنبوة وتفضيله

اور انہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا۔ جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اور انہیں اتنے غیبوں کے علم دیئے۔ جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں۔ ذات میں بھی صفات میں بھی اور عقل و علم میں بلا خوف تمام جہان سے کامل تر ہیں اور اُن پر انبیاء کو ختم فرما دیا۔ پس وہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی اور اُنکی شریعت ابدی کیا۔ تو قیام قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ پورا کریگا۔ اور انکی ستھری پاکیزہ آل اور اُن کے اصحاب پر کہ مدد الٰہی نے دشمنوں پر جنگی تائید فرمائی۔ یہانتک کہ وہی غالب ہوئے

حمد و صلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا مفتی ہے اسے علامہ کامل ماہر مشہور و مشتہر صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزیین عالم اہل سنت و جماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی تعالیٰ اُسکی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے ہیں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر واقف ہوا۔ تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اس کے سبب آپ نے مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف دہ چیز ہٹا دی اور اُس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمہ دین کی خیر خواہی کی اور آپ نے اُس میں حق کی ٹھیک دلیلوں سے ثبوت دیا ہے اور اس میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل کی۔ کہ دین خیر خواہی ہے تو آپ کی تحریر اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے مگر مجھے پسند آیا کہ اُس کی جولانگاہ میں میں بھی اُس کا ساتھ دوں اور اُس کے بیان روشن کے میدان میں بعض اور وجوہ ظاہر کر دوں تاکہ میں مصنف رسالہ کا شریک ہو جاؤں اُس اچھے حصہ میں جو اُس نے اپنے لئے واجب کر لیا۔ اور اُس اجر اور عمدہ ثواب میں جو اللہ عزوجل کے پاس ذخیرہ ہے۔ تو میں کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال ذکر کئے۔ کہ مثیل مسیح ہونے اور اپنی طرف وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتیرے انبیاء سے

على كثير من الانبياء. وغير ذلك من الاباطيل. التى تمجها الاسماع. و
ينفر عنها مستقيم الطباع. فهو فى ذلك اخو مسيلمة الكذاب. واحد
الدجالين بلا ارتياب. لا يقبل الله منه عملا ولا عملا ولا قولا.
ولا صرفا ولا عدلا. لانه قد مرق من دين الاسلام. مروق السهم
عن الرمية. وكفر بالله ورسوله وآيات الجليلة. فيجب على كل
مؤمن يخشى الله وعذابه. ويرجو رحمته وثوابه. ان يجتنبه
واحزابه. وان يفر منه فراره من الاسد والجن ومن لان قربه
داء سار. وبلاء جار وشوم. وكل من رضى بشئ من مقالاته
الباطلة واستحسنه او اتبعه عليها فهو كافر فى ضلال مبين.
اولئك حزب الشيطان. الا ان حزب الشيطان هم الخاسرون.
لانه قد علم بالضرورة من الدين. ووقع الاجماع من اول الامة
الى اخرها بين المسلمين. على ان نبينا محمدا صلى الله تعالى عليه
وسلم خاتم النبيين. وآخرهم لا يجوز فى زمانه ولا بعده نبوة
جديدة لاحد من البشر. وان من ادعى ذلك فقد كفر. واما
الفرقة المسماة بالاميرية والفرقة المسماة بالنذيرية والفرقة
المسماة بالقاسمية. وقولهم لو فرض فى زمنه صلى الله تعالى
عليه وسلم بل لو حدث بعده نبى جديد لم يخل ذلك بخاتمية الخ
فهو قول صريح فى تجويز نبوة جديدة لاحد بعده ولا شك
ان من جوز ذلك فهو كافر باجماع علماء المسلمين. وهم عند
الله من الخاسرين. وعليهم وعلى من رضى بمقالتهم تلك ان لم
يتوبوا غضب الله ولعنته الى يوم الدين. واما الفرقة الوهابية

اپنے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کے سوا اور باطل باتیں جنہیں سنتے ہی کان
پھینک دیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے نفرت کریں تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا
بھائی ہے اور بلاشبہ دجالوں میں کا ایک ہے اللہ تعالیٰ نہ اُس کا علم قبول کرے نہ عمل
نہ کوئی نہ فرض نہ نفل اس لئے کہ وہ دین اسلام سے نکل گیا۔ جیسے تیر نکل جاتا ہے
نشانے سے اور اللہ اور اُس کے رسولوں اور اس کی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو
واجب ہے ہر مسلمان پر جو اللہ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اسکی رحمت اور ثواب
کا امیدوار ہو کہ اُس سے اور اس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اس سے ایسا بھاگے جیسا
شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے اس واسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت کرنیوالا مرض
اور چلتی ہوئی بلا و نحوست ہے اور جو کوئی اُسکی باطل باتوں میں اسے کسی بات پر راضی
ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں اُسکی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی میں ہے۔ یہی
لوگ شیطان کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لئے کہ دین سے بالضرورہ تحقیق ہے۔ اور
تمام اُمتِ اسلام کا اول سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سب انبیاء کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ اُن کے زمانہ میں کسی شخص
کیلئے نئی نبوت ممکن نہ اُن کے بعد اور اس کا ادعا کرے وہ بے شبہ کافر ہے۔ اور
رہے امیر احمد اور نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور انکا کہنا کہ اگر حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے۔ بلکہ اگر حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو
تو اس سے خاتمیتِ محمدیہ میں کوئی فرق نہ آئیگا الخ اگر تو اس قول سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ
لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوتِ جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور کچھ شک نہیں
کہ جو اسے جائز مانے۔ وہ باجماع علمائے اُمت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک زیاں کار
اور اُن لوگوں پر اور جو انکی اس بات پر راضی ہوا۔ اس پر اللہ کا غضب اور
اس کی لعنت۔ یہ قیامت تک اگر تائب نہ ہوں اور وہ جو طائفہ وہابیہ

الکذابیۃ اتباع رشید احمد الکنکوھی القائل بعدم تکفیر من یقول بوقوع الکذب من اللہ بالفعل تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا۔ فلاشک ان من یقول بوقوع الکذب من اللہ تعالی کافر معلوم کفرہ من الدین بالضرورۃ ومن لایکفرہ فھو شریکہ فی الکفر لان القول بوقوع الکذب من اللہ تعالی یؤدی الی ابطال جمیع الشرائع المنزلۃ علی نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی من قبلہ من الانبیاء والمرسلین۔ لان القول بذلک مستلزم بعدم الوثوق بشئی من الاخبار التی اشتملت علیہا کتب اللہ المنزلۃ فلایتصور مع ذلک ایمان وتصدیق جازم بشئی منہا مع ان شرط الایمان وصحتہ التصدیق الجازم لجمیع ذلک قال اللہ تعالی قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل علی ابراھیم واسمعیل و اسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون فان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا وان تولوا فانما ھم فی شقاق فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۔ ولان الرسل کلھم اجمعین۔ قد اتفقوا علی صدقہ سبحنہ وتعالی فی جمیع کلامہ فحینئذ یکون القول بوقوع الکذب من اللہ تعالی تکذیبا بجمیع الرسل ولاشک فی کفر من یکذبھم ولایلزم فی ذلک دور بین تصدیق الرسل للہ تعالی وبین تصدیق اللہ للرسل بالمعجزات۔ لان التصدیق بالمعجزات تصدیق بالفعل۔ و تصدیق الرسل للہ تعالی تصدیق بالقول فانفکت الجھتان

کذا بیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ سے وقوع کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیئے۔ اللہ نہایت بلند ہے۔ ان کی باتوں سے تو کوئی شبہ نہیں کہ جو باری تعالیٰ سے وقوع کذب بالفعل مانے کافر ہے اور اس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو خاص و عام کسی پر مخفی نہیں اور جو اسے کافر نہ کہے وہ کفر میں اس کا شریک ہے کہ اللہ عزوجل سے وقوع کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہو جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن سے اگلے انبیاء و مرسلین پر اتاری گئیں کہ اس سے لازم آئیگا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے۔ جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول نہ ان میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان اور صحتِ ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کیساتھ اُن سب خبروں کی تصدیق کی جائے اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اسپر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف اور اس پر جو کچھ عطا کئے گئے۔ موسیٰ اور عیسیٰ اور جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دئے گئے۔ ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ یہودہ نصاریٰ وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے جب تو راہ پا گئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں۔ تو اے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان کے شر سے کفایت کریگا اور وہی ہے سننے اور جاننے والا۔ اور اس لیے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحانہ وتعالیٰ سے وقوع کذب ماننا اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی تکذیب ہوگا اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے جھٹلانیوالے کے کفر میں کچھ کوئی شک نہیں اور اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرما کر ان کی تصدیق فرمائی۔ کسی شے کا اپنے نفس پر موقوف ہونا لازم

كما وضحه صاحب المواقف ـ واما استناد هذه الفرقة الضالة
فى تجويز الكذب على الله سبحنه وتعالى عما يقولون علوا كبيرا
الى تجويز بعض الائمة الخلف فى وعيد الله للعصاة ـ فهو
استناد باطل ـ لان كل اية ونص شرعى مشتمل على وعيد
لبعض العصاة اذا كان ذلك الوعيد فى تلك الاية والنص
مطلقا فهو مقيد بمشية الله تعالى بلا ريب لقوله تعالى ان الله
لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ـ اما بالنظر
الى كلامه النفسى الازلى فلانه صفة واحدة فالقيد والمقيد
فيه ما مجتمعان ازلا وابدا لا يفترقان ـ واما بالنظر للوحى المنزل
فالاطلاق والقيد يفترقان بحسب تعدد الايات وافتراقهما
ذكل مطلق فيهما محمول على المقيد منهما كما هى القاعدة الاصولية
فكيف يتصور مع هذه الزوم القول بالكذب على الله جل شانه
عند من يقول بجواز خلف الوعيد ـ والله المستعان على ما تصفون
واما قول رشيد احمد الكنكوهى المذكور فى كتابه الذى
سماه بالبراهين القاطعة ان هذه السعة فى العلم ثبتت
للشيطان وملك الموت بالنص واى نص قطعى فى سعة علم
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص
جميعا ويثبت شرك الخ فهو كفر من وجهين ـ الوجه الاول
انه صريح فى ان ابليس واسع العلم دونه صلى الله تعالى عليه
وسلم وهذا استخفاف صريح به صلى الله تعالى عليه وسلم
والوجه الثانى انه جعل اثبات سعة العلم لرسول الله صلى الله

نہ آئیگا اس لئے کہ اللہ عزوجل نے جو انبیاء علیہم السلام کی تصدیق معجزات سے فرمائی۔ وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے کہ اظہارِ معجزہ فعلِ الٰہی ہے اور رسولوں کا اللہ عزوجل کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں جدا ہوگئیں جیسا کہ صاحب مواقف نے اسکی توضیح کی اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے مسئلہ امکانِ کذب میں جس سے اللہ پاک و برتر اور بہت بلند ہے، اس کی سند لی ہے۔ کہ بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخش دے اور عذاب نہ کرے اُنکی یہ سند باطل ہے اس لئے کہ ہر آیت یا نصِ شرعی کے بعض گنہگاروں کیلئے کسی وعید پر مشتمل ہو۔ اگر وہ وعید اُس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلاشبہ وہ حقیقۃً مشیتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عزوجل خود فرماتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہیگا بخش دیگا اگر اللہ عزوجل کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اس مطلق کا مقید ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جنہیں کبھی جدائی نہیں اور اگر اتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو اس میں ازانجا کہ آیات متعدد جُدا جُدا ہیں قید و اطلاق الگ الگ ہونگے۔ مگر ان میں حمل مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے کس طرح متصور ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ عزوجل کے کذب کا قول خلفِ وعید جائز ماننے والوں پر لازم آئے اور اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے۔ ان لوگوں کی باتوں پر اور وہ جو رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب براہینِ قاطعہ میں لکھا ہے۔ کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے۔ کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد گنگوہی کا یہ کہنا دو وجہ سے کفر ہے۔ ایک یہ کہ اس میں اسکی تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور یہ صاف صاف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تعالى عليه وسلم شركا وقد نص ائمة المذاهب الاربعة على ان
من استخف برسول الله كافر - وان من جعل ما هو من الايمان
شركا وكفرا كافر. واما قول اشرف على التانوي ان صح الحكم
على ذات النبي المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد
فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا بعض الغيوب ام كلها. فان
اراد البعض فاى خصوصية فيه لحضرة الرسالة فان مثل
هذا العلم حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون. بل
لجميع الحيوانات والبهائم الخ فحكمه ايضا انه كفر صريح بالاجماع
لانه اشد استخفافا برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم. من
مقالة رشيد احمد السابقة. فيكون كفرا بطريق الاولى. و
موجبا لغضب الله ولعنة الى يوم الدين. فهم جديرون بقوله
تعالى قل ابالله وآياته ورسوله كنتم تستهزءون. لا تعتذروا
قد كفرتم بعد ايمانكم الخ هذا حكمهم كالفرق والاشخاص
ان ثبتت عنهم هذه المقالات الشنيعة. فنسأل الله الحنان
المنان. ان يثبتنا على الايمان. والتمسك بسنة سيد ولد عدنان
وان يحفظنا من نزغات الشيطان. ووساوس النفوس واوهامها
الباطلة مدى الازمان. وان يجعل مآلنا في فسيح الجنان. و
صلى الله تعالى وسلم وبارك على سيدنا محمد سيد الانس والجان
والحمد لله رب العلمين. امر بكتابته المحتاج الى عفو ربه
المنجي. السيد احمد بن السيد اسمعيل الحسيني البرزنجي
مفتي السادة الشافعية بمدينة خير البرية عليه افضل الصلوة والتحية.

السيد احمد البرزنجي

کے علم کی وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا اور چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس گھٹانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔ اور وہ جو اشرف علی تھانوی نے کہا کہ آپکی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے۔ تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ کھلا ہوا کفر ہے۔ بالاتفاق اس لئے کہ اس میں رشید احمد کے اُس قول سے بھی زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان ہے تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا موجب تو یہ لوگ اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں۔ کہ اے نبی! ان سے فرما دے۔ کیا اللہ اور اُسکی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد یہ حکم ہے ان فرقوں اور ان شخصوں کا اگر اُن سے یہ شنیع باتیں ثابت ہوں۔ تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اُس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہمارا ٹھکانہ وسط جنت میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرورِ انس و جان پر درود بھیجے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اس کے لکھنے کا حکم دیا اُس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے سید احمد ابن سید اسمٰعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے۔

سید احمد
برزنجی

۲۳ صورة مارقمه الفاضل الشهير من هو فى بلاد الفهم
كامير ولسلطان العلم مثل وزير مولينا الشيخ
محمد العزيز الوزير المالكى المغربى الاندلسى المدنى
التونسى حفظه الله تعالى عن كل ما يشين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المنعوت بصفات الكمال. الواجب تقديسه وتنزيهه
عما لا يليق فى الاعتقاد والمقال. والصلوة والسلام على نبيه. و
مصطفاه وحبيبه وخيرته من خلقه ومجتباه. المبرء من كل ما
يشين. المستوجب من تنقصه كل هوان ثم عذاب مهين وعلى
آله وصحبه هداة الانام. الناقلين من دينه القويم ما تندفع
به النزغات وترهات الاوهام. وكل ذلك من معجزاته على ممر
الدهور والاعوام. اما بعد فقد طالعت ما حرر فى هذه الرسالة
السنية من فضائح هاته الفرق وضلالاتهم الابليسية وقضيت
من ذلك العجب. كيف زخرف لهم الشيطان ما اراد وبلغ منهم
الارب. واختلق لهم انواعا من الكفر فهم فيها يعمهون. وتفننوا
فى سلوكها فهم من كل حدب ينسلون. حتى اعتدوا الى جانب
الرب الكريم. وسلكوا مسلكا خبيثا. ومن اصدق من الله حديثا
وتجرؤا على جانب سيده المنتخب. من صميم الصميم. المنزل
عليه وانك لعلى خلق عظيم. وما سطر بعدها من الفتاوى عاد

تقریظ فاضل نامور جو کشور فہم میں مثل حاکم ہیں، اور سلطانِ علم کے لئے بجائے وزیر مولانا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی، تونسی اللہ تعالیٰ انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس خدا کو جو صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے قول میں ہر ناسزا بات سے اُسکی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے اور اللہ تعالےٰ درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے منزہ ہیں۔ جو اُن کی تنقیصِ شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلت دینے والے عذاب کا مستحق ہے اور اُن کے آل واصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں۔ جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بنادیں دفع ہو جائیں۔ یہ سب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزوں سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہیں گے۔ حمد و صلاۃ کے بعد جو کچھ اس رسالہ پر نور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور اُنکی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا۔ کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو ان کے سامنے کیسا کچھ آراستہ کیا اور ان میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اور طرح طرح کے کفر اُن کیلئے گھڑے تو وہ ان میں اندھے ہو رہے ہیں اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہو گئے تو وہ ہر اونچے طرف سے ڈھال کی طرف ڈھلک رہے ہیں یہاں تک کہ خود رب کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی اچھلے اور اسے زیادہ کس کی بات بچی ہے اور ان پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص خالص چنے ہوئے ہیں جن پر یہ خطاب

الاجوبة المرضية المجتثة لتلك الاباطيل من اصلها. الطاعنة
بسنان الحق ورماح الفضل فى اعناقها ونحرها. فذهبت هباء
منثورا لا يذكر. وانى نظلامرا لا يجور بقارع العبى المنير
الابهر. سيما ما نقمه وهذبه صاحب الراية العلمية. حامل
لواء مذهب ابن ادريس بالديار الطيبة الزكية. مفتى
الانام. قدوة العلماء الاعلام. الاتى من البراعة والبلاغة
فى كل منزع لطيف. شيخنا واستاذنا سيدى احمد البرزنجى
الشريف. جزى الله جميعهم خير الجزاء. ومنحهم بره الجزيل
الاوفى. فلم يبق لمثلى مقال. وانى لا اذكر مع الرجال. وهل
يذكر مع الصقر الفراش. او يقاس مرأى الفرش بنظر الخفاش
لكن خشيت من عدم الاجابة لهذا الشان. وان كنت بعيد
الشأو عن فرسان هذا الميدان. ورجوت ان تنالنى مع هؤلاء
الفحول بهم صبابة. وافوز بالقدح المعلى فى زمرة تلك
العصابة. وانتظم فى سلك من انتضى سيفه نصرة للدين
والله يهدى للحق وبه استعين. فاقول مقتفيا سبيل شيخنا
المذكور. ضاعف الله للجميع الاجور. فيما نقحه من التحرير و
والتاصيل. وهذبه من التفريع والتفصيل. ان انطباق الكليات
على الجزئيات. وادخال هؤلاء الفرق تحت قواعد الشريعة
المطهرة. وتنزيل الاحكام بمقتضاها قد حرره سادتنا بالاجوبة
المذكورة بما لا مزيد عليه ولا ارتياب. ولا شك فيه. وانما
القصد جلب بعض نصوص توجب الاعتضاد. وتحكم اساس

اترا کہ بیشک تم عظیم خلق پر ہو نیز میں نے وہ فتاویٰ اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اس رسالہ
کے اخیر میں لکھے گئے۔ جنہوں نے ان باطل اقوال کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا اور حق
کے بجائے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے ان باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کہ
وہ تباہ و برباد گئیں۔ جن کا نام و نشان نہ رہا۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن
و درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصاً وہ تحریر جسے مہذب و منقح کیا علم کے نشان
بردار پاکیزہ ستھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہاں پیشوائے
علمائے مشاہیر نے جو منخر کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے۔ ہمارے
شیخ اور اُستاد سید احمد برزنجی شریف اللہ تعالیٰ اُن سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے
اور انہیں اپنا احسانِ کثیر نہایت کامل بخشے۔ تو اب مجھ جیسے کیلئے کیا کہنے کیلئے رہ گیا ہے
کہ مردانِ میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائیگا یا گھوڑے کی صورت
چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائیگی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ
میں اس میدان کے سواروں کی تیز گامی سے دُور ہوں اور میں نے اُمید کی کہ ان مردانِ الٰہی
کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں
اور اُن لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنہوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی اور اللہ حق کی راہ
دکھاتا ہے اور میں اُسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے اُستاد مذکور کی پیروی راہ کرتا ہوا
کہتا ہوں اللہ تعالیٰ اُن سب کے اجر دو چند کرے اُس تنقیح میں جو انہوں نے تلخیص
مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور مفصل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کہ کلیات
کا جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فرقوں کا قواعدِ شرعیہ کے نیچے لانا اور احکام کا اُن
کے محلِ اقتضا پر نازل کرنا یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے اُن جوابوں
میں کر دکھائے ایسے کہ نہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے نہ اُس میں شک و شبہ کو راہ
ہے اور میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے تائید ہو

البنيان - والله ولى الارشاد - قال عياض من ادعى الوحى اليه او النبوة وما اشبه ذلك فهو كافر[١] حلال الدم - قال ابن القاسم فيمن تنبأ وزعم انه يوحى اليه انه كالمرتد دعا الى ذلك سرا او جهرا واستظهر ابن رشد وارتضاه ابو المودة خليل فى توضيحه انه يقتل[١] دون دون استتابة حيث اسر لا اذا ما جهر وقال فى المختصر عطفا على ما يوجب الردة - او اعلن بتكذيبه او تنبأ الا ان يسر على الاظهر وحكم من سب عياذا بالله الجناب النبوى الرفيع او عابه او الحق به نقصا فى نفسه او نسبه او دينه او شبهه على طريق السب والازراء عليه والتصغير لشانه والعيب له فهو ساب له حكمه[٢] القتل - قال ابو بكر بن المنذر اجمع عوام اهل العلم على ان حكم الساب لمن ذكر يقتل[١] وممن قال بذلك مالك والليث واحمد و اسحق وهو مذهب الشافعى - وقال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان الشاتم المنتقص لمن ذكر كافر والوعيد جار عليه بعذاب الله وحكمه عند الامة القتل[١] ومن شك فى كفره وعذابه كفر والنصوص عن مالك من رواية ابن القاسم و

---

[١] قد تقدم مرارا ان الائمة ذكروا هذه الاحكام لسلطان الاسلام ايده الله نصره فان قتل احد اجراء الحد عليه انما هو له والیه وعلى العلماء اظهار مكائدهم وابطال عقائدهم ورد مفاسدهم وعلى العوام الفرار منهم والاحتراز عن مخالطتهم وسماع مغالطتهم والله الموفق - اهـ مصحح

[٢] هذا كله لسلطان الاسلام ايده الله بنصره كما تقدم مرارا -

اور عمارت کی نیو مضبوط کر دیں اور اللہ ہدایت کا مالک ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا جو اپنی
طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل کسی بات کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اس کا خون
حلال امام ابن القاسم نے فرمایا جو نبی بنے اور کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی
طرح ہے خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا علانیہ اور ابن رشید نے اسے
ظاہر بتایا اور ابو المودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اُسے پسند کیا کہ سلطان اسلام ایسے شخص کو
بے توبہ لئے قتل کر دے۔ جبکہ یہ دعویٰ پوشیدہ کرتا ہو نہ جبکہ اعلان کرے اور مختصر میں اُن
چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اُس حالت میں کہ اعلان نہ کرتا ہو اس قول پر جو زیادہ
ظاہر ہے۔ اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رفیع میں بدگوئی
کرے یا عیب لگائے یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی نقص کی نسبت کرے
حضور کی ذات خواہ نسب خواہ دین میں یا حضور کو بُرا کہنے اور تنقیصِ شان کرنے اور شانِ اقدس
کو چھوٹا بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے تو بھی حضور کو گالی دینے والا ہے۔ ان سب
کا حکم یہ ہے کہ سلطان اسلام انہیں قتل کرے ابوبکر بن منذر نے کہا کہ عام علما کا اجماع ہے
کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیصِ شان کرے اُسے سزائے موت دی جائیگی اور امام مالک اور لیث
اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور امام محمد بن
سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے۔ یا انکی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اس کے عذاب الٰہی
کی وعید نافذ ہے اور تمام اُمت کے نزدیک اُس کا حکم سزائے موت ہے اور جو اس کے کافر اور معذب
ہونے میں شک کرے خود کافر ہے اور امام مالک کے نصوص جو ان سے ابن القاسم اور

ف بارہا گزر چکا۔ کہ ائمہ نے یہ احکام سلطان اسلام کیلئے ذکر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی مدد کو قوت دے۔ اس لئے کہ کسی کو
قتل کرنا یا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہ ہی کیلئے ہے۔ اور اُسی کو اس کا اختیار ہے علماء پر یہ لازم ہے کہ ان کے کفر کھولیں
انکے اعتقاد کا رد کریں۔ اُنکے فساد کو دور فرمائیں۔ اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بچا جائیں۔ ان سے میل جول کریں۔ ان کے
وعظ کی باتیں نہ سنیں۔ اور اللہ توفیق دینے والا ہے ۱۲ ف یہ سب سلطان اسلام کیلئے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد

ابى مصعب. وابن ابى ادريس. ومطرف وغيرهم مشحونة بها امهات كتب المذهب ككتاب ابن سحنون والمبسوط والعتبية وكتاب محمد بن المواز وغيرها. بان حكم من شتم او عاب او تنقص القتل مسلما كان او كافرا ولا يستتاب ونص عياض ان مما يلحق فى الحكم بمن ذكر ان ينفى عما يجب له مما هو فى حقه نقيصة مثل ان يغض من مرتبته او شرف نسبه او وفور علمه او زهده فحكم هذا الوجه كالاول القتل دون تلعثم ثم قال اعلموا ان مشهور مذهب مالك فى الساب وقول السلف وجمهور العلماء. قتله حدا لا كفرا ان اظهر التوبة ولهذا لا تقبل توبته ولا تنفعه استقالته وفيئته كانت توبته قبل القدرة عليه او بعدها. قال القابسى يقتل بالسب ان اظهر التوبة لا نه حد ومثله لابن ابى زيد. وقال ابن سحنون لا تزيل توبته عنه القتل واما ما بينه وبين الله فتوبته تنفعه وعلله عياض بانه حق للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم ولامته بسببه لا تسقطه التوبة كسائر حقوق الادميين. وجمع ذلك العلامة خليل فى قوله وان سب نبيا او ملكا او عرض او لعن او عاب او قذف او استخف بحقه او الحق به نقصا او غض من مرتبته او وفور علمه او زهده او اضاف له ما لا يجوز عليه او نسب اليه ما لا يليق بمنصبه على طريق الذم قتل ولم يستتب حدا. قال شراحه ان تاب او انكر

لـه هذا اكله لسلطان الاسلام ايده الله بنصره كما تقدم مرارا اه

ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف وغیرہم نے روایت کیے ان سے عمدہ ترین کتب مذہب مثل
کتاب ابن سحنون اور مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا بھری ہوئی ہیں۔ کہ جو برا کہے یا عیب
لگائے یا حضور کی تنقیص شان کرے اُسکا حکم یہی ہے کہ سلطان اسلام اُسے قتل کردیگا۔ اور اس سے
توبہ نہ لیگا چاہے مسلمان ہو یا کافر امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں منکرین کے حکم میں یہ بھی
داخل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جو بات لازم ہے اُس کا انکار کرے جس میں انکا
نقص شان ہو۔ جیسے ان کے مرتبہ یا شرف نسب یا وفور علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے تو اس کا حکم بھی
پہلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو فوراً بلا توقف قتل کرے پھر فرمایا معلوم رہے
کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب تنقیص شان اقدس کرنیوالے کے بارے میں اور
وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی اُس کا قتل کیا
جانا بر بنائے سزا ہے نہ بر بنائے کفر کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا مگر جو جرم حقوق العباد سے متعلق
ہے اسکی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی) ولہذا اسکی توبہ قبول نہ کی جائیگی اور اس کا معافی مانگنا
اور رجوع کرنا اُسے نفع نہ دیگا۔ خواہ اس پہ قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی یا قبل اس کے تا کسی نے
کہا کہ تنقیص شان کرنے پر قتل کیا جائیگا۔ اگرچہ توبہ ظاہر کرے۔ اس لئے کہ یہ تو سزا ہے اور ایسا ہی
امام ابن ابی زید نے کہا امام ابن سحنون نے کہا اسکی توبہ اُسے قتل کو دفع نہ کریگی۔ یہ حکام کے
یہاں ہے۔ ہاں وہ معاملہ جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے۔ اُس میں اُس کی توبہ نافع ہے
اور امام عیاض نے اسکی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق ہے اور ان کے ذریعے انکی
اُمت کا تو توبہ اُسے ساقط نہ کریگی جیسے بندوں کے اور حقوق۔ اور علامہ خلیل نے ان سب کو اپنے
اس قول میں جمع کیا کہ اگر کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے
نکالے یا عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اس کے حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقص نسبت کرے
یا اُسکے مرتبہ یا علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے یا اس کی طرف وہ بات ثابت کرے جو اُس پر روا نہیں یا
مذمت کے طور پر کوئی بات اسکی طرف نسبت کرے جو اسکی شان کے لائق نہیں وہ برابر سزا قتل کیا جائیگا۔ اور

وقتل كفرا۔ وقال عياض فى عدادما هو من المقالات كفرا ان منها من جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى فى ذلك المصلحة بزعمه ام لا فهو كافر باجماع وكذلك من ادعى نبوة احد مع نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم او بعده۔ او ادعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها قال خليل او لا ادعى شركا مع نبوته عليه الصلوة والسلام او بعده او جوز اكتسابها وكذلك من ادعى انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة قال فهؤلاء كفار مكذبون للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم لانه اخبر انه خاتم النبيين۔ وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة على ان هذا الكلام على ظاهره۔ وان مفهومه المراد منه دون تاويل ولا تخصيص فلا شك فى كفر هؤلاء الطوائف كلها۔ قطعا اجماعا وسمعا۔ قال سيدى ابراهيم اللقانى وخص خير الخلق ان قد تمما به الجميع ربنا وعمما۔ بعثته فشرعه لا ينسخ۔ بغيره حتى الزمان ينسخ وكذلك نقطع بتكفير كل من قال قولا يتوصل به الى تضليل الامة وابطال الشريعة باسرها وكذلك نقطع بتكفير من فضل احدا على الانبياء۔ قال مالك فى كتاب ابن حبيب وابن سحنون۔ وقال ابن القاسم وابن الماجشون وابن عبد الحكم۔ واصبغ۔ وسحنون فيمن شتم احدا منهم او انتقصه قتل[له] ولم يستتب وقال عياض بعد تحرير عقود

[له] اى قتله سلطان الاسلام ايد الله نصره ولم (بقيه بر صفحه ۲۵۰)

توبہ قبول کی جائیگی شارحین نے کہا حاکم بطور برنائے سزا اُسے قتل کرنا اُس حالت میں بھی ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے مُکر جائے۔ کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں ورنہ بر بنائے کفر قتل کریگا اور امام قاضی عیاض نے کلماتِ کفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ بھی کافر ہے جو امور شریعت میں انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کذب جائز ماننے چاہے اپنے زعم میں اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہیں تو با جماعِ اُمت کافر ہے۔ ایسے ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا ادعا کرے یا اپنی نبوت کا دعوےٰ یا کہنے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے علامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد کسی کو نبی جانے یا کہے نبوت کسی عمل سے حاصل ہو سکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف وحی آنیکا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب کافر ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ اس لئے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنیوالے ہیں اور یہ کہ وہ تمام جہان کیلئے بھیجے گئے اور تمام اُمت نے اجماع کیا کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد نہ اسمیں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص تو ان سب طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں۔ یقین کی رو سے اور اجماع کی رو سے اور قرآن و حدیث کی رُو سے ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا ؎

یہ فضل خاص سرورِ کونین کو دیا — حق نے کہ اُن کو خاتم جملہ رسل کیا
بعثت کو انکی عام کیا آنکی شرع پاک — زائل نہ ہوگی دہر کو جبتک ہے بقا

اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُسکے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے جس سے ساری اُمت کو گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُسکے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل بتائے امام مالک نے بروایت ابن حبیب و ابن سحنون و ابن القاسم و ابن الماجشون و ابن عبد الحکم و اصبغ و سحنون اس شخص کے حق میں جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی کو برا کہے یا انکی شان گھٹائے حکم دیا کہ اُسے سزائے موت دیجائے اور اسکی توبہ نہ لی جائے

الانبیاء فی التوحید والایمان والوحی وعصمتهم فی ذلک فلما
ماعدا ذلک من عقود قلوبهم فجماعها انها مملوة علما ویقینا
علی الجملة وانها قد احتوت علی المعرفة والعلم بامور الدین
والدنیا مالا شئ فوقه وقال ایضا ومن معجزاته صلی الله تعالی
علیه وسلم ما اطلع علیه من الغیب وما یکون وذلک بحر لا
یدرک قعره ولا ینزف غمره من جملة معجزاته المعلومة
علی القطع الواصل الینا خبرها علی التواتر وهذا لا ینافی
الایات الدالة علی انه لا یعلم الغیب الا الله. ولو کنت اعلم
الغیب لاستکثرت من الخیر. فان المنفی علمه من غیر واسطة و
اما اطلاعه علیه باعلام الله له فامر متحقق. فلا یظهر علی غیبه
احدا الامن ارتضی من رسول. وقال العضد فی عقائده ولا
یجوز علی الله الجهل والکذب. قال الدوانی والوجه فی دفع
الاستناد الی جواز الخلف فی الوعید. ان ایات الوعید مشروطة
بشروط معلومة من الایات الاخر والاحادیث منها الاصرار
وعدم التوبة وعدم العفو فیکون فی قوة الشرطیة فکانه
قیل العاصی اذا اصر ولم یتب ولم یعف عنه بالشفاعة وغیرها
یکون معاقبا فعدم عقابه لعدم تحقق واحد من تلک الشرائط
لا یستلزم کذبا. او یقال المراد انشاء الوعید والتهدید لا

(بقیه حاشیه از ص۲۴۹) یعرض علیه التوبة وان تاب لم یسمع وامضی حکمه
فیه لان قتله حدا والحد لا یسقط بالتوبة والحدود لا یتولاها الا
السلطان کما نصوا علیه اھ

اور امام قاضی عیاض نے اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلقات توحید و ایمان و وحی کے بارے میں ہمیشہ پاک و منزہ ہوتے ہیں اور وہ اس باب میں غلط و خطا سے معصوم ہیں یہ فرمایا کہ ان امور کے سوا اُن کے باقی عقائد کی مجموعی حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم و یقین سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ تمام امور دین و دنیا کی معرفت و علم پر ایسے حاوی ہیں جس سے بڑھ کر متصور نہیں نیز فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے حضور کا جاننا غیب کو اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اور یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا نہ اس کا عظیم پانی کھینچا جا سکے۔ اور حضور کا غیب کو جاننا حضور کے اُن معجزات سے ہے جو بالیقین معلوم ہیں اور جنکی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ اِن آیات میں نفی اُسکی ہے۔ کہ حضور کا بغیر بتائے غیب کو جاننا رہا خدا کے بتانے سے حضور کا غیب کو جاننا تو یہ امر تو یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے قاضی عضد الدین نے کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ کذب ممکن نہیں، علامہ دوانی نے اسکی شرح میں کہا کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو سند لے اسکے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید آیتیں اُن شرطوں سے مشروط ہیں۔ جو اور آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ از انجملہ یہ کہ عاصی اپنی معصیت پر جا رہے اور توبہ نہ کرے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے۔ ان شرطوں کے ساتھ وعید کے تو وعید کے جتنے احکام ہیں معنیٰ قضیۂ شرطیہ ہیں۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں اُس حالت میں اُس کو عذاب ہوگا۔ تو اِن شروط عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے عذاب نہ ہو معاذ اللہ اس سے کذب لازم نہیں آتا یا یہ کہا جائے کہ ان آیات سے مراد وعید و تخویف ہے کلام اللہ فرمانا

حقيقة الاخبار فلا كذب ونقل عياض عن ابن حبيب واصبغ
بن خليل اثناء نازلة تتضمن الوقوع والعياذ بالله في الجناب
الالهي ما نصه ايشتم رب عبدناه ثم لا ننتصر له انا اذا
لعبيد سوء وما نحن له بعابدين. وذكر الانشريسي في معياره
حكى ابن ابي زيد ان الرشيد سأل مالكا عن رجل شتم وذكر
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وان فقهاء العراق افتوه بجلده
فغضب مالك وقال يا امير المؤمنين ما بقاء الامة بعد
نبيها من شتم الانبياء قتل ومن شتم الصحابة ضرب. والله
يمن بحسن الاتباع. ويحفظنا من الزيغ والزلل وسوء الابتداع
ونرجو من فضل الله ووعده النجاة من الوعيد بعد له. بجاه
المشفع يوم العرض والقيام. خاتم الانبياء والرسل عليه وعليهم
افضل الصلاة والسلام وعلى آله وصحبه الراشدين المهديين
ومن اقتفى اثرهم الى يوم الدين. رقمه حليف العجز والتقصير
المفتقر لعفو ربه القدير عبده محمد العزيز الوزير الاندلسي
اصلا والتونسي مولدا ومنشأ والمدني
قرارا ثم بفضل الله صح منا تحريرا في ٥ ثاني
ربيعين سنة ١٣٣٢ هج

محمد العزيز الوزير الاندلسي

٢٥ صورة ما سطر من في العلم تصدر. وفي الدرس تقرر.
ودقق النظر. وورد وصدر. بتوفيق من القادر.
الشيخ الفاضل عبد القادر. توفيق الشلبي

نہ حقیقۃً خبر دینا تو کذب کا اصلاً دخل نہیں۔ امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں جس میں کسی ناپاک نے تنقیص شانِ الٰہی کی تھی نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کیا وہ رب جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت برے بندے ہیں اور اس کے پوجنے والے ہی نہ ہوئے انشریسی نے اپنی کتاب معیار میں ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا۔ جس نے بدگوئی کی۔ اور اُس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لیا اور یہ کہ فقیہانِ عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا ہے۔ امام مالک یہ سُن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا امیر المؤمنین جب نبی کی تنقیصِ شان کی جائے تو پھر اُمت کی زندگی کیسی۔ جو انبیاء کو بُرا کہے وہ قتل کیا جائیگا اور جو صحابہ کو بُرا کہے اُس کیلئے کوڑے ہیں اللہ تعالیٰ اچھی پیروی دیگر احسان فرمائے۔ اور ہمیں کجی اور لغزش اور بُری بدعتوں سے بچائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جو وعیدیں اُس نے اپنے عدل سے مقرر فرمائی ہیں۔ اُن سے ہمیں نجات بخشے۔ اُنکا صدقہ جو محشر و قیام کے دن شفاعت قبول کئے گئے اور انبیاء و رسل کے ختم کرنیوالے ہیں اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود و سلام اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ راہ یاب رہنما ہیں اور قیامت تک اُن کے پیروؤں پر اسے لکھا اُس نے جو عجز و تقصیر کیساتھ دوستی کا عہد باندھے ہے اپنے رب قدیر کی معافی کے محتاج۔ بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے جسکے باپ دادا شہر اندلس کے ہیں اور وہ تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے پھر بفضل خدا یہیں دفن ہو گا مرقوم ربیع الآخر ۱۳۲۳ھ

تقریظ ان کی جو علم میں صدر بنے، اور مدرس ٹھہرے، اور غور کیا، اور مدارک علم میں آمد و رفت کی قدرت والے کی توفیق سے حضرت فاضل عبد القادر توفیق شلبی، طرابلسی

الطرابلسی الحنفی۔ المدرس بالمسجد الکریم النبوی

منحہ اللہ تعالیٰ من فیضہ القوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ۔ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ وصحبہ واتباعہ وحزبہ اما بعد فاذا ثبت وتحقق ما نسب هؤلاء القوم وهم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتوی۔ و رشید احمد الکنکوهی۔ وخلیل احمد الانبهتی۔ واشرف علی التانوی واتباعهم مما هو مبین فی السؤال۔ فعند ذلک یحکم بکفرهم واجراء احکام المرتدین علیهم وان لم یجز فیلزم التحذیر منهم والتنفیر عنهم علی المنابر وفی الرسائل۔ والمجالس والمحافل۔ حسما لمادة شرهم۔ وقطعا لجرثومة کفرهم۔ وخیفة من ان تسری روح الضلالة فی العالم من مؤمنی بنی آدم۔ وانما قیدنا بالثبوت والتحقیق لان التکفیر مجاجة خطرة۔ ومهابیة وعرة۔ لم تسلکه ساداتنا العلماء الا بنور الاثبات۔ والاعتماد علی قواطع براهین الائمة الاثبات۔ لا بمجرد تخمین واخبار مرتقبین یوما تشخص فیه الابصار۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ امر برقمہ العبد الضعیف عبد القادر توفیق الشلبی الطرابلسی والمدرس الحنفی فی مسجد النبوی۔

(مہر) عبد القادر التوفیق الشلبی

تمت بالخیر

حنفی مسجد کریم نبوی میں مدرس اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فیض قوی سے عطا دے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں ایک اللہ کو اور درود وسلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور ان کے آل اصحاب
و پیروان و گروہ پر حمد و صلوٰۃ کے بعد جبکہ ثابت و متحقق ہوا جو انکی طرف نسبت کیا گیا اور وہ
غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرف علی تھانوی
اور ان کے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سوال میں بیان ہوا۔ تو بیشک یہ اُن کے کفر پر حکم کرتا
ہے یعنی حاکم کا انکو قتل کرنا اُن پر جاری کیا جائے اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب
ہے کہ مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اور اُن سے نفرت دلائی جائے۔ منبروں پر اور
رسالوں میں اور مجلسوں اور محفلوں میں تاکہ اُن کے شر کا مادہ جل جائے اور ان کے کفر
کی جڑ کٹ جائے۔ اس خوف سے کہ کہیں انکی گمراہی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت
نہ کرے اور ہم نے ثبوت و تحقیق کی قید اس لئے لگا دی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے
اور اس کے راستے دشوار گزار ہیں ہمارے سردار علما راہ تکفیر اسوقت چلے ہیں جبکہ نور
ثبوت پایا اور ائمہ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبر سے اُس
دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں ششدر رہ جائینگی۔ اور اللہ تعالیٰ درود وسلام
بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے
آل و اصحاب پر اس کے لکھنے کا حکم دیا بندۂ ضعیف
عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی نے کہ مسجد نبوی میں حنفیوں
کا مدرس ہے۔:۔

عبد القادر
توفیق الشلبی

تمام شد

تصنیفات مجدد مائتہ حاضرہ امام اہل سنت وجماعت اعلحضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ،

(الف) نمبر ۱ **الامن والعلی**۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دافع البلاء کہنے کے اثبات واحقاق اور شرکیات طائفہ وہابیہ کے ابطال اور ازہاق میں یہ بے مثال کتاب ہے۔ قیمت ۲/۸

نمبر ۲ **الاستمداد**۔ یہ تین سو ساٹھ شعر کا مبارک قصیدہ اردو بیان سلیس زبان میں جس میں وہابیہ ودیوبندیہ کے دو سو تئیس ۲۲۳ اقوال کفر وضلال کا واضح تبیان ہے۔ بہت بے نظیر کتاب ہے قیمت ۸/

نمبر ۳ **الکوکبۃ الشہابیہ**۔ اثبات ضلالات وہابیہ میں یہ مبارک کتاب جس میں ان کے پیشوا کی کتابوں سے اس کے اقوال اور کتب علماء سے ان پر حکم کفر وضلال بہ نشان صفحات دیا ہے۔ قیمت ۱۲/

نمبر ۴ **الیاقوتۃ الواسطہ**۔ شغل برزخ کے اثبات اور وہابیہ کے ابطال واسکات میں یہ مبارک فتویٰ ہے۔ قیمت ۴/

نمبر ۵ **احکام شریعت**۔ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ، معدن نکات لطیفہ، مخزن اسرار عجیبہ حصہ اول۔ قیمت ۸/ حصہ دوم ۸/ سوم ۸/

۶ **اسماع الاربعین**۔ شفاعت کا سہرا شب اسریٰ کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر رہا۔ بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ قیمت ۲/

۷ **الملفوظ**۔ جس میں مسلمان عالم کے لیے ایک اعلیٰ ترین اسلامی دستور العمل ہے حصہ اول ۸/ دوم ۸/ سوم ۸/ چہارم ۸/

۸ **الزبدۃ الزکیہ**۔ المعروف (حرمت سجدہ تعظیم) مسلمان! اے مسلمان شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت رب العزت عز وجلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں۔ اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک ہیں وکفر مبین اور سجدہ تحیت حرام وگناہ کبیرہ بالیقین ہے بہت اعلیٰ کتاب ہے قیمت ۲/